توجیہات الإسلامیہ لإصلاح الفرد والمجتمع

اسلامی معاشرت

تالیف
فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ

ترجمہ:
عبد الستار قاسم

مکتبہ دار الحدیث لاہور، پاکستان
فون 7232808

توجیہات الإسلامیہ لإصلاح الفرد والمجتمع

اسلامی معاشرت

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ

ترجمہ

عبد الستار قاسم

مکتبہ دار الحدیث
2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان
☎ 7232808

مکتبہ دار الحدیث
MAKTABA DAR-UL-HADITH

نام کتاب : اسلامی معاشرت

مؤلف : الشیخ محمد ابن جمیل زینو حفظہ اللہ

اہتمام : خالد محمود کیلانی

طابع : ریاض احمد کیلانی

کمپوزنگ : ہارون الرشید کیلانی

ناشر : مکتبہ دار الحدیث، لاہور، پاکستان

قیمت : Rs 110

ملنے کا پتہ

مکتبہ دار الحدیث

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان — 7232808 ☎ 0300-4903927

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
⊛	والدین سے حسن سلوک	157
⊛	کبیرہ گناہوں سے بچیں	163
⊛	کبیرہ گناہوں کی اقسام	164
⊛	صرف قرآن وسنت کی اتباع کریں اور بدعات سے بچیں	172
22	**بدعات**	172
⊛	صدق اللہ العظیم	176
⊛	نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا	180
⊛	نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے ذرائع	181
23	**دعوت دینے والے کے بنیادی اوصاف**	183
⊛	برائی کی اقسام	186
⊛	بازار میں داخل ہونے کی دعا	189
24	**جہاد**	190
⊛	اللہ کی راستے میں جہاد کرنا	190
⊛	جہاد کی اقسام	190
⊛	فتح ونصرت کے اسباب	196
⊛	ہر مسلمان کے لیے شرعی وصیت	198
25	**خلاف سنت امور**	202
⊛	داڑھی بڑھانا واجب ہے	205
⊛	اسلام میں گانا گانے اور موسیقی کے بارے میں احکام	210
⊛	گانے اور موسیقی کے نقصانات	212
⊛	سیخ زنی کی حقیقت	214
⊛	دور حاضر میں گانا اور موسیقی	219
⊛	عورتوں کے لئے سُریلی اور خوبصورت آواز فتنہ کا باعث ہے	221
⊛	سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے سے اجتناب	223
⊛	گانا بجانا نفاق کی جڑ ہے	224
⊛	گانے بجانے اور موسیقی سے کیسے بچیں؟	226

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ بَعْدُ!

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وحکمت سے کائنات کو عدم سے وجود عطا کیا اور اس میں اشرف المخلوقات، حضرتِ انسان کو تخلیق فرمایا اور انسانوں کے لئے مقصدِ حیات اپنی عبادت متعین فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ (سورہ ذاریات : 56)

”اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی ہی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔“

پھر حضرت انسان سے عہدِ الست میں درست راہ پر گامزن رہنے کا اقرار لیا۔ مزید بے پایاں لطف وعنایت کرتے ہوئے اس وعدہ کی یاددہانی اور درست راہ پر گامزن رہنے کے لئے انسانوں میں راہنمائی کی غرض سے اپنے برگزیدہ بندوں یعنی انبیاء ورسل کو مبعوث فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام نے عہد الست کے یاددہانی کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ کا عظیم فریضہ بھی سرانجام دیا جس کے نتیجے میں ایک ایسا اسلامی معاشرہ وجود میں آتا ہے جو اسلامی معاشرت کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔

اسلام : سلم سے مشتق، باب افعال کا مصدر ہے جس کا مطلب بچانا اور سپرد

کرنا ہے جبکہ معاشرت، عشر اور عشرت سے مشتق، باب مفاعلہ کا مصدر ہے جس کا مفہوم باہم یک دو دیگر مل جل کر رہنا ہے۔ عام اصطلاح میں اسلامی معاشرت کے مرکب کی تعبیر اس پاکیزہ اور مثالی معاشرتی طرز زندگی سے ہے جس کی بنیاد تقویٰ، مساوات، اخوت، انصاف، ایثار، دوسروں کی جان، مال، عزت کی حفاظت اور تکریم انسانیت کے بلند اصولوں پر قائم ہو۔

یہی ہے عبادت، یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

بلاشبہ اسلامی معاشرت ایک عظیم معاشرت ہے، جس کی عظمت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ معاشرہ کو برائیوں سے پاک کر کے امن وسلامتی والا بنانا اور معاشرہ کو اسلامی اصول وضوابط اور اوامر ونواہی کی بنیاد پر استوار کرنا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا فرض منصبی ٹھہرا۔ اس فرض منصبی کے حصول کے لئے معاشرہ کی اصلاح ہی اولین شرط قرار پائی۔ یہ اصلاح عقائد کی ہو یا عبادات کی، معاملات کی ہو یا اخلاقیات کی، سیاسیات کی ہو یا کسی اور شعبۂ زندگی کی۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی اصلاح کی کوششوں کو مسترد کر دینے کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے اس جرم قبیح پر قرآن کریم میں کئی ایک مقام پر تبصرہ کیا ہے۔ مثلاً:

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ﴾ (العنکبوت: 14)

”ان کے ظلم کی وجہ سے ان کو طوفان نے آلیا۔“

قوم صالح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

﴿ اَلَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ وَ لَا یُصْلِحُوْنَ ﴾

(الشعراء :152)

''وہ لوگ زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔''

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو فرمایا:

﴿ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ﴾(الاعراف:85)

''اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔''

حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے متعلق بارہ گاہ ایزدی میں دعا کی:

﴿ رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ﴾ (العنکبوت:30)

''اے میرے رب! فسادی قوم پر میری مدد فرما۔''

رسول اکرم ﷺ کے زمانہ کے بعض لوگوں کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں فرمایا:

﴿ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴾

(البقرہ : 11)

''اور جب ان کو زمین میں فساد نہ پھیلانے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔''

ان تمام آیات کے ترجمہ اور تفسیر پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ انبیاء کرام نے توحید و رسالت کے بعد سب سے زیادہ توجہ اور اپنی تمام تر توانائیاں اصلاح معاشرہ کے لئے وقف کیں۔ چونکہ بمطابق حدیث شریف علماء، انبیاء کے وارث ہیں ،اب یہ فریضہ علماء کو ادا کرنا ہے بلکہ تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر کے تحت یہ فریضہ اب پوری امت مسلمہ کا ہے کہ دنیا کو اسلامی طرز معاشرت کے ان

اہم امور سے روشناس کرایا جائے، جن پر عمل پیرا ہو کر صحیح اسلامی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے تاکہ اسلامی معاشرت کے فیوض و برکات اور ثمرات سے مستفید ہونے کے لئے اسلامی طرز معاشرت کو اپنی زندگیوں میں حقیقی طور پر نافذ کیا جا سکے اور ہم اسے بطور نمونہ دوسرے مذاہب کے سامنے پیش کر سکیں۔ اسلامی معاشرت کا نمایاں اصول خیر خواہی ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔'' اور یہ بھی فرمایا کہ: ''کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اسے اپنے لئے پسند ہے۔'' نیز فرمایا ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

یہ تمام احادیث اسلامی طرز معاشرت کی بنیاد ہیں۔ احادیث مبارکہ میں ''اصلاح ذات البین'' یعنی دو افراد کے مابین اصلاح کو بھی بڑے درجے کا عمل بتایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن و حدیث میں ان تمام امور کی نشاندہی کر دی گئی ہے جو اسلامی طرز معاشرت کی اساس ہیں۔ اس لئے ہمیں خود بھی ان امور کی حتی الوسع پابندی کرنی چاہیے جو اسلامی طرز معاشرت کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلاتے رہنا چاہیے تاکہ ایک کامیاب اسلامی معاشرہ وجود میں آئے۔

اسلامی طرز معاشرت کے قیام میں جو امور بنیادی کردار ادا کرتے ہیں ان سے روشناس کرانے کے لئے ایک کوشش آپ کی خدمت میں پیش کی جانے والی یہ کتاب ''اسلامی معاشرت'' ہے جسے سعودی عرب کے معروف عالم دین شیخ محمد بن جمیل زینو ؒ نے ''توجیهات الاسلامیه لاصلاح الفرد والمجتمع'' کے نام سے مرتب کیا۔ آپ متعدد مفید علمی کتب کے مولف ہیں جن کے اردو تراجم بھی ہو چکے ہیں۔ زیر

نظر کتاب کے کئی ایڈیشن عرب ممالک مثلاً اردن، مصر، کویت، ابوظہبی وغیرہ میں طبع ہو چکے ہیں۔ اس کی مقبولیت اور افادیت کے پیش نظر ہی اس کا عربی سے اردو ترجمہ کروا کر طبع کرایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کے مولف، مترجم، ناشر، راقم السطور اور قارئین کو جزائے خیر اور توفیق عمل مرحمت فرمائے اور کتاب کا نفع عام فرمائے۔ آمین

الراقم

حافظ محمد اسلم شاہدروی

شاہدرہ، لاہور

نائب ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث صوبہ پنجاب

تحریر: بتاریخ 6 صفر المظفر 1425ھ

بمطابق 28 مارچ 2004ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کچھ مترجم کے قلم سے

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَبَعْدُ!

جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان سے تحصیل علم کے بعد لاہور میں کچھ عرصہ تدریسی خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ مجدد الدعوۃ السلفیہ الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی چند کتب [1] کے اردو زبان میں تراجم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ دریں اثناء اللہ عزوجل نے زیارت کعبہ اور حج وعمرہ کے نعمت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق بخشی۔ ایک روز نماز ظہر سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں بیٹھا تھا کہ جناب الشیخ [2] محمد بن جمیل زینو تشریف لے آئے۔ یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ ایک دوسرے سے متعارف ہو کر ایک دلی خوشی محسوس ہوئی۔ فرمانے لگے' میری کتاب ''توجیہات اسلامیہ'' کا اردو ترجمہ کر دیں تو اِن شاءاللہ یقیناً یہ اسلام اور مسلمانوں کی ایک گراں قدر خدمت ہوگی۔ اظہار رضامندی کرتے ہوئے میں نے فوراً اس کتاب کا ترجمہ کرنا شروع کر دیا۔

[1] نصیحتہ المسلمین باحادیث خاتم المرسلین ﷺ اور ''اصول الایمان'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

[2] شہریت کے اعتبار سے شامی ہیں لیکن عرصہ دراز سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں اور دارالحدیث الخیریہ میں مدرس ہیں آپ نے تبلیغ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔ اسی قسم کی متعدد کتب اور رسائل تالیف فرمائے۔

اہمیت ومقبولیت:

کتاب کی اہمیت ومقبولیت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ لکھی جانے کے بعد چند ہی سالوں میں مکہ، جدہ، جزائر، کویت، اردن اور مصر میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

خصائص:

① اسلوب انتہائی سہل اور آسان
② دلائل کی بنیاد قرآن وسنت پر مبنی ہے۔
③ صحیح احادیث کا التزام کیا گیا ہے۔
④ انداز مختصر مگر انتہائی جامع اور مدلّل

گویا کہ صحیح اسلامی طرز زندگی کا مختصر خاکہ پیش کرنے والی ایک منفرد کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے۔

شرف وسعادت:

کتاب کا مکمل اردو ترجمہ الاستاذ قاری احمد دین صاحب کو بیت اللہ شریف میں بیٹھ کر سنایا گیا۔ آپ نے تصحیح فرمائی اور بہت سے علمی مشوروں سے نوازا۔ بعد میں استاذ الاساتذہ جناب قدرت اللہ فوق صاحب نے بھی مکمل کتاب کا مراجعہ کیا اور تصحیح فرمائی۔ اللہ عزوجل کی توفیق اور کرم کے ساتھ یہ ترجمہ ہدیہ قارئین کیا جا رہا ہے۔

اللہ رب العزت اس حقیری محنت کو شرف قبولیت بخشے اور ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

عبدالستار قاسم
ساہوکی ملیاں، شیخوپورہ، پاکستان

اَلْخَصَائِصُ الرَّئِيسِيَّةُ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام کے بنیادی خصائص

① اسلام ایک دین توحید ہے اور درحقیقت تمام مخلوقات کی عقلیں خالق حقیقی کو ماننے اور اس پر ایمان لانے کے لئے مجبور ہیں اور اس خالق کا نام "اللہ" ہے۔ جو صرف اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے لہٰذا اسی کے نام پر جانور ذبح کئے جائیں، اسی کے نام کی نذر و نیاز مانی جائے اور صرف اس سے ہی دعا مانگی جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

﴿اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ﴾ ❶

"دعا عبادت ہی تو ہے۔" (ترمذی)

اور کسی بھی قسم کی عبادت غیر اللہ کے لیے جائز نہیں۔

② اسلام تمام دنیا کے لوگوں کو اسی ایک نظریئے پر جمع کرتا ہے اور فرقہ واریت اور گروہ بندی کو ختم کر کے ان تمام نبیوں پر ایمان لانا لازم ٹھہراتا ہے جو دنیائے انسانیت کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اور اس طرح تمام کائنات کے لوگوں کی زندگیاں منظم کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور حکم کے مطابق حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ آپ ﷺ کی شریعت نے تمام شریعتوں کو اللہ کے حکم سے منسوخ کر دیا ہے۔

لہٰذا ان کے طریقہ کار اور شریعت کے علاوہ کوئی اور شریعت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات کے لوگوں کی طرف انہیں رسول بنا کر بھیجا ہے تاکہ انہیں ظالم

❶ كتاب تفسير القرآن، باب من سورة المومن، رقم الحديث 3170

قسم کے قوانین اور ادیان سے نکال کر عدل وانصاف اور پاکیزگی پر مبنی دین اسلام پر کاربند کردیں۔

③ اسلامی تعلیمات بڑی آسان، عام فہم اور واضح ہیں، جو خرافات اور فلسفیانہ قسم کے اعتقادات فاسدہ کو اپنے اندر قطعاً جگہ نہیں دیتیں۔ وہ ہر دور میں ہر جگہ یکساں، مفید اور عمل پیرا ہونے کے اعتبار سے درست ہیں۔

④ اسلام جسم اور رُوح کو علیحدہ علیحدہ نہیں سمجھتا بلکہ زندگی کے ہر حصے میں روح کو جسم سے وابستہ رکھتا اور دونوں کے مجموعہ کو ''زندگی'' قرار دیتا ہے ایک کو لے لینا اور دوسرے کو چھوڑ دینا اسلامی طریقہ نہیں۔

⑤ فطری طور پر اسلام تمام مسلمانوں کو مساوی قرار دیتا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ کسی بھی قوم قبیلے اور ملک سے تعلق رکھنے والے ہوں البتہ تقویٰ اور پرہیزگاری عنداللہ ضرور باعثِ اکرام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (49 : 13)

''درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔'' (الحجرات: 13)

⑥ اسلام میں کسی قسم کی کوئی جبری حکومت یا بعض دوسرے ادیان کی طرح ڈکٹیٹرشپ وغیرہ بالکل نہیں ہے۔ نہ ہی اس میں کوئی ایسے مجرد افکار ہیں جن کی تصدیق کرنا بڑا مشکل معاملہ ہو بلکہ ہر شخص یہ طاقت اور صلاحیت رکھتا ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو سلف صالحین کے طریقہ کے مطابق پڑھے، سمجھے اور پھر اپنی زندگی ان دونوں کے مطابق ڈھال لے۔

اَلْإِسْلَامُ نَظَامٌ كَامِلٌ لِلْحَيَاةِ

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے

① اسلام، انسانی زندگی کو اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور اجتماعی ہر لحاظ سے منظم کرتا ہے اور تمام مشکلات کا حل بتاتا ہے۔

② اسلام، انسانی زندگی کو منظم کرتا ہے اور زندگی کے سب سے بڑے عنصر دنیا و آخرت کی کامیابی کا تمام انحصار اسلام ہی پر ہے۔

③ حقیقت یہ ہے کہ اسلام، نظام سے پہلے عقیدے کا نام ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مکی زندگی میں اپنی تمام تر توجہ اصلاح عقیدہ پر صرف کی اور مدنی زندگی میں حکومت اسلامیہ کا نظام وضع فرمایا۔

④ اسلام، علم کی دعوت دیتا ہے اور خاص کر نفع بخش علم و ترقی پر تو بہت زیادہ زور دیتا ہے جیسا کہ قرون وسطیٰ میں مسلمان دنیاوی علوم کے بھی امام تھے۔ مثلاً ابن الہیثم اور البیرونی وغیرہ۔

⑤ اسلام، حلال کمائی کو جائز قرار دیتا ہے، جس میں کوئی ملاوٹ اور دھوکہ بازی نہ ہو۔ اہل خیر کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنا مال فقراء و مساکین اور جہاد پر خرچ کریں اور اس سے وہ اجتماعی عدل و انصاف اور اخوت و محبت پر مبنی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم اُمتِ مسلمہ نے اپنے خالق سے اخذ کی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔

﴿نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْمَرْءِ الصَّالِحِ﴾[1] (صحیح)

[1] مسند احمد، کتاب مسند الشامیین، باب حدیث عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

''بہتر مال وہ ہے جو نیکی اور نیک لوگوں پر خرچ ہو۔'' (مسند احمد)

لیکن بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ حدیث میں ہے حلال مال جمع ہو ہی نہیں سکتا یہ بات بالکل من گھڑت، بے بنیاد اور موضوع ہے۔

⑥ دین اسلام ایک مجاہدانہ زندگی کا نام ہے۔ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنی جان و مال اور روح سب کچھ لٹا دے۔ اسلام مسلمان سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ زندگی اسلام کے زیر سایہ اس انداز سے گزارے کہ دنیا کی زندگی کو آخرت کی زندگی پر ترجیح دے۔

⑦ اسلام، اسلامی حدود و قیود میں رہتے ہوئے آزادی فکر کو زندہ کرنے اور فکری جمود کو ختم کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔

اسلام ایسے غیر اسلامی افکار جنہوں نے اندر ہی اندر سے اسلام کی اصلی شکل و صورت کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے اور دین کے نام پر مسلمانوں میں مروجہ بدعات و خرافات کے ساتھ ایسی تمام موضوع احادیث بھی ختم کرنے کا تقاضا کرتا ہے جن کی وجہ سے اسلام کی شکل و صورت بگڑ گئی ہو۔ مسلمانوں کی ترقی رک گئی ہو، دین کے نام پر مسلمانوں میں جو بدعات و خرافات اور جھوٹی احادیث عام ہو گئی ہیں، انہیں ترک کر دینے کا تقاضا کرتا ہے۔

اَرْکَانُ الْاِسْلَامِ

ارکان اسلام

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ))

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔''

① **گواھی دینا :**

((شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ))

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔'' (یعنی معبود برحق صرف اللہ ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیغامبر ہیں)

② **نماز قائم کرنا :**

((وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ))

''نماز کو تمام ارکان اور شروط کے ساتھ مکمل خشوع وخضوع سے ادا کرنا۔''

③ **زکاۃ ادا کرنا :**

((وَ اِيْتَاءِ الزَّكَاةِ))

''اور زکاۃ ادا کرے۔''

جب کوئی مسلمان نصاب کے مطابق سونے یا اس کے برابر کسی دوسرے زر مبادلہ کا مالک ہو جائے تو سال کے بعد اڑھائی فیصد ادا کرے گا۔ نقدی کے

علاوہ ہر مال میں مقدار کا تعین (احادیث مبارکہ میں) کر دیا گیا ہے۔

④ بیت اللہ کا حج کرنا :

((وَحَجُّ الْبَيْتِ))

''اور بیت اللہ کا حج ادا کرے۔''

صحت و مالی اعتبار سے جو شخص راستے کا خرچ اٹھانے کی استطاعت رکھتا ہو اور راستے میں امن و امان بھی ہو۔ (تو عمر میں ایک مرتبہ فرض حج ادا کرے گا)

⑤ رمضان کے روزے رکھنا :

((وَصَوْمُ رَمَضَانَ)) [1]

''اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

روزے کی نیت سے فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے، پینے، جماع اور ہر قسم کی لغویات سے باز رہے گا۔

[1] مسلم، كتاب الايمان، باب بني الاسلام على خمس

أَرْكَانُ الْإِيْمَان

ارکان ایمان

① **اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا:**

((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ))

''اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا''

اس کے وجود اور وحدانیت پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا۔

② **فرشتوں پر ایمان رکھنا:**

((وَ مَلاَئِكَتِهِ))

''اور فرشتوں پر ایمان لانا۔''

کہ وہ نور سے پیدا کیے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات نافذ کرنے کے لئے ہیں۔

③ **اس کی کتابوں پر ایمان رکھنا:**

((وَ كُتُبِهِ))

''اس کی کتابوں پر ایمان لانا۔''

توریت، انجیل، زبور اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کردہ ہیں اور قرآن مجید ان سب سے افضل کتاب ہے۔

④ **اس کے رسولوں پر ایمان رکھنا:**

((وَ رُسُلِهِ))

''اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔''

کہ سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ ہیں جو سب برحق ہیں۔

⑤ **آخرت کے دن پر ایمان رکھنا:**

((وَالْيَوْمِ الْآخِرِ))

''اور آخرت کے دن پر ایمان لانا۔''

اعمال کے مطابق لوگوں کا حساب لینے کے لئے قیامت کا ایک دن مقرر ہے۔

⑥ **اور ہر اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنا:**

((وَ تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ)) [1]

''اور اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا۔''

جائز اسباب اپناتے ہوئے انسان کو ہر اچھی، بری تقدیر پر راضی رہنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اندازے اور حکمت کے مطابق ہوتی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث میں وضاحت موجود ہے۔

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ایمان والاسلام والاحسان

اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت ہی ہے

یہ صحیح حدیث ہے جو امام ترمذی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اقسام عبادت میں سے ''دعا'' ایک بڑی اہم قسم کی عبادت ہے۔ جس طرح نماز کسی رسول یا ولی کے لئے پڑھنی جائز نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی رسول یا ولی سے دعا مانگی جائے تو یہ بھی جائز نہیں۔

① یاد رکھیں! وہ مسلمان لوگ جو

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَوْ يَا رِجَالُ الْغَيْبِ غَوْثًا وَ مَدَدًا))

''یارسول اللہ یا'' اے فلاں پیر باصفا مدد اور فریاد رسی کرو۔''

کہتے ہیں یہ دعا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی عبادت ہے۔ اگرچہ ان کی دلی نیت یہی ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے بلکہ اس کی مثال تو ایسے شخص کی ہے جو اللہ عزوجل کو بظاہر تو گالیاں دے اور کہے کہ میری نیت اللہ تعالیٰ کی تعریف مقصود تھی، تو اس کی یہ بات ناقابل اعتبار ہوگی، کیونکہ اس کا کلام نیت کے خلاف ہے، لہٰذا قول کا نیت اور عقیدے کے مطابق ہونا انتہائی ضروری ہے۔

اگر ایسا نہیں ہے تو پھر یہ فعل (اللہ کے علاوہ دوسروں سے دعا مانگنا) شرک یا کفر ہے، جسے اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

② اور اگر کوئی اس قسم کا مسلمان یہ کہے کہ میری نیت رسول اور ولی سے دعا کرنا نہیں بلکہ میرا مقصد اللہ تعالیٰ اور اپنے درمیان ایک واسطہ پکڑنا ہے جس طرح میں کسی بادشاہ کے پاس بغیر واسطہ کے نہیں پہنچ سکتا۔

تو یہ اللہ تعالیٰ کو ظالم مخلوق (بادشاہ) سے تشبیہ دینا ہے۔ یہ تشبیہ کفر تک پہنچا دینے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو اپنی ذات، صفات، افعال میں منزہ اور پاکیزہ ہے، فرماتا ہے:

﴿ لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَیۡءٌ وَ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡبَصِيۡرُ ﴾(11:42)

''کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں وہ سب کچھ دیکھنے اور سننے والا ہے۔'' (سورہ شوریٰ. آیت نمبر 11)

جب اللہ تعالیٰ کی تشبیہ اس کی عادل مخلوق (انسان) کے ساتھ بھی شرک و کفر ہے، تو اس تشبیہ کی کیا کیفیت ہوگی جو آپ کسی ظالم انسان کے ساتھ دیں گے۔ ظالم (اس قسم کی) جو بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے۔

③ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مشرک یہ اعتقاد تو رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق اور رازق ہے، لیکن وہ اولیاء کے بت بنا کر ان سے دعائیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے انہیں واسطہ اور وسیلہ ٹھہراتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کے اس فعل سے راضی نہ ہوا بلکہ ان کے اس واسطے کو کفر قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اَوۡلِيَآءَ ۘ مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ فِىۡ مَا هُمۡ فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِىۡ مَنۡ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ ﴾(3:39)

''وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے اس

فعل کی یہ توجیہہ بیان کرتے ہیں کہ) ہم تو صرف ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرا دیں اللہ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کردے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اللہ کسی بھی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکر ہو۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 3)

یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بہت قریب اور خوب سننے والا ہے جس کو کسی واسطے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔

﴿ وَ اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۝ ﴾ (186:2)

"اور اے نبی! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 186)

④ یاد رہے کہ مشرکین مصائب اور تکالیف کے وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا کرتے تھے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ ظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ﴾ (22:10)

"اور پھر یکا یک باد مخالف کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے موجوں کے تھپیڑے لگتے ہیں اور مسافر سمجھ لیتے ہیں کہ طوفان میں گھر گئے، اس وقت سب اپنے دین کو اللہ ہی کے لئے خالص کر کے اس سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اگر تو نے ہمیں اس بلا سے نجات دے دی تو ہم شکرگزار بندے بنیں گے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 22)

پھر یہ مشرکین آسانی اور خوشحالی میں اولیائے کرام کو پکارا کرتے تھے جو جسموں کی شکل میں ان کے پاس موجود تھے۔ قرآن پاک نے ان کے اس فعل کو بھی

کفر قرار دیا۔

چنانچہ بعض ان مسلمانوں کے لئے کیا جواز ہے؟ جو ہر غمی، خوشی، تنگی اور تکلیف کے وقت رسولوں، ولیوں اور نیک لوگوں کو پکارتے اور ان سے مدد طلب کرتے ہیں؟

کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے؟

﴿ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝﴾ (46:5-6)

''آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے بلکہ اس (بات) سے بھی بے خبر ہوں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں اور جب تمام انسان جمع کئے جائیں گے اس وقت وہ اپنے پکارنے والوں کے دشمن اور ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔''

(سورہ احقاف، آیت نمبر 5-6)

(یہاں ''ان کی عبادت'' سے مراد ان کو کسی شکل میں مدد کے لئے پکارنا یا دعا کرنا ہی ہے)

⑤ بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جن مشرکین کا تذکرہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے وہ پتھروں کے بنے ہوئے بتوں کو پکارا کرتے تھے یہ سمجھنا غلط ہے۔ جن بتوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، وہ نیک آدمی ہی تھے، جن کے مجسمے بنا لئے گئے تھے، جیسا کہ سورۂ نوح میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۝﴾ (71:23)

''اور انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ چھوڑ و اپنے معبودوں کو، اور نہ چھوڑ و وڈ اور سواع کو اور نہ یغوث، یعوق اور نسر کو۔'' (سورہ نوح، آیت نمبر 23)

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے:

﴿ هٰذِهٖ اَسْمَآءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطَانُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ اَنْصَابًا وَ سَمُّوْهَا بِاَسْمَاءِهِمْ فَفَعَلُوْا فَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰٓئِكَ تَنَسَّخَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ﴾ (اى الاصنام) [1]

''یہ قوم نوح علیہ السلام کے نیک لوگوں کے نام ہیں، جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے قوم کو وسوسہ ڈالا کہ جن مقامات پر وہ مجلس لگایا کرتے تھے وہاں (ان کے مجسمے تیار کر کے) نصب کرو اور ان بتوں کے نام بھی ان کے ناموں پر رکھ دو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، لیکن ان کی عبادت کرنے سے باز رہے۔ جب یہ لوگ فوت ہو گئے اور ان مجسموں کی حقیقت کا علم بھی جاتا رہا تو بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔'' (یعنی بتوں کی)

⑥ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کو پکارنے والے لوگوں کی تردید میں ارشاد فرمایا:

﴿ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ۝﴾ (17:56-57)

[1] بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورہ نوح

’’ان سے کہو، پکار کر دیکھو ان معبودوں کو جن کو تم اللہ کے سوا (اپنا کارساز) سمجھتے ہو، وہ کسی تکلیف کو نہ تم سے ہٹا سکتے ہیں نہ بدل سکتے ہیں، جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کے حضور رسائی حاصل کرنے کا وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کون اس سے قریب تر ہو جائے اور وہ اس کی رحمت کے امیدوار اور اس کے عذاب سے خائف رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تیرے رب کا عذاب ہے ہی اس لائق کہ اس سے ڈرا جائے۔‘‘ (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 56-57)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو جنوں کی عبادت کیا کرتے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہیں پکارا کرتے تھے بالآخر جن مسلمان ہو گئے اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام اور فرشتوں کو پکارا کرتے تھے۔‘‘ بہر حال جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی نبی یا ولی کو پکارتے ہیں یہ آیت ان کی تردید کرتی ہے۔‘‘

⑦ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے مدد طلب کرنا جائز ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ حقیقی مددگار تو اللہ ہی ہے جبکہ انبیاء اور اولیاء سے مجازی طور پر مدد طلب کی جاتی ہے جس طرح کہا جاتا ہے کہ مجھے اس دوا اور ڈاکٹر سے شفا ہوئی ہے۔

(یہ سراسر غلط ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس فرمان سے اس نظریئے کی تردید ہو جاتی ہے:

﴿ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ ○ وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ ○ وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ○ ﴾ (80-78:26)

''جس نے مجھے پیدا کیا، وہی میری رہنمائی فرماتا ہے وہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔'' (سورہ شعراء، آیت نمبر 78-80)

غور فرمائیں! ہر آیت میں ضمیر (هُوَ) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ہدایت ، رزق اور شفا دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، دوسرا کوئی نہیں ہے۔

پھر دوا تو شفا کا سبب ہے، شفا دینے والی ہرگز نہیں ●

⑧ بہت سے لوگ مردہ اور زندہ شخص سے مدد طلب کرنے میں بھی فرق نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ إِنَّ اللَّهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴾(22:35)

''زندے اور مردے ہرگز مساوی نہیں ہیں اللہ جس کو چاہتا ہے سنا سکتا ہے اور آپ قبر والوں کو نہیں سنا سکتے۔'' (سورہ فاطر، آیت نمبر 22)

اور باری تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ:

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾(15:28)

''اس (موسیٰ) کو قوم کے آدمی نے دشمن قوم والے کے خلاف مدد کے لئے پکارا۔''

(سورہ القصص، آیت نمبر 15)

دراصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک شخص نے دشمن سے اپنی جان بچانے کے لئے مدد چاہی، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوں مدد کی۔

﴿ فَوَكَزَهُ مُوسَى فَقَضَى عَلَيْهِ ﴾(15:28)

● یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ایک ہی مرض میں مبتلا دو مریض ایک ہی ڈاکٹر کے پاس آتے ہیں۔ ڈاکٹر دونوں کو ایک ہی دوا دیتا ہے، دونوں میں سے ایک شفایاب ہو جاتا ہے دوسرے کو فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر شفا دوا ہی میں ہے تو پھر دوسرے مریض کو شفا کیوں نہ ہوتی۔

''موسیٰ نے اس کو ایک مکہ ذے مارا اور وہ مر گیا۔''

لیکن ! مردے سے تو مدد یا فریاد طلب کرنا بالکل جائز نہیں اس لئے کہ وہ (پکارنے والے کی) پکار کو سنتا ہی نہیں اور بالفرض اگر سن بھی لے تو جواب نہیں دے سکتا، کیونکہ اس میں اتنی قدرت ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ﴾ (14:35)

''اگر انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعائیں سن نہیں سکتے اور سن لیں تو تمہیں ان کا کوئی جواب نہیں دے سکتے، اور قیامت کے روز وہ تمہارے شرک کا انکار کردیں گے۔''

(سورہ فاطر، آیت نمبر 14)

قرآن مجید کی اس آیت سے قطعی طور پر واضح ہوتا ہے کہ مُردوں سے دعا مانگنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ○﴾ (16:20-21)

''اور وہ جن دوسری ہستیوں کو جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور ان کو کچھ معلوم نہیں انہیں کب (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھایا جائے گا۔'' (سورہ النحل، آیت نمبر 20-21)

⑨ صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن لوگ انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے سفارش کرنے کی درخواست کریں گے، یہاں تک کہ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں

گے کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سفارش کریں کہ وہ ہمیں اس تنگی سے نجات دے؟ آپ ﷺ فرمائیں گے ''بس! میں ہی اس لائق تھا۔'' پھر آپ ﷺ عرشِ الٰہی کے نیچے سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ سے آسان اور جلد حساب لینے کی درخواست کریں گے لیکن جب رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے دن سفارش کرنے کا یہ مطالبہ کیا جائے گا تو آپ ﷺ زندہ ہوں گے، آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ اور لوگ آپ ﷺ کے ساتھ باہم گفتگو کریں گے کہ اللہ کے پاس ہماری سفارش کریں کہ وہ ہماری مشکلات کو آسان کر دے؟ تو آپ ﷺ یہ سفارش کریں گے میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔

(10) مردہ اور زندہ سے دعا کی درخواست کرنے میں سب سے بڑا فرق اور دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ ہے کہ جب ان کے زمانہ میں قحط پڑ گیا تھا تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ درخواست کی تھی کہ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے (بارش کی) دعا مانگیں۔

(11) جبکہ رسول اللہ ﷺ کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے ان سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی درخواست نہیں کی۔

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ وسیلہ پکڑنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے مدد طلب کرنا جبکہ ان دونوں کے درمیان بڑا فرق ہے۔

- وسیلہ : یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے کسی کے واسطہ سے یا کسی کو واسطہ بنا کر کوئی چیز مانگی جائے۔ مثلاً ''اے اللہ! ہم تیری اور تیرے رسول کی محبت کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری مشکلات ختم فرما دے، تو یہ جائز ہے۔''
- استغاثہ : یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسروں سے مدد طلب کی جائے، یہ قطعاً

جائز نہیں، جیسے کوئی شخص کہے ''یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہماری مشکلات حل فرمائیں تو یہ ناجائز اور بہت بڑا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی رُو سے:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾(10:106)

''جو اللہ کے سوا تجھے نفع ونقصان پہنچانے کی قدرت نہیں رکھتے اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔'' (یعنی مشرکوں سے)(سورہ ، آیت نمبر 106)

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿ قُلْ اِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ۝ ﴾(72:21)

''کہہ دو میں تمہارے لئے نہ کسی نقصان کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی بھلائی کا۔'' (سورہ جن، آیت نمبر 72)

نیز فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ۝ ﴾(72:20)

''اے نبی کہو! میں تو صرف اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا۔'' (سورہ جن، آیت نمبر 20)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّ هُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ ﴾(16:20)

''اور جو اللہ کو چھوڑ کر جن دوسروں کو پکارتے ہیں وہ تو کسی چیز کو پیدا ہی نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو خود پیدا کئے گئے ہیں۔'' (سورہ نحل، آیت نمبر 20)

بلکہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا کہ:

﴿ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ﴾(55:7)

''صرف اپنے رب کو ہی عاجزی اور چپکے چپکے سے پکارو۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اِذَا سَأَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ﴾[1]

''تجھے جب بھی مانگنا ہو اللہ سے مانگ اور جب مدد طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 55)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن، صحیح کہا ہے۔

شاعر کہتا ہے:

أَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يُفَرِّجَ كَرْبَنَا
فَالْكَرْبُ لَا يَمْحُوْهُ اِلَّا اللّٰهُ

''میں اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہماری مشکلات ختم کرے کیونکہ اللہ کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں ہے۔''

[1] ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب حدیث حنظلة رضی اللہ عنہ

أَيْنَ اللّٰهُ ؟

اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟

اللہ جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ہمارے لئے ضروری ہے ہم جانیں کہ وہ کہاں ہے؟ یہاں تک کہ ہم دلی طور پر اپنی دعاؤں اور نمازوں میں اس کی طرف متوجہ ہوں اور جو اپنے رب کو پہچان بھی نہ پائے کہ وہ کہاں ہے؟ تو وہ ایسا نامعقول آدمی ہے جو نہ تو اپنے معبود کی طرف متوجہ ہوسکا اور نہ ہی حق عبادت ادا کرسکا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کا اپنی مخلوق سے آسمانوں پر بلند ہونا اللہ کی ان صفتوں میں سے ایک صفت ہے جو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں وارد ہیں۔

مثلاً ''اس کا سننا، دیکھنا، کلام کرنا اور (رات کے آخری تیسرے حصہ میں) پہلے آسمان پر اترنا اور اس کے علاوہ دوسری بے شمار صفات۔'' کیونکہ سلف صالحین اور فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں بیان فرمائی ہیں یا جو رسول ﷺ نے صحیح احادیث میں بیان کی ہیں ان پر بغیر تاویل، بغیر چوں وچراں اور تشبیہ کے ایمان لایا جائے۔

اس فرمان الٰہی کے مطابق:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (11:42)

''کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں، اور وہ سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔'' (سورہ شوریٰ، آیت نمبر 11)

اللہ کی صفات میں سے ایک صفت اس کا اپنی مخلوق سے آسمانوں پر بلند ہونا بھی ہے۔لہٰذا اس صفت (آسمان پر بلند ہونے) پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہوا، جس طرح ''بلند ذات'' پر ایمان لانا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب امام مالک رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان مبارک:

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (5:20)

''وہ رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 5)

کی تفسیر دریافت کی گئی تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

اَلْاِسْتِوَاءُ مَعْلُوْمٌ وَالْكَيْفِيَّةُ مَجْهُوْلٌ وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ (اَىْ الْعُلُوُّ)

''رحمٰن کا بلند ہونا تو معلوم ہے لیکن اس کی کیفیت نامعلوم ہے جبکہ ان صفات پر ایمان لانا واجب ہے۔''

اس فرمان پر غور کریں کہ امام مالک رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے (عرش پر) مستوی ہونے پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لئے واجب قرار دیا ہے اور اِسْتَوٰی کے معنی اللہ تعالیٰ کا بلند ہونا ہے اور اس اِسْتَوٰی یا بلندی کی کیفیت کا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کچھ علم نہیں ہے۔

جو صفات باری تعالیٰ قرآن مجید اور احادیث میں ہیں ان میں سے ایک صفت (اللہ تعالیٰ) کا بلند ہونا بھی ہے اور یقیناً اس کا بلند ہونا، آسمانوں سے بلند ہونا ہے لہٰذا ہر وہ آدمی جو اس کی اس صفت کا منکر ہے وہ ان سب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کا منکر ہے جو اس کی اس صفت پر دلالت کرتی ہیں، رفعت اور بلندی جیسی کمال صفت کا اللہ تعالیٰ کے وجود سے نفی کرنا قطعی جائز نہیں، لیکن پھر بھی بعض لوگ متاخرین کے فلسفہ سے متاثر ہو کر ان صفات باری تعالیٰ کی تاویلات کرتے ہیں

جو قرآنی آیات میں واضح طور پر بیان کی گئیں ہیں لہٰذا ان سے بہت زیادہ مسلمانوں کے عقائد خراب ہو رہے ہیں۔ وہ کمال درجہ کی صفات باری تعالیٰ کو باطل قرار دے کر سلف صالحین کے طریقہ کی مخالفت کرتے ہیں۔

صفات باری تعالیٰ میں سلف صالحین کا طریقہ ہی سب سے زیادہ مثبت، ٹھوس اور علمی ہے۔ کسی نے کیا ہی اچھا کہا ہے!

وَكُلُّ خَيْرٍ فِي اِتِّبَاعِ مَنْ سَلَفَ
وَكُلُّ شَرٍّ فِي ابْتِدَاعِ مَنْ خَلَفَ

''سلف صالحین کی اتباع میں جو بھی کام کیا جائے وہ نیکی ہے اور بعد میں آنے والوں نے اپنے پاس سے جو طریقہ اپنا لیا وہ برائی ہے۔''

مختصراً:

یہ کہ تمام صفات الٰہیہ جو قرآن مجید اور صحیح احادیث میں مذکور ہیں، ان پر ایمان لانا ہمارے لئے واجب ہے اور ہرگز جائز نہیں کہ ہم صفات الٰہیہ میں فرق پیدا کر کے کچھ صفات کو مان لیں اور کچھ کا ظاہر پر محمول کریں، کچھ کی تاویل کریں اور کچھ کا انکار کریں۔

جو اللہ تعالیٰ کے سمیع (سننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) ہونے پر ایمان رکھتا ہے (وہ یاد رکھے کہ) جس طرح اللہ تعالیٰ کے سننے اور دیکھنے کو ہمارے سننے اور دیکھنے سے کوئی مشابہت نہیں ہے، اسی طرح اس پر یہ بھی ایمان لانا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے۔ (یعنی آسمان کے اوپر اپنی جلالت اور عظمت کے ساتھ بلند ہے اور وہ اپنی بلندی میں ہمارے ساتھ کوئی مشابہت نہیں رکھتا) یہ تمام صفتیں اللہ تعالیٰ کی

کمال درجہ کی صفات ہیں جو خود اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے ثابت اور فطرت سلیمہ سے ان کی تائید اور عقل سلیم ان کی تصدیق کرتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد نعیم بن حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کے ساتھ تشبیہ دی اس نے کفر کیا اور جن صفات سے اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ کو متصف کیا ہے ان صفات کے منکر نے بھی کفر کیا۔ یاد رکھیں! وہ صفات الٰہیہ جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لئے بیان کیں ہیں یا اس کے رسول ﷺ نے بیان کی ہیں ان میں کسی کو کسی سے کوئی تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ (شرح عقیدہ طحاویہ)

⊙⊙⊙

اَللّٰہُ فَوْقَ الْعَرْشِ

باری تعالیٰ عرش پر ہے:

قرآن کریم اور احادیث صحیحہ، عقل سلیم اور فطرت سلیمہ کے مشاہدات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

① فرمان الٰہی ہے:

﴿ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ﴾(5:20)

''وہ رحمٰن عرش پر مستوی ہے۔''(سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 5)

((اَیْ عَلاَ وَارْتَفَعَ))

''یعنی وہ بلند و بالا ہوا۔''

جیسا کہ صحیح بخاری میں تابعین سے منقول ہے۔

② فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ ءَ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِى السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ ﴾

(16:67)

''کیا تم اس سے بے خوف ہو کہ وہ جو آسمان میں ہے تمہیں زمین میں دھنسا دے۔''(سورہ ملک، آیت نمبر 16)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مَنْ فِى السَّمَآءِ: (جو آسمان میں ہے) سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ تفسیر ابن الجوزی میں مذکور ہے۔

③ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ﴾(50:16)

''وہ اپنے رب سے، جو ان کے اوپر ہے، ڈرتے ہیں۔''(سورہ نحل، آیت نمبر 50)

④ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

﴿ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ﴾(158:4)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔''(سورہ نساء، آیت نمبر 158)

یعنی انہیں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھالیا۔

⑤ نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ ﴾(3:6)

''اور وہ اللہ آسمانوں پر ہے۔'' (سورہ الانعام، آیت نمبر 3)

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہم اس طرح نہیں کہتے، جس طرح (گمراہ فرقہ) جہمیہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ ظالم جو بات کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت اعلیٰ وبلند ہے۔ (یہاں فِي السَّمٰوٰتِ کا معنی عَلَى السَّمٰوٰتِ ہے)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ﴾(4:57)

''تم جہاں کہیں بھی ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' (سورہ الحدید، آیت نمبر 4)

یہاں ''تم جہاں کہیں بھی ہو، وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے کے اعتبار سے ہمہ وقت ہمارے ساتھ ہے جیسا کہ اس مقام کے سیاق وسباق اور انداز بیان سے ظاہر ہے۔

نیز تفسیر ابن کثیر اور جلالین میں بھی اس سے یہی مفہوم مراد لیا گیا ہے۔

⑥ معراج کے موقع پر آپ ﷺ کو ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جہاں آپ ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے اور پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔ (بخاری ومسلم)

⑦ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک ہے:

((اَلَا تَأْمَنُوْنِيْ وَ اَنَا اَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَآءِ (وَ هُوَ اللّٰهُ) وَ مَعْنٰى فِي السَّمَآءِ عَلَى السَّمَآءِ)) [1]

---

[1] بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب و خالد بن ولید الی یمن، رقم الحدیث 4004

"کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے؟ حالانکہ میں تو اس ذات اقدس کا امین ہوں جو آسمان میں ہے،(جو آسمان میں ہے سے مراد) اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور "فی السماء" کا معنی "عَلَى السَّمَآءِ" ہے۔"

⑧ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ)) ❶

"زمین پر بسنے والوں پر تم رحم کرو، جو ذات آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گی۔" (اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو حسن، صحیح کہا ہے۔

((سَأَلَ الرَّسُوْلُ ﷺ جَارِيَةً فَقَالَ لَهَا : أَيْنَ اللّٰهُ ؟ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ ، قَالَ : مَنْ أَنَا؟ قَالَتْ : أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ اَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ)) ❷

⑨ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کی لونڈی سے پوچھا "اللہ کہاں ہے؟" اس نے جواب دیا "آسمان پر ہے۔" پھر آپ ﷺ نے سوال کیا "میں کون ہوں؟" اس نے عرض کیا "آپ اللہ کے رسول ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "اسے آزاد کر دو یہ مومنہ ہے۔"

⑩ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

((وَالْعَرْشُ فَوْقَ الْمَاءِ وَاللّٰهُ فَوْقَ عَرْشِهِ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ

❶ كتاب البر والصلة، باب ماجاء في رحمة الناس برقم الحديث 1847

❷ كتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب تحريم الكلام في الصلاة و نسخ ما كان اباحته، الحديث 537

مِنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ)) ❶

''عرش پانی پر ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے اوپر۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو، خوب جانتا ہے۔'' یہ حدیث حسن ہے۔

⑪ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ فَاِنَّ اِلٰهَكُمْ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ)) ❷

''تمہارا معبود وہ ہے جو آسمانوں میں ہے زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔''

⑫ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا:

((كَيْفَ نَعْرِفُ رَبَّنَا ؟))

''ہم اپنے رب کو کیسے جان سکتے ہیں؟''

تو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اِنَّهُ فَوْقَ السَّمَاءِ عَلَى الْعَرْشِ بَائِنٌ مِنْ خَلْقِهِ))

''وہ اپنی مخلوق سے الگ آسمان کے اوپر عرش پر جلوہ افروز ہے۔ معنی یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے عرش کے اوپر ہے اور مخلوق سے علیحدہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی بلندی میں مخلوق سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔

⑬ ائمہ اربعہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ بلند و اعلیٰ اپنے عرش پر ہے اور اس کی مخلوقات میں سے کوئی بھی اس سے کچھ مشابہت نہیں رکھتی۔

⑭ نمازی سجدہ میں کہتا ہے ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) ''میرا رب پاک اور بلند تر ہے'' اور بوقت دعا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔

⑮ جب آپ کبھی بچوں سے پوچھیں کہ ''اللہ کہاں ہے؟'' تو وہ اپنی فطرت سلیمہ ہی

❶ كتاب شرح اصول اعتقاد ، اهل السنة ، ج3 ، ص 396 ، قول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

❷ مسند البزار ، ج 1 ، ص 183 ، رقم الحديث 103

سے جواب دیں گے ''وہ آسمان پر ہے۔''

⑯ عقل صحیح بھی اس بات کی تائید کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ہے اگر ہر جگہ موجود ہوتا تو رسول اللہ ﷺ بتا دیتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی کی تعلیم دیتے پھر اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہو تو اس میں ہر گندی اور نجس جگہ بھی شامل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا لوگ جو اس قسم کی بات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہت اعلیٰ و بلند ہے۔

⑰ اور یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ بذاتہٖ ہر وقت ہمارے ساتھ موجود ہوتا ہے یا یہ کہنا کہ تو کئی ذاتوں کے ہونے کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ جگہیں بھی کئی اور بے شمار ہوتی ہیں، لیکن اللہ کی ذات تو ایک ہی ہے تو وہ بذاتہٖ ہر جگہ کیسے موجود ہو سکتی ہے، لہٰذا یہ کہنا بھی باطل ٹھہرا۔

⑱ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۝﴾ (54:7)

''بے شک تمہارا رب وہ ذات ہے جس نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 54)

ان تمام دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر عرش کے اوپر جلوہ افروز ہے اور وہ ہر جگہ ہمارے ساتھ اپنی سماعت، علم اور دیکھنے کی صفات کے لحاظ سے موجود ہوتا ہے نہ کہ بذاتہٖ خود ہر جگہ پر موجود ہوتا ہے۔

مُبْطِلَاتُ الْإِسْلَامِ

اسلام کو ختم اور تباہ کر دینے والے اعمال

بلا شبہ کچھ اعمال اسلام کو تباہ و برباد اور ضائع کرنے والے ہیں جب کوئی مسلمان ان میں سے کسی ایک کا بھی مرتکب ہوتا ہے تو گویا اس نے ایسا شرک کیا جس سے اس کے سب نیک اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو گیا۔ اسے اللہ تعالیٰ بغیر توبہ کے ہرگز نہیں بخشتا۔ یہ اعمال مندرجہ ذیل ہیں۔

① اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے دعا مانگنا:

جیسا کہ فوت شدہ انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء سے مدد طلب کرنا یا ان زندہ شخصیات کو پکارنا جو موجود نہ ہوں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ:

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○﴾ (106:10)

''اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکار جو تجھے نہ فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان، اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں میں سے ہوگا'' (سورہ یونس، آیت نمبر 106)

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

﴿ مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ ○﴾ ●

''جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو اللہ کا شریک (سمجھ

● صحیح بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قوله و من الناس من يتخذ من دون الناس...... 4137

کر) پکارتا رہا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔"

"اَلند" شریک کو کہتے ہیں۔

② توحید باری تعالیٰ سے دل میں تنگی محسوس کرنا:

اللہ اکیلے کو پکارنے اور اس سے دعا مانگنے سے گریز کرنا۔

رسولوں، اولیاء، زندہ یا غائب لوگوں کو (مشکلات و مصائب کے وقت) پکارنے اور ان سے مدد مانگنے سے دل میں خوشی محسوس کرنا۔"

جیسا کہ مشرکین کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ۝﴾ (45:39)

"اور جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر یقین نہ رکھنے والوں کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا دوسروں کا ذکر ہوتا ہے تو یکایک وہ خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 45)

یہ آیت ان لوگوں پر بھی منطبق ہوتی ہے جو صرف اللہ وحدہ سے مدد مانگنے والوں کو طنزاً وہابی کہتے ہیں اور ان سے لڑائی جھگڑا کرتے ہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ وہابیت تو توحید کی دعوت خالص ہے۔

③ کسی رسول یا ولی کے لئے جانور ذبح کرنا:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۝﴾ (2:108)

"تو اپنے رب ہی کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔" (سورہ کوثر، آیت نمبر 2)

یعنی نماز اور قربانی صرف اپنے رب کے لئے ہی ہونی چاہئے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ.)) ❶

''اللہ اس شخص پر لعنت کرے جو اللہ کے علاوہ دوسرے کے لئے جانور ذبح کرے۔''

④ نذر ماننا:

عبادت اور قربت کی نیت سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے نذر ماننا حالانکہ نذر صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ماننی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (مریم علیہا السلام نے کہا)

﴿رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا ○﴾(35:3)

''میرے پروردگار! میں اس بچے کو، جو میرے پیٹ میں ہے تیری نذر کرتی ہوں وہ تیرے ہی کام کے لئے وقف ہوگا۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 35)

⑤ بیت اللہ کے علاوہ کسی اور کا طواف کرنا:

عبادت اور قربت کی نیت سے کسی قبر کے گرد چکر لگانا، حالانکہ طواف صرف کعبۃ اللہ، ہی کے لئے خاص ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ○﴾(29:22)

''اور چاہیے کہ وہ اس قدیم گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔'' (سورہ حج، آیت نمبر 29)

---

❶ بخاری، کتاب الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالیٰ و لعن فاعلہ 3685

⑥ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں پر اعتماد اور بھروسہ رکھنا

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۝ ﴾(84:10)

''پس تم اسی پر بھروسہ رکھو، اگر تم مسلمان ہو۔'' (سورہ یونس، آیت نمبر 84)

⑦ تعظیماً جھکنا:

عبادت کی نیت سے بادشاہ، کسی زندہ یا مردہ بزرگ کے سامنے تعظیماً جھکنا یا سجدہ کرنا۔

اس میں تو صرف اس جاہل شخص کو بے قصور کہا جاسکتا ہے جو یہ بھی نہ جانتا ہو کہ رکوع اور سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی کا نام ہے۔

⑧ ارکان اسلام کا انکار کرنا:

ارکان اسلام یا ارکان ایمان میں سے کسی ایک رکن کا بھی انکار کرنا۔

⊙ **ارکان اسلام** : اللہ کی توحید اور نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

⊙ **ارکان ایمان**: اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، آسمانی کتب، اس کے بھیجے ہوئے رسولوں، قیامت کے دن اور ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا۔

ان کے علاوہ دوسرے وہ تمام امور جو دین اسلام کے لئے ضروری ہیں۔

⑨ دین فطرت سے انکار کرنا:

دین اسلام سے نفرت کا اظہار کرنا اس کی تعلیمات، عبادات، معاملات،

اقتصادیات نظام اور اخلاقیات میں سے کسی ایک کو بھی ناپسند کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ۝﴾ (9:47)

"کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔" (سورہ محمد، آیت نمبر 9)

⑩ احکامات اسلام کا مذاق اڑانا:

قرآن مجید کی کسی آیت، صحیح حدیث یا احکامات اسلام میں سے کسی ایک کا مذاق اڑانا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَ اٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ (66-65:9)

"ان سے کہہ دیجئے تمہاری ہنسی مذاق کے لئے اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ہی رہ گئے ہیں، اب عذر بہانے نہ تراشو بے شک تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔" (سورہ توبہ، آیت نمبر 66-65)

⑪ قرآن یا حدیث کا انکار کرنا:

قرآن کریم میں سے کسی آیت کا یا کسی صحیح حدیث کا جان بوجھ کر انکار کرنا۔

⑫ اللہ یا رسول کو گالی دینا:

اللہ رب العزت کو گالی دینا، دین پر لعنت کرنا، رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا یا توہین کرنا، آپ ﷺ کی سیرت و حالات و واقعات کا مذاق اڑانا، جو تعلیمات آپ

ﷺ لے کر آئے ہیں، ان پر تنقید کرنا جس سے کفر لازم آتا ہے۔

⑬ اللہ تعالیٰ کی صفات کا انکار کرنا:

اللہ تعالیٰ کے ناموں، اس کی صفتوں، یا اس کے افعال میں سے کسی فعل کا انکار کرنا، جو قرآن مجید اور صحیح احادیث سے معلوم اور ثابت ہوں۔

⑭ تمام نبیوں پر ایمان لانا:

تمام رسولوں علیہم السلام پر جن کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا ان سب پر ایمان لانا، ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ﴾ (136:2)

''ہم ان کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 136)

⑮ احکامات شریعت کے خلاف فیصلہ دینا:

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ (قرآن وسنت میں) نازل کیا ہے اس کے خلاف فیصلہ دینا جبکہ فیصلہ دینے والا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اسلام کا یہ فیصلہ نامناسب ہے۔ اور ان میں اصلاح امور کی صلاحیت نہیں ہے۔

یا وحی الٰہی کے خلاف اپنے یا کسی اور کے فیصلے کو جائز سمجھنا۔

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (44:5)

''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 44)

(16) دین اسلام کے فیصلوں کو نہ ماننا:

اسلام کے سوا اوروں کو فیصل جاننا اور اسلام کے فیصلے پر راضی نہ ہونا یا پھر شریعت کے مطابق فیصلے سے دل میں تنگی محسوس کرنا۔

ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (65:4)

"اے نبی (ﷺ)! تیرے رب کی قسم! یہ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں یہ تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو، اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سر تسلیم خم کر لیں۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 65)

(17) حاکم اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے:

حاکمیت اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو دینا، جمہوریت و آمریت یا اس کے علاوہ ہر ان قانون ساز کمیٹیوں کو تسلیم کر لینا جو دین اسلام کے خلاف قانون بناتی اور نافذ کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿أَمْ لَهُمْ شُرَكٰؤُا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (21:42)

"کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ ایسے شریک رکھتے ہیں جو ان کے لئے من گھڑت دین بناتے ہیں جس کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت نہیں دی۔" (سورۃ شوریٰ، آیت نمبر 21)

⑱ حلال وحرام:

اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام اور حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دے لینا، جیسا کہ بعض علماء سوء، سود کو حلال قرار دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ﴾(275:2)

''اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام کر دیا ہے۔'' (سورۃ بقرہ، آیت نمبر 275)

⑲ دین اسلام کی مخالف تحریکوں کا ساتھ دینا:

دین اسلام کو مٹا دینے والی تحریکوں کا ساتھ دینا، انہیں سچ ماننا مثلاً سوشلسٹ، ماسونی، یہودی، کیمونسٹ اور ملحد قسم کے بے دین لوگ، وطن پرست یا قومی تعصب کی بنیاد پر غیر مسلم عربی کو مسلمان عجمی پر فضیلت اور ترجیح دینے والے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی رُو سے:

﴿وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝﴾(85:3)

''اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرے گا اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد رہے گا۔'' (سورہ آلعمران، آیت نمبر 85)

⑳ دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اپنانا:

دین اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مناسبت سے:

﴿ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ﴾(217:2)

''(اور یہ خوب سمجھ لو کہ)تم میں سے جو کوئی اس دین سے پھر جائے گا اور کفر کی حالت میں جان دے گا، اس کے اعمال دنیا و آخرت دونوں میں ضائع ہو جائیں گے ایسے سب لوگ جہنمی ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 217)

نیز نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ)) [1]

''جو شخص اپنا دین (اسلام) تبدیل کر لے اسے قتل کر ڈالو۔''

(21) کفار کے ساتھ تعاون کرنا:

یہود و نصاریٰ اور سوشلسٹوں کا ساتھ دینا اور مسلمانوں کے خلاف اس کا دست و بازو ہونا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً ﴾(28:3)

''مومن اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کو اپنا رفیق اور دوست ہر گز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں، ہاں! یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے

[1] کتاب الاستتابة المرتدین والمعاندین و قتالهم، باب حکم المرتد والمرتدة واستتابتهم 9622

کے لئے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 28)

(22) کفار کو کافر نہ سمجھنا:

وہ سوشلسٹ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہیں یا وہ یہودی اور عیسائی جو نبی آخر الزمان حضرت محمد ﷺ پر ایمان نہیں لاتے، انہیں کافر نہ سمجھنا۔

جبکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیتے ہوئے خود ارشاد فرمایا ہے:

﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ وَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اُولٰٓئِکَ هُمْ شَرُّ الْبَرِیَّةِ ○﴾ (6:98)

''اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً جہنم کی آگ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ تمام مخلوقات میں سے بدترین لوگ ہیں۔'' (سورہ البینہ، آیت نمبر 6)

(23) عقیدہ وحدۃ الوجود باطل ہے:

بعض صوفیوں کا عقیدہ ''وحدۃ الوجود'' ہے وہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی چیز ایسی نہیں، جس میں اللہ موجود نہ ہو۔

یہاں تک کہ ان کا ایک استاد کہتا ہے:

وَ مَا الْکَلْبُ وَ الْخِنْزِیْرُ اِلَّا اِلٰهُنَا
وَ مَا اللّٰهُ اِلَّا رَاهِبٌ فِیْ کَنِیْسَةٍ

''کتا اور خنزیر بھی الٰہ ہے اور اللہ تو ایسے ہے جیسے گرجا گھر میں بیٹھنے والا راہب ہوتا ہے۔''

اور ان کا استاد حلاج کہتا ہے:

''میں خود اللہ، اور اللہ میں ہوں'' علمائے امت کا فیصلہ ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے

والے کو قتل کر دیا جائے، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

(24) دین اور سیاست کا الگ تصور رکھنا:

یہ کہنا کہ دین (کا معاملہ) حکومت سے علیحدہ ہے اور اسلام میں سیاست نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس لئے کہ یہ تو قرآن کریم، احادیث اور سیرت نبویہ کی تکذیب کے مترادف ہے۔

(25) مختار کل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے:

بعض صوفیاء کا کہنا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے بعض امور کی چابیاں قطبوں میں سے بعض اولیاء کرام کے سپرد کر دیں ہیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کے افعال میں شرک اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مخالفت کرنا ہے:

﴿لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾(63:39)

"زمین اور آسمان کے خزانوں کی کنجیاں صرف اسی کے پاس ہیں۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 63)

نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝﴾(120:5)

"زمین و آسمان اور جو کچھ بھی ان میں موجود ہے سب پر اللہ کی بادشاہت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر مطلق ہے۔" (سورہ المائدہ، آیت نمبر 120)

مندرجہ بالا تمام باتیں ایسے ہی اسلام کو ختم کر دینے والی ہیں جیسے کچھ چیزیں

وضو کو ختم کر دیتی ہیں۔

لہٰذا جب کوئی مسلمان ان میں سے کسی ایک کا بھی ارتکاب کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے مسلمان ہونے کا دوبارہ اقرار کرے۔ اسلام کو مٹا دینے والے اس عمل کو ترک کر دے۔ اللہ تعالیٰ سے اس فعل بد کی معافی مانگے اور توبہ کرے اس سے پہلے کہ وہ مر جائے اور اس کے تمام اعمال ضائع ہو جائیں اور ہمیشہ کے لئے جہنم میں جلتا رہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ ہم یہ دعا کرتے رہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ نُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا نَعْلَمُهُ وَ نَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا نَعْلَمُ))[1]

''اے اللہ! ہم تجھ سے پناہ چاہتے ہیں کہ ہم تیرے ساتھ جان بوجھ کر شرک کریں اور اس شرکیہ عمل کی بھی تجھ سے معافی چاہتے ہیں جو لاعلمی میں کر بیٹھیں۔'' (احمد)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث کو اپنی مسند میں حسن درجہ کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

❀❀

[1] مسند احمد، کتاب الاول، مسند الکوفیین، باب حدیث ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ

لا تصدق الدجالين

جھوٹے دجالوں کو سچا نہ ماننا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَتٰى كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ [1] (صحيح)

''جو شخص کسی عراف یا کاہن کے پاس گیا اور اس نے جو کہا اسے سچ سمجھ لیا تو اس نے محمد ﷺ پر نازل کی گئی شریعت کا انکار کیا۔''

نجومی، کاہن، عراف، ساحر، رملی، منڈل [2] اور ان کے علاوہ ہر وہ شخص جو سینے کے بھیدوں، ماضی اور مستقبل میں رونما ہونے والے حالات و واقعات کا علم رکھنے کا دعویدار ہو ان کی تصدیق کرنا حرام ہے۔

اس لئے کہ یہ صفات اللہ تعالیٰ کے لئے مختص ہیں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

---

[1] کتاب باقي المسند المكثرين ، باب باقي المسند السابق 9171

[2] نجومی : ستاروں کی باتیں دیکھ کر انکل پچو سے حالات بتانے والا۔
کاہن : جنوں سے حالات معلوم کر کے لوگوں کو بتانے والا۔
عراف : غیب کی خبریں دینے والا۔
ساحر : جادوگر، جادو کرنے والا اور جادو سکھانے والا۔
رملی : ہتھیلیاں دیکھ کر لوگوں کو حالات بتانے والا۔
منڈل : کپڑا پھینک کر لوگوں کے اندرونی معاملات کا کھوج لگانے والا۔

﴿وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○﴾(6:57)

''اور وہ دلوں کے راز تک جانتا ہے۔'' (سورہ حدید، آیت نمبر 6)

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ﴾

(65:27)

''اے پیغمبر! ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا آسمانوں اور زمینوں میں کوئی غیب کا علم نہیں رکھتا۔'' (سورہ نمل، آیت نمبر 65)

یہ دجال جھوٹے قسم کے لوگ جس شعبدہ بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کی بنیاد صرف اندازے، اٹکل پچو اور گمان پر ہی قائم ہے اور ان میں اکثر تو شیطانی جھوٹ ہوتے ہیں جس سے صرف ناقص العقل اور بیوقوف قسم کے انسان ہی دھوکہ کھاتے ہیں۔

غور فرمائیں! اگر یہ لوگ واقعی غیب جانتے ہوتے تو زمین کے سب خزانے نکال باہر کرتے اور پھر یہ لوگ فقیر اور بھکاری بن کر لوگوں کا مال ہڑپ کرنے کے لئے طرح طرح کی حیلہ سازیوں اور فریب و فراڈ سے کام نہ لیتے اور نہ ہی در بدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے۔

اگر وہ اپنے دعووں میں اتنے ہی سچے ہیں تو یہود و ہنود کی خطرناک سازشوں کو ختم کرنے کے معاملہ میں ان کے اندرونی رازوں سے آگاہ کیوں نہیں کر پاتے؟

لَا تَحْلِفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ

اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ اٹھائیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

① ((لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ ، مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ ، وَ مَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ ، وَ مَنْ لَمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ)) ❶

''اپنے باپوں کی قسمیں نہ اٹھاؤ، جو شخص اللہ کی قسم اٹھائے، اسے چاہیے کہ وہ سچی قسم اٹھائے اور جس شخص کے لئے اللہ کی قسم اٹھائی جائے اسے بھی چاہیے کہ وہ اس کی قسم پر راضی ہوجائے جو شخص اللہ کے نام پر بھی راضی نہ ہو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔''

② رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَ لَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَ لَا بِالْأَنْدَادِ ، وَ لَا تَحْلِفُوْا إِلَّا بِاللّٰهِ ، وَ لَا تَحْلِفُوْا إِلَّا وَ أَنْتُمْ صَادِقُوْنَ)) ❷

''اپنے والدین اور شریکوں کی قسمیں نہ اٹھاؤ، قسم صرف اللہ تعالیٰ کی اٹھاؤ اور ہرگز قسمیں نہ اٹھاؤ، الا کہ تم سچے ہو۔''

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ أَشْرَكَ)) ❸

---

❶ سنن ابی ماجة ، كتاب الكفارات ، باب من حلف له بالله فليرض

❷ سنن ابی داؤد، كتاب الايمان والنذور ، باب فی كراهية الحلف بالآباء

''جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی قسم اٹھائی، اس نے شرک کیا۔''
(مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

④ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَ هُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰهَ وَ هُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ)) [2]

''جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم صرف اس لئے اٹھائی کہ کسی دوسرے مسلمان کا مال حاصل کرے وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے۔''

⑤ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک

((مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَایٰ غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا ، فَلْیَأْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَالْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ)) [3]

''جس کو کسی اہم کام پر قسم اٹھا لینے کے بعد معلوم ہو کہ کارِ خیر اس کے علاوہ ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور اس کارِ خیر کو کر گزرے۔

⑥ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰی فَإِنْ شَاءَ مَضٰی ، وَ إِنْ شَاءَ تَرَکَ غَیْرَ حَنِثٍ)) [4]

''قسم اٹھانے والے کو ان شاء اللہ کہنا چاہیے۔ پھر اگر چاہے تو قسم کو بغیر کفارہ کے چھوڑ دے۔''

---

[1] مسند احمد، کتاب مسند المکثرین من الصحابة ، باب المسند السابق

[2] بخاری ، کتاب التفسیر ، تفسیر سورة آل عمران ، باب ان الذین یشترون بعهد الله و ایمانهم ثمناً قلیلا

[3] کتاب الایمان ، باب من حلف یمینا فرای غیرها خیر امنها ان یاتی الذی هو خیر

[4] سنن نسائی ، کتاب الایمان والنذور ، باب من حلف فاستثنی 3824

⑦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَأَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا خَيْرٌ مِنْ اَحْلِفَ بِغَيْرِ صَادِقًا)) ❶

''میں غیر اللہ کے نام پر سچی قسم اٹھانے سے بہتر سمجھتا ہوں کہ اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالوں۔''

⑧ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ : بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى ، فَلْيَقُلْ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ مَنْ قَالَ :تَعَالَ اُقَامِرْكَ،فَلْيَتَصَدَّقْ)) ❷

''تم میں سے جس نے لات اور عزیٰ کی قسم اٹھائی (لات کی قسم اور عزیٰ کی قسم) تو اسے (دوبارہ) کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھنا چاہیے اور جو شخص اپنے کسی ساتھی سے کہے، آؤ جوا کھیلیں، تو اسے چاہیے کہ وہ کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔''

⑨ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا ، فَهُوَ كَمَا قَالَ)) ❸

''جس نے دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ اسی طرح ہی جھوٹا اور بے دین ہے۔''

وضاحت: یعنی اگر وہ اس غیر مذہب کی تعظیم کی نیت رکھتا ہے تو کافر ہے اور اگر وہ اس دوسرے دین میں داخل ہونے کی نیت رکھتا ہے پھر بھی کافر ہے کیونکہ کفر کا ارادہ بھی کفر ہے اور اگر ان امور سے الگ ہو جانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کافر نہیں لیکن ایسا کہنا بھی حرام ہے۔ (فتح الباری جز 11 صفحہ 539)

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ!

❶ بخاری ، کتاب الادب ، باب من لم یرا کفار من قال ذلک متاولا او جاھلا 6107

❷ بخاری ، کتاب الایمان والنذور ، باب لا یحلف باللات والعزی ولا بالطواغیت

❸ بخاری ، کتاب الادب ، باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال 6105

- نبی، کعبۃ اللہ، امانت، ذمہ داری، بیٹا، والدین، شرافت، بزرگ، اولیاء اور ان کے علاوہ دوسری مخلوقات میں سے کسی کی بھی قسم اٹھانا حرام اور شرکِ اصغر ہے۔ کیونکہ ایسے شخص نے غیر اللہ کی قسم اٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسروں کو اس کی تعظیم میں شریک بنا دیا ہے۔ یہ فعل کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ایسے فعل کو چھوڑنا، اس سے توبہ کرنا اور اس کے مرتکب کو اس گناہ سے روکنا بہت ضروری ہے۔ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے نام پر قسم اٹھانا شرکِ اکبر بھی بن جاتا ہے۔ وہ اس وقت کہ جب قسم اٹھانے والا کسی ولی کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ وہ پوشیدہ طور پر تصرف فی الامور (یعنی نفع اور نقصان پہنچانے) کی قدرت رکھتا ہے۔ اگر میں نے اس کے نام پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ مجھ سے بدلہ لے گا۔ کیونکہ ایسے شخص نے ولی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ انتقام، دکھ، تکلیف اور تصرف فی الامور میں شریک کر دیا ہے۔
- غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرعی قسم نہیں اور جس کام کے لئے یہ قسم اٹھائی جائے گی اس کا پورا کرنا لازم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کا کفارہ ہوگا۔

③ جس شخص نے قسم اٹھائی کہ میں قطع رحمی کروں گا یا (اللہ اور اس کے رسول کی) نافرمانی کروں گا، تو اسے چاہیے کہ وہ ایسے نہ کرے۔ اپنی قسم واپس لے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔

قسم کا کفارہ فرمان الٰہی میں یہ بتایا گیا ہے:

﴿لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (89:5)

''تم لوگ جو سوچے سمجھے بغیر قسمیں کھا لیتے ہو ان پر اللہ گرفت نہیں کرتا' ان قسموں پر وہ ضرور تم سے مواخذہ کرے گا جو تم پختہ اٹھاتے ہو (ایسی قسمیں توڑنے کی صورت میں کفارہ یہ ہے کہ) دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلاؤ جو تم گھر میں اپنے بال بچوں کو کھلاتے ہو یا انہیں کپڑے پہناؤ یا ایک غلام آزاد کرو اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین دن کے روزے رکھے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جبکہ تم قسم کھا کر توڑ دو۔ اپنی قسموں کی حفاظت کیا کرو۔ اس طرح اللہ اپنے احکام تمہارے لیے واضح کرتا ہے شاید تم شکر ادا کرو۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 89)

④ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ))

''دین اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے۔''

امام نووی رحمہ اللہ اس کی وضاحت میں اپنی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ درحقیقت اس حدیث میں جھوٹی قسم اٹھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کی قسم اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ اگر اس نے یہ اور یہ کام کیا تو وہ یہودی یا عیسائی ہو جائے گا[1] اگر اس نے ایسی قسم اٹھالی ہو تو اس کا شمار انہی میں سے ہوگا۔

[1] تفصیل شرح مسلم النووی میں ملاحظہ کیجئے۔

لَا تَحْتَجَّ بِالْقَدْرِ

تقدیر کو برا بھلا نہ کہو

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ اعتقاد رکھے کہ ہر اچھی ' بری تقدیر اللہ تعالیٰ کے علم اور ارادے کے مطابق ہوتی ہے لیکن نیک اور برے فعل کو سرانجام دینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

نیک کام کرنا اور برے کاموں سے رکنا انسان پر واجب ہے۔ یہ کسی طرح بھی جائز نہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا رہے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں ایسے اور یہی لکھا تھا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے رسول بھیجے اور ان پر کتابیں اتاریں تاکہ وہ سعادت اور شقاوت کا راستہ واضح کردیں۔ اس نے انسانوں کو فہم وشعور کے ساتھ (دوسرے تمام حیوانوں پر) فضیلت بخشی ہے اور اس کو گمراہی اور ہدایت دونوں کی پہچان کروادی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَّ إِمَّا كَفُوْرًا ﴾ (3:76)

''ہم نے اسے (انسان کو) راستہ دکھا دیا' خواہ شکر کرنے والا بن جائے خواہ کفر کرنے والا بنے۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 3)

لٰہذا جب انسان شراب نوشی کرتا ہے اور نماز ترک کردیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے

اوامر اور نواہی کی مخالفت کرنے کی وجہ سے سزا کا مستحق قرار پاتا ہے لہٰذا اُسے گندے فعل پر پشیمانی اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہوئے تقدیر کے معاملے میں کٹ حجتی نہیں کرنی چاہیے خصوصاً کسی مصیبت، آزمائش کے وقت تقدیر کو برا بھلا اس لئے بھی نہیں کہنا چاہیے کہ وہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کی مرضی سے آتی ہے۔

فرمان الٰہی ہے:

﴿ مَا اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ ﴾(22:57)

”کوئی مصیبت نہیں آتی دنیا میں اور نہ ہی تمہاری جانوں پر مگر اس سے پہلے کہ ہم اس کو پیدا کریں وہ ایک خاص کتاب میں لکھی ہوئی ہے یہ کام اللہ تعالیٰ پر بالکل آسان ہے۔“ (سورہ حدید، آیت نمبر 22)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک تنکا تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کو کرید رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اونچا کیا اور فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانہ لکھ دیا گیا ہے، خواہ جنت میں ہے یا جہنم میں۔“ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک نے عرض کیا ”ہم اس بات پر بھروسہ نہ کرلیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نہیں، بلکہ عمل کرو، ہر ایک کو عمل کے لئے آسانی فراہم کی جاتی ہے۔“ (بخاری، کتاب القدر)

نماز کی فضیلت
اور اُس کے چھوڑنے پر سخت وعید

① اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝﴾ (70:34-35)

''اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یہ لوگ عزت کے ساتھ جنت کے باغوں میں رہیں گے۔'' (سورہ معارج، آیت نمبر 34-35)

② دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾ (29:45)

''اور نماز قائم کرو یقیناً نماز فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔'' (سورہ عنکبوت، آیت نمبر 45)

③ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝﴾ (107:4-5)

''تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔'' (سورہ

ماعون، آیت نمبر 4-5)

④ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ○﴾ (23:1-2)

''ایمان لانے والے یقیناً فلاح پائیں گے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اختیار کرتے ہیں۔'' (سورہ مومنون، آیت نمبر 1-2)

⑤ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ○﴾ (19:59)

''پھر ان کے بعد وہ ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جنھوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور خواہشات نفس کی پیروی کی' پس قریب ہے کہ وہ گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر 59)

⑥ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا

((اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ ؟ قَالُوْا : لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا)) [1]

''اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازے کے آگے سے نہر گزرتی ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے جسم پر کچھ میل باقی رہے گی؟'' صحابہ

[1] مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب المشي الى الصلاة تمحى به الخطايا و ترفع به الدرجات

کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''نہیں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی ادائیگی سے خطائیں مٹاتا رہتا ہے۔''

⑦ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

((اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ))[1]

''ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان صرف نماز کا ہی فرق ہے لہٰذا جس شخص نے نماز ترک کر دی اس نے کفر کیا۔'' (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

⑧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

((بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ))[2]

''مسلمان آدمی اور کفر و شرک کے درمیان حد فاصل صرف نماز ہی ہے۔''

⑨ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ))[3]

''اندھیرے میں مسجدوں کو جانے والوں کو قیامت کے دن نور (کامل روشنی) کی خوشخبری دے دو۔''

[1] مسند احمد، كتاب باقي مسند الانصار ، باب حديث بريدة الاسلمي
[2] مسلم ، كتاب الايمان ، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترد الصلاة
[3] ابو داؤد، كتاب الصلاة ، باب ماجاء في المشي الى الصلاة في الظلم

تَعَلُّمُ الْوُضُوْءِ وَالصَّلٰوۃِ

وضو اور نماز کا طریقہ

وضـــوء : قمیض کے بازو کہنیوں تک اوپر کرلیں اور پھر

﴿ بِسْمِ اللّٰہِ ﴾ پڑھیں

"اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔"

① اپنے دونوں ہاتھ دھوئیں، کلی کریں اور ناک میں پانی ڈالیں۔ (تین تین بار)

② پھر چہرہ دھوئیں، پہلے دایاں اور پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئیں۔ (تین تین بار)

③ کانوں سمیت سارے سر کا مسح کریں۔ ●

④ پہلے دایاں پھر بایاں پاؤں ٹخنوں تک دھوئیں۔ (تین تین بار)

تیمم :

اگر پانی استعمال کرنے میں عذر ہو یا پانی نہ ملے تو اس صورت میں اپنی ہتھیلیوں اور چہرے پر مٹی سے مسح (تیمم) کرلیں۔

نماز :

● وضاحت : مسح کا طریقہ : اپنے دونوں ہاتھ پانی سے گیلے کرکے پیشانی کے شروع سے مسح کی ابتداء کرکے سر کے آخری حصے، گدی تک لے جائیں اور پھر وہیں سے واپس پیشانی تک لے آئیں۔ گردن کا مسح سنت سے ثابت نہیں اور نہ ہی گردن سر کا حصہ ہے۔

کانوں کا مسح : شہادت کی دونوں انگلیوں کو کانوں کے اندر ڈالیں اور دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے باہر پھیریں۔

صبح کی نماز دو رکعت فرض ہے (یاد رکھیں! نیت صرف دل سے ہوتی ہے)

① قبلہ کی جانب رُخ کر کے کھڑے ہو کر کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہیں۔

''اللہ بہت بڑا ہے۔''

② پھر اپنے سینے پر دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر رکھ کر یہ دعا:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ)) پڑھیں۔●

''اے میرے اللہ! تو اپنی حمد وثناء اور تعریفات کے ساتھ پاک ہے' تیرا نام بابرکت اور تیری بزرگی بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں۔''

(اس کے علاوہ یہ دعا بھی احادیث میں مذکور ہے●)

پہلی رکعت:

قیام: پہلی دعا پڑھنے کے بعد

''تعوذ''

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ ﴾ پڑھیں●

''میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔''

''تسمیہ''

● مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجۃ من قال لا یجهر

● دعا یہ ہے: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالْبَرَدِ))

● ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول عند افتتاح الصلاۃ

پھر ﴿ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○﴾ پڑھیں [1]

”شروع اللہ کے نام سے جو مہربان اور رحمٰن کرنے والا ہے۔“[2]

پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں:

﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ○ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ○ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ○ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ○﴾[3] (آمین)

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جو سب جہانوں کا رب ہے، رحمٰن اور رحیم ہے قیامت کے دن کا مالک ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا نہ ان کی جن پر تو نے غصہ کیا اور نہ گمراہوں کی راہ۔“ (آمین)

سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ساتھ ملائیں۔

﴿بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○﴾

﴿ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ○ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○﴾[4]

---

[1] ترمذی، باب الصلاۃ، باب ماجاء فی ترک الجهر بسم اللہ.....

[2] سری اور جہری دونوں نمازوں میں سورہ فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنا امام اور مقتدی دونوں پر واجب ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (مسلم)

[3] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءة الفاتحة فی کل رکعة

[4] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب حجة من قال البسملة آية من اول كل سورة سوى براءة

''شروع اللہ کے نام سے جو مہربان اور رحم کرنے والا ہے، کہہ دیجئے وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کی برابری کرنے والا ہے۔''

یا اس کے علاوہ کوئی اور سورت پڑھیں۔

''رکوع''

① جس طرح نماز شروع کرتے وقت دونوں ہاتھ اٹھائے تھے اسی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہہ کر اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں کے اوپر رکھ کر رکوع کریں اور دوران رکوع یہ تسبیح پڑھیں۔

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) [1]

''میرا رب پاک ہے عظمت والا۔'' (کم از کم تین بار) [2]

''قومہ''

② پھر رکوع سے سر اٹھا کر رفع الیدین کرتے ہوئے بالکل سیدھے کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھیں۔

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) [3]

''جس نے اللہ کی تعریف کی اللہ تعالیٰ نے اس کی تعریف کو سن لیا اے اللہ! ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں بہت زیادہ تعریفیں، پاکیزہ اور بابرکت۔''

---

[1] ترمذی، باب الصلاۃ، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود

[2] تین بار ادنیٰ درجہ ہے، جبکہ 7 بار بھی حدیث میں آیا ہے۔

[3] بخاری، کتاب الاذان، باب

"پہلا سجدہ"

③ پھر اللہ اکبر کہہ کر اپنی دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے، ماتھا، ناک اور دونوں پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ کر کے زمین پر مذکورہ تمام اعضاء اچھی طرح لگا کر سجدہ کریں اور سجدہ میں ●

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی)) ● پڑھیں۔

"میرا رب پاک ہے، بڑا بلند۔" (کم از کم تین بار)

"جلسہ"

④ پھر سجدے سے اپنا سر اٹھائیں، اللہ اکبر کہہ کر اور اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے ہوئے مطمئن ہو کر دوزانو بیٹھ جائیں اور یہ دعا پڑھیں۔

((رَبِّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ)) ●

"اے میرے رب مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما مجھے ہدایت دے مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عنایت فرما۔"

"دوسرا سجدہ"

⑤ پھر اللہ اکبر کہہ کر پہلے کی طرح دوسرا سجدہ کریں اور تین بار

● ① مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعضاء السجود والنہی عن......

② سجدہ سات ہڈیوں پر کرنے کا حکم ہے۔ دو ہتھیلیاں، دو گھٹنے، دو پاؤں اور ناک پیشانی سمیت، دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر زمین پر لگے ہوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملی ہوں، پاؤں کی دونوں ایڑیاں باہم ملی ہوں اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، سینہ، پیٹ اور رانیں زمین سے اونچی ہوں، کہنیاں پہلوؤں سے الگ اور کشادہ ہوں۔ اس طریقہ نماز میں مرد و عورت سب یکساں شامل ہیں۔

● ترمذی، باب الصلاۃ، باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود

● ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الدعاء بین السجدتین

((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى)) پڑھیں۔

"جلسہ استراحت"

⑥ دوسرا سجدہ کرنے کے فوراً بعد کھڑے نہ ہوں بلکہ آرام سے بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ اسے جلسہ استراحت کہتے ہیں، جو کہ سنت ہے۔ ●

دوسری رکعت:

① اب اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو کر دوسری رکعت مکمل کریں۔

"پہلا تشہد یا قعدہ اولیٰ"

② دوسری رکعت کے بعد دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لئے (جلسہ استراحت کی طرح) بیٹھ جائیں۔ پہلے اور دوسرے تشہد میں بیٹھتے ہی اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے شہادت کی انگلی کے ساتھ والی اور انگوٹھے کی انگلی کو ملا کر گول حلقہ بنالیں اور شہادت کی انگلی اٹھائیں اور اسے حرکت دیتے ہوئے تشہد میں یہ دعا

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)) ● پڑھیں۔

"ہر قسم کی زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اے اللہ کے نبی! تجھ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک

● ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الاقعاء بین السجدتین

● بخاری، کتاب الاذان، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد و لیس بواجب ......

بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔"

وضاحت : دو رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھنے کو "پہلا تشہد" یا "قعدہ اولیٰ" اور تین یا چار رکعت پڑھنے کے بعد دوسری مرتبہ التحیات اور درود شریف پڑھنے کو "آخری تشہد" یا "قعدہ ثانیہ" کہتے ہیں۔

"آخری تشہد یا قعدہ ثانیہ"

اس کے بعد پہلے کی طرح ہی تیسری اور چوتھی رکعت پوری کرنے کے بعد آخری تشہد میں التحیات کے بعد درود شریف اور دی گئی دعا پڑھیں۔ اگر دو رکعت والی نماز ہوگی تو اس میں ایک ہی تشہد ہوگا اور وہی آخری تشہد ہوگا۔

"درود شریف"

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ))❶

"اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائیں۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور اُن کی آل پر برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرمائیں۔ بے شک تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے۔"

"دعائیں"

❶ نسائی، کتاب السھو، باب کیف الصلاۃ علی النبی ﷺ

③ ((اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ)) ❶

"اے اللہ! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے زندگی موت اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری و مسلم)

یا اس کے علاوہ دوسری دعائیں جو احادیث میں وارد ہیں، پڑھنے کے بعد پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف منہ پھیر کر

④ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ کہیں۔

"تم پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو۔"

سلام کے بعد آپ نماز سے فارغ ہو جائیں گے۔

نمازوں کی تعدادِ رکعات کا نقشہ

نام نماز	پہلی سنتیں	فرض	بعد کی سنتیں
فجر	2	2	X
ظہر	2+2	4	2
عصر	2+2	4	X
مغرب	2	3	2
عشاء	2	4	2، 3 وتر
جمعۃ المبارک	2 تحیۃ المسجد	2	گھر جا کر 2 یا مسجد میں 2+2

تمام نمازوں کی رکعات کی یہ تعداد کم سے کم ہے۔ اگر کوئی شخص دوران خطبہ مسجد میں جمعہ کے لئے آئے تو وہ بھی دو رکعت پڑھ کر بیٹھے۔

❁❁❁

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه في الصلاة

مِنْ أَحْكَامِ الصَّلَاةِ

احکام نماز

① جو سنتیں فرض نماز سے پہلے ادا کی جاتی ہیں انہیں پہلی اور جو بعد میں ادا کی جائیں انہیں بعد والی سنتیں کہتے ہیں۔

② بڑے پر وقار انداز میں کھڑے ہو کر اپنی نظر مقام سجدہ پر جمائے رکھیں۔ ادھر اُدھر ہرگز نہ دیکھیں۔

③ جس نماز میں امام اونچی آواز سے قرأت کر رہا ہو اس میں مقتدی صرف سورۃ فاتحہ پڑھیں لیکن جس نماز میں امام اونچی آواز میں قرأت نہ کر رہا ہو اس میں مقتدی سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ ساتھ ملا لیں۔ ●

④ دو رکعت نماز جمعہ فرض ہے لیکن صرف مسجد میں ہی خطبہ کے بعد جائز ہے اس کے علاوہ جائز نہیں ہے۔ ●

⑤ مغرب کی نماز تین رکعت ہے۔ صبح کی نماز کی طرح دو رکعتیں ادا کریں اور التحیات پڑھنے کے بعد سلام نہ پھیریں بلکہ تیسری رکعت ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کر کے تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھیں اور پھر باقی نماز پوری کر لیں۔

⑥ ظہر، عصر اور عشاء کی نماز تمام چار چار رکعت ہیں جیسے مغرب کی نماز ادا کی ویسے

● لیکن سورۃ فاتحہ ہر حالت میں پڑھنا ہوگی اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ : "جس شخص نے سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں۔" (بخاری)

● نماز جمعہ کے بعد پوری نماز ظہر ادا کرنا درست نہیں۔ اگر کوئی جمعہ نہ پڑھ سکے تو پھر وہ ظہر کی نماز پوری ہی پڑھے گا

ہی پہ ادا کریں۔ ان میں جب تیسری اور چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوں تو قیام میں صرف سورت فاتحہ ہی پڑھیں اور تشہد مکمل کرنے کے بعد دائیں بائیں سلام پھیر لیں۔

⑦ نماز وتر تین رکعت ہے، دو رکعات پڑھ کر سلام پھیر لیں پھر صرف ایک رکعت الگ پڑھیں۔ اس ایک رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ دعا کا پڑھنا افضل ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ ● نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ)) ●

"اے اللہ مجھے ہدایت دے اور مجھے ان (لوگوں) میں شامل کردے جن کو تو نے ہدایت دی اور مجھے عافیت والوں میں شامل فرما جن کو تو نے عافیت بخشی اور میرا کارساز بن کر ان میں شامل کر جن کی تو نے کارسازی کی اور جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما اور اس برائی سے مجھے بچا جس کا تو فیصلہ کر چکا ہے اس لئے کہ تو فیصلہ کرنے والا ہے تیرے فیصلے کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا اے ہمارے رب تو برکت والا اور بہت بلند ہے ہم تجھ سے بخشش چاہتے اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو نبی پر۔"

● ابوداؤد، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر
● [illegible] ۱۰۰ [illegible]

⑧ جب امام کے پیچھے کھڑے ہوں ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ کہنے میں تھوڑا سا وقفہ کر کے تکبیر کہیں اور امام کے ساتھ مل جائیں اگر آپ امام کے ساتھ رکعت میں شامل ہو جائیں اور سورۃ فاتحہ مکمل کر لیں تو رکعت مکمل ہوگی ورنہ رکعت شمار نہ کریں۔

⑨ اگر امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ایک یا زیادہ رکعت رہ گئی ہو تو امام کے ساتھ سلام نہ پھریں بلکہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی نماز پوری کر لیں۔

⑩ جلدی جلدی نماز پڑھنے سے بچنا چاہیے۔ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو نماز جلدی جلدی پڑھ رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ عَلِّمْنِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ' ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا)) ❶

''واپس لوٹ اور دوبارہ نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین بار نمار پڑھی اور آپ ﷺ یہی فرماتے رہے: واپس لوٹ جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، تیسری مرتبہ اس آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آپ بتائیں کہ میں نماز کیسے پڑھوں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اطمینان سے رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا اور اطمینان سے کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدے سے سر اٹھا حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔'' (بخاری و مسلم)

❶ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اثبات التکبیر فی کل خفض و رفع فی الصلاۃ

⑪ نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب رکن رہ جائے مثلاً پہلا قعدہ یا رکعتوں کی تعداد میں شک ہو جائے تو کم رکعتوں پر یقین کر کے نماز پوری کرے اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کر لے ان دو سجدوں کو ''سجدہ سہو'' کہتے ہیں۔

⑫ نماز میں کثرت سے حرکات کرنا خشوع کے منافی ہے۔ بغیر وجہ اور مجبوری کے ایسی زائد حرکات نماز باطل ہونے کا باعث بن سکتی ہیں۔

⑬ نماز عشاء کا وقت آدھی رات یعنی 12 بجے تک رہتا ہے جبکہ وتر طلوع فجر تک پڑھے جاسکتے ہیں۔

⑭ جماعت کے ساتھ ایک رکعت بھی پالینے سے پوری نماز باجماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

⑮ جماعت کھڑی ہو تو بعد میں آنے والے نمازی کو اس میں بھاگ کر شامل نہیں ہونا چاہیے بلکہ پورے اطمینان اور وقار سے چل کر شریک ہونا چاہیے۔ (بخاری و مسلم)

⑯ فرض نماز کھڑی ہو جائے تو بعد میں آنے والے نمازی کو علیحدہ نفل، سنت یا فرض نماز شروع نہیں کرنی چاہیے، خواہ پہلی رکعت ملنے کا یقین ہی کیوں نہ ہو۔ (مسلم)

مِنْ اَحَادِیْثِ الصَّلٰوۃِ

نماز کے متعلق احادیث

① ((صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ)) ❶

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔'' (بخاری)

② ((اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ)) ❷

''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کر لے۔'' ❸

③ ((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)) ❹

''قبروں پر (مجاور بن کر) نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرو۔''

④ ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلَاةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَة)) ❺

''جب فرض نماز باجماعت کھڑی ہو تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

⑤ ((اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَكُفَّ ثَوْبًا)) ❻

''میں حکم دیا گیا ہوں کہ (نماز میں) کپڑا نہ سمیٹوں۔''

---

❶ بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعة والاقامة کذلک
❷ بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس
❸ ان دونوں رکعتوں کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں۔
❹ مسلم، کتاب الجنائز، باب نهی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیه
❺ مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها، باب کراهة الشروع فی نافلة بعد شروع المؤذن فی اقامة الصلاۃ
❻ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب اعضاء السجود والنهی عن کف الشعر

اسی لئے امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا:

"اَلنَّهْیُ عَنِ الصَّلاةِ وَ كُمَّهُ مَشْمِرٌ اَوْ ثَوْبَهُ"

"آستینوں کے بازو اوپر کر کے نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔" (اس کا ذکر شرح نووی میں ہے)

((اَقِيمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا)) ●

"سیدھے کھڑے ہوں اور اپنی صفیں سیدھی رکھیں۔"

ایک دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

⑥ ((وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَ قَدَمَهُ بِقَدَمِهِ)) ●

"ہم میں سے ہر کوئی اپنے دوسرے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے اپنا پاؤں ملا لیتا۔"

⑦ ((اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا)) ●

"جب نماز جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ آئیں بلکہ اطمینان کے ساتھ چل کر آئیں اور جتنی رکعت مل جائیں وہ پڑھ لیں اور جو فوت ہو جائے وہ بعد میں پڑھ لیں۔"

⑧ ((اِرْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا)) ●

"رکوع کرو حتیٰ کہ تم اطمینان سے رکوع کر لیں پھر رکوع سے سر اٹھائیں اور سیدھے کھڑے ہو جائیں پھر سجدہ میں جائیں اور اطمینان سے سجدہ ادا کریں۔"

● بخاری، کتاب الاذان، باب اقبال الامام علی الناس عند تسویۃ الصفوف

● بخاری، کتاب الاذان، باب الزاق المنکب بالمنکب والقدم بالقدم فی الصف

● مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب اتیان الصلاۃ بوقار و سکینۃ والنہی

● بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القراۃ للامام والماموم فی الصلوات کلها فی الحضر.....

⑨ ((اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ))❶

''سجدہ کرتے وقت ہتھیلیاں زمین پر رکھ دیں اور کہنیاں اوپر اٹھالیں۔''

⑩ ((اِنِّي اَمَامُكُمْ فَلاَ تَسْبِقُوْنِي بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ))❷

''میں تمہارا امام ہوں لہٰذا تم رکوع وسجود میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ۔''

⑪ ((اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلاَ يَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ وَ لاَ تَرْفَعُوْا حَتّٰى يَرْفَعُ))❸

''امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی مکمل پیروی کی جائی جب تک وہ رکوع میں نہ جائے تم بھی رکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اٹھے تم بھی نہ اٹھو۔''

⑫ ((اَوَّلُ مَا يُحَاسِبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَاِنْ صَلُحَتْ صَلُحَ لَهٗ سَائِرُ عَمَلِهٖ وَاِنْ فَسَدَتْ فَسَدَ سَائِرُ عَمَلِهٖ))❹

''قیامت کے روز سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب ہوگا اگر یہ درست ہوئی تو باقی تمام اعمال درست ہوں گے اگر نماز ہی صحیح نہ ہوئی تو باقی تمام عمل برباد ہوجائیں گے۔''

(شیخ البانی اور بعض دوسروں نے اس حدیث کو اس کے شواہد کی بنا پر صحیح قرار دیا ہے)

---

❶ مسلم، كتاب الصلاة، باب الاعتدال في السجود ووضع الكفيه في الارض و رفع......

❷ مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الامام بالركوع او بالسجود و نحوهما

❸ بخاري، كتاب الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به

❹ طبراني في المعجم الاوسط؛ ج 2، ص 290رقم الحديث 12859

وُجُوبِ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ

جمعہ اور نماز جمعہ باجماعت ادا کرنا واجب ہے

مردوں پر مندرجہ ذیل دلائل کی بنا پر نماز باجماعت اور نماز جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔

① فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (62:9)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔'' (سورہ جمعہ، آیت نمبر 9)

② رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ)) ●

''جو صرف سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے تین جمعے مسلسل چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔'' (یہ حدیث صحیح ہے)

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا''

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ)) ●

● مسند احمد، کتاب مسند المکیین، باب حدیث ابی الجعد الضمری 1495

● بخاری، کتاب الخصومات، باب اخراج اهل المعاصی والخصوم من البیوت......

"میرا دل چاہتا ہے کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے والوں کو حکم دوں وہ میرے لئے لکڑیاں اکٹھی کریں پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو بغیر کسی شرعی عذر کے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں۔"

④ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ، فَلَمْ يَأْتِهِ فَلاَ صَلاَةَ لَهُ إِلاَّ مِنْ عُذْرٍ))❶

"جو اذان سننے کے بعد (مسجد میں) نہیں آتا اور اسے کوئی شرعی عذر نہیں تو اس کی نماز نہیں۔"

⑤ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ أَعْمٰى ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ إِلَى الْمَسْجِدِ ، فَسَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ ، فَقَالَ :((هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ)) (بِالصَّلاَةِ)؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ : ((فَأَجِبْ))❷

"رسول اکرم ﷺ کے پاس ایک نابینا آدمی نے آ کر درخواست کی "یا رسول اللہ ﷺ! مجھے (مسجد میں نماز ادا کرنے کی) رخصت چاہئے کیونکہ مجھے مسجد تک پہنچانے کے لیے کوئی نہیں ہے۔" تو آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا "کیا تجھے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟" اس نے عرض کیا "ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر نماز کے لئے مسجد میں آیا کرو۔"

⑥ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادِيْ بِهِنَّ ، فَإِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ

❶ ابن ماجه، كتاب المساجد و الجماعات ، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة

❷ كتاب المساجد و مواضع الصلاة ، باب يجب اتيان المسجد على من سمع النداء

الْهُدٰی ، وَ اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰی وَ لَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَ لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَ مَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ ، وَ لَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ❶

''جس کو یہ پسند ہے کہ وہ کل قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو اسے چاہئے کہ وہ پانچوں نمازوں کو باجماعت ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے رشد و ہدایت کے راستے مقرر کر دیئے ہیں اور باجماعت نماز ادا کرنا انہی راستوں میں سے ایک ہے اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو گے جس طرح باجماعت نمازوں سے پیچھے رہنے والے اکثر لوگ پڑھتے ہیں تو تم اپنے نبی ﷺ کی سنت چھوڑ دو گے اور سنت چھوڑ دینے کی وجہ سے یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ ہم نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ (باجماعت نماز سے) پیچھے وہ منافق ہی رہتا ہے جس کے نفاق میں کوئی شک نہ ہو اور مسلمانوں میں وہ شخص بھی ہیں جنہیں (بحالت بیماری) آدمیوں کے کندھوں پر سہارا دے کر مسجد میں پہنچا کر نماز کے لئے صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔''

❶ مسلم ، كتب المساجد ومواضع الصلاة ، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى

فضل صلاۃ الجمعۃ و الجماعۃ

با جماعت نماز اور جمعہ ادا کرنے کی فضیلت

① رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ مِنْ خُطْبَتِهٖ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى ، وَ فَضْلُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ، وَ مَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا))●

"جو آدمی غسل کر کے جمعہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوا اور جس قدر ممکن ہو نماز نفل پڑھے۔ پھر امام کے خطبے سے فارغ ہونے تک بالکل خاموش رہ کر امام کے ساتھ نماز جمعہ پڑھے تو اس آدمی کے نہ صرف اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بلکہ مزید تین دن کے بھی۔ لیکن جو شخص خطبہ میں کنکریوں سے مشغول ہوا تو اس نے لغو کام کیا۔"

② رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ، ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً ، مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا اَقْرَنَ ، وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ، مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ ، فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً ، فَاِذَا خَرَجَ

● کتاب الجمعة ، باب فضل من استمع و انصت في الخطبة

الْإِمَامَ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)) ❶

''جس آدمی نے جمعہ کے روز غسل جنابت کیا پھر مسجد میں آیا تو گویا اس نے اونٹ کی قربانی کی۔ جو شخص اس کے بعد آیا گویا اس نے گائے کی قربانی کی جو اس کے بعد آیا گویا اس نے ایک مینڈھا قربان کیا جو اس کے بعد آیا گویا اس نے مرغی قربان کی اور جو اس کے بعد آیا گویا اس نے ایک انڈے کی قربانی کی اور جب امام خطبہ کے لئے آجاتا ہے تو ثواب لکھنے والے فرشتے (دفتر لپیٹ کر) خطبہ سننے کے لیے بیٹھ جاتے ہیں۔''

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ، فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ)) ❷

''جس شخص نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا اس نے آدھی رات کا قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی باجماعت پڑھی گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔''

④ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ بِضْعًا وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً، وَ ذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ، فَلَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ

❶ مسلم، کتاب الجمعة، باب الطیب والسواک یوم الجمعة

❷ مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة العشاء والصبح في الجماعة

تَحْبِسُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَادَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ ، يَقُوْلُوْنَ : اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ))❶

”آدمی کا باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجے ثواب میں زیادہ ہے۔اسی طرح جب کوئی آدمی وضو کر کے نماز کے لئے مسجد میں آتا ہے تو مسجد تک ہر ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے نیز ہر قدم کے بدلے اس کا ایک گناہ بھی معاف کر دیا جاتا ہے اور جتنا وقت نماز کے لئے مسجد میں گذارتا ہے وہ سارا وقت نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔نماز سے فارغ ہو کر جب تک اس جگہ بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لیے یہ دعا کرتے رہتے ہیں۔اے اللہ!اس پر رحم فرما اے اللہ!اسے بخش دے اے اللہ!اس کی توبہ قبول فرما بشرطیکہ وہ مسجد میں باوضو ہو اور کسی کو تکلیف نہ دے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”پانچوں نمازیں باقاعدگی سے باجماعت ادا کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔“(ابن ماجہ)❷

---

❶ مسلم ، كتاب المساجد ومواضع الصلاة ، باب فضل الصلاة المكتوبة في جماعة و فضل انتظار الصلاة و كثرة الخطا الى المساجد و فضل المشي اليها

❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، رقم الحديث 358

كَيْفَ اُصَلِّي الْجُمُعَةِ مَعَ آدَابِهَا

مکمل آداب کے ساتھ جمعہ پڑھنے کی کیفیت

① جمعہ کے روز (صبح سویرے) غسل کرے، ناخن اتار کر اور وضو کرنے کے بعد خوشبو لگا کر اچھا لباس پہننا۔

② کچا لہسن اور پیاز نہ کھانا، سگریٹ اور حقہ نہ پینا، کسی منجن یا مسواک کے ساتھ اپنے دانت خوب صاف کرنا۔

③ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھنا اگرچہ امام خطبہ ہی کیوں نہ دے رہا ہو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا)) [1]

"جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھنے کے لئے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ ہلکی ہلکی دو رکعتیں ادا کرلے۔"

④ امام کا خطبہ سننے کے لئے خاموشی سے بیٹھنا اور کسی سے بات چیت نہ کرنا۔

⑤ جمعہ کی دو رکعت فرض نماز امام کی پیروی میں ادا کرنا۔

⑥ جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت سنتیں (مسجد میں) ادا کرنا یا پھر گھر جا کر دو رکعت پڑھنا اور افضل یہی ہے۔

[1] بخاری، کتاب الجمعة، باب ماجاء فی التطوع مثنی و مثنی

⑦ جمعہ کے روز رسول اکرم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا۔

⑧ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ)) ❶

"جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔"

⑨ جمعہ کے روز دعا بہت زیادہ کرنا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔

((إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ)) ❷

"یقیناً جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جس میں مسلمان کی دعا رد نہیں کی جاتی وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے اسے عطا فرماتے ہیں۔"

⑩ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ)) ❸

"لمبے قیام والی نماز اور مختصر خطبہ امام کے عقلمند ہونے کی دلیل ہے، لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر دو۔"

❶ صحیح جامع الصغیر، للألبانی، الجزء الأول، رقم الحدیث 1219
❷ بخاری، کتاب الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة
❸ مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاة والجمعة

صَلاۃُ الخُسُوفِ وَالکُسُوفِ

چاند یا سورج گرہن کی نماز

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنَادِیًا ((اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ)) فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِی رَکْعَتَیْنِ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ))❶

''رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اکرم ﷺ نے اعلان کرنے والے ایک آدمی کو بھیجا (جو ان الفاظ کے ساتھ) اعلان کرتا تھا ((اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ)) پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی جس میں دو رکعت میں چار رکوع اور چار ہی سجدے کیے۔''

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

((کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَکَعَ، فَأَطَالَ الرُّکُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِیَ دُوْنَ قِرَاءَتِهِ فِی الْأُوْلٰی، ثُمَّ رَکَعَ فَأَطَالَ الرُّکُوْعَ دُوْنَ رُکُوْعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ

❶ بخاری، کتاب الکسوف، باب الجهر بالقراءة فی الکسوف

ذٰلِکَ❶ فَسَلَّمَ ، وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ یَکْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَ لاَ لِحَیَاتِهٖ وَ لٰکِنَّهُمَا آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ یُرِیْهِمَا عِبَادَهٗ ، فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذٰلِکَ فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلاَةِ ...... وَ فِیْ رِوَایَةٍ : فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذٰلِکَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ وَ کَبِّرُوْا وَ صَلُّوْا وَ تَصَدَّقُوْا ، ثُمَّ قَالَ : یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ اِنْ یَزْنِیْ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُهٗ ، یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا)) ❷

” نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن لگ گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں بہت لمبی قرأت کی اور بہت لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبی قرأت کی ۔ یہ پہلی قرأت کی نسبت کچھ کم تھی ۔ پھر آپ ﷺ نے کافی لمبا رکوع کیا ۔ لیکن یہ رکوع بھی پہلے رکوع کی نسبت کچھ چھوٹا تھا ۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور دو سجدے کئے ۔ پھر قیام فرمایا اور پہلی رکعت کی طرح ہی دوسری رکعت مکمل فرمائی ۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور اتنے میں سورج گرہن ختم ہو چکا تھا ۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا ” یقیناً سورج اور چاند دونوں کو کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے پر گرہن نہیں لگتا ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں جو وہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے لہٰذا جب تم یہ دیکھو تو گھبراہٹ کے عالم میں فوراً

❶ بخاری ، کتاب الکسوف ، باب لا تنکسف الشمس لموت احد و لا لحیاته
❷ بخاری ، باب الصدقة فی الکسوف

نماز کی طرف آؤ۔" ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا)) "جب تم یہ دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگو، اس کی بڑھائی بیان کرو، نماز ادا کرو اور صدقہ و خیرات کیا کرو۔" پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے امت محمد ﷺ! یاد رکھو! اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی شخص غیرت مند نہیں کہ اس کا بندہ یا اس کی لونڈی زنا کرتی پھرے یہ اسے ہرگز پسند نہیں۔" "اے امت محمد ﷺ! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو پھر تھوڑا ہنسو اور زیادہ رویا کرو۔"

((عَنْ اَسْمَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ قَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ)) [1]

"حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ گرہن کی نماز سے فارغ ہوئے تو سورج صاف ہو چکا تھا پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور (خطبہ کی ابتداء) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے کی، جو اس کے لائق ہے۔

⊙⊙⊙

[1] بخاری، باب الخسوف والکسوف

كَيْفَ تُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ

نمازِ جنازہ کیسے پڑھی جائے؟

نمازی دل میں نمازِ جنازہ کی نیت کرے۔ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔

① پہلی تکبیر کہنے کے بعد تعوذ اور تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے گی اور سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ساتھ ملائی جائے گی۔

② دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھا جائے گا۔

③ تیسری تکبیر کے بعد رسول اللہ ﷺ سے ثابت یہ دعا مانگی جائے گی۔ اس کے علاوہ دوسری مسنون دعائیں بھی مانگی جاسکتی ہیں۔

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ))[1]

"اے اللہ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما اسے ہر تکلیف سے بچا اور اس سے درگزر فرما اس کی عزت والی مہمانی کر اور اس کی قبر کو وسیع کردے، اس (کے گناہوں) کو پانی، اولوں اور برف سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کردیا جاتا ہے۔ اسے اس

[1] مسلم، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة

کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور بیوی سے بہتر بیوی عنایت فرما، اسے جنت میں داخل کر نیز قبر اور آگ کے عذاب سے بھی بچا۔"

④ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَ لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ.)) ●

"یا اللہ! ہمارے زندوں اور مُردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مَردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔"

⑤ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ)) ●

"جب تم میت کے لئے دعا کرو تو پورے خلوص اور یقین کے ساتھ دعا کرو۔"

⑥ چوتھی تکبیر کے بعد دائیں جانب سلام پھیر دے۔

● صحيح سنن ابن ماجة، للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 1217

● ابو داؤد، كتاب الجنائز، باب الدعا للميت

عِظَةُ الْمَوْتِ

موت سے نصیحت

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾ (185:3)

"ہر شخص کو مرنا ہے اور تم پورا پورا اجر قیامت کے روز پاؤ گے۔ کامیاب وہی ہے دوزخ سے بچ گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، یہ دنیا تو صرف ایک فریب اور دھوکہ ہے۔" (سورہ آل عمران آیت نمبر 185)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتِ)) [1]

"لذتوں کو مٹانے والی یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"

کسی شاعر نے کہا ہے:

تَزَوَّدْ لِلَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ
فَإِنَّ الْمَوْتَ مِيقَاتُ الْعِبَادِ

"اس سفر کی تیاری کرو جس سے کسی کو راہ فرار ممکن نہیں کیونکہ ہر بندے کی موت کا وقت مقرر ہے۔"

[1] صحیح سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الموت والاستعداد له

وَتُبْ مِمَّا جَنَيْتَ وَأَنْتَ حَيٌّ

وَكُنْ مُتَنَبِّهًا قَبْلَ الرُّقَادِ

"جیتے جی تو نے جو بھی گناہ کئے ہیں ان سے توبہ کرلے اور وقت مقررہ (موت) کے پہنچنے سے پہلے خبردار ہوجا۔"

سَتَنْدَمُ إِنْ رَحَلْتَ بِغَيْرِ زَادٍ

وَتَشْقٰى إِذْ يُنَادِيكَ الْمُنَادِيْ

"اگر زادِ راہ کے بغیر چل پڑا تو پشیمانی ہوگی اور جب تجھے پکارنے والا پکار دے گا تو اس وقت تو بڑا بدنصیب ہوگا۔"

أَتَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ رَفِيْقَ قَوْمٍ

لَهُمْ زَادٌ وَأَنْتَ بِغَيْرِ زَادٍ

"کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ ایسے قافلے کے ساتھ چلے جن کے ساتھ پورا زادِ راہ ہو اور تیرے پاس ضروریاتِ سفر بھی نہ ہوں؟"

صلاة العيدين في المصلى

نمازِ عیدین عیدگاہ میں ادا کرنا

① ((كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ))●

"رسول اللہ ﷺ جب عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روز عیدگاہ میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے دو رکعت نمازِ عیدین باجماعت ادا کرتے۔"

② رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا
((اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْفِطْرِ : سَبْعٌ فِي الْأُوْلٰى ، وَ خَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ ، وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُ كِلْتَيْهِمَا))●

"عیدین کی نماز میں سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں ہیں اور قرأت دونوں رکعتوں میں تکبیروں کے بعد ہے۔" (یہ حدیث حسن ہے)

③ (بعض صحابیات کہتی ہیں) ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا:
((أَنْ نَخْرُجَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى الْعَوَاتِقَ ، وَالْحُيَّضَ ، وَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلَاةَ وَ يَشْهَدْنَ

● بخاری ، کتاب العیدین ، باب الخروج الی المصلی بغیر منبر
● ابوداؤد ، کتاب صلاة العیدین ، باب التکبیر فی العیدین

الْخَيْرَ وَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِحْدَانَا لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ لِتُلْبِسْهَا أُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) ●

''کہ ہم عیدین کے دن عیدگاہ کی طرف آزاد، حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی نکال کر لائیں۔ لیکن حیض والی عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں صرف خیرات اور مسلمانوں کی دعا میں شامل ہوں۔ (حدیث کی راویہ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں کچھ ایسی بھی ہیں جن کے پاس بڑی چادر نہیں ہے؟'' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اس کی بہن اپنی چادر اسے عاریتاً دے دے''

ان احادیث سے یہ مسائل ثابت ہوتے ہیں:

① عیدین کی نماز دو دو رکعت ہے۔
پہلی رکعت کے شروع میں سات اور دوسری رکعت کے شروع میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں گی۔ پھر امام سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ ساتھ ملائے گا اور باقی نماز پوری کرے گا۔

② عیدین کی نماز عیدگاہ میں ہوتی تھی جو مدینہ منورہ سے باہر تھوڑے فاصلے پر ہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے وہاں تشریف لایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ بچے، عورتیں، نوجوان حتیٰ کہ معذور اور حیض والی عورتیں بھی عیدگاہ میں آتیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ میں آنا ضروری ہے۔ ہاں! کسی عذر کی بناء پر مسجد میں ادا کرنا جائز ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری)

● مسلم ، کتاب صلاۃ العیدین ، باب ذکر اباحۃ خروج النساء فی العیدین الی المصلی

مَشْرُوْعِيَّةُ الْأُضْحِيَةِ فِي الْعِيْدِ

عیدالاضحیٰ کے روز قربانی کی شرعی حیثیت

① رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا : أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا ، وَ مَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ))[1]

''ہم اس دن سب سے قبل نماز پڑھتے ہیں، پھر آ کر قربانی کرتے ہیں، جس نے اسی طرح کیا اس نے سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تو اس کی قربانی نہیں ہے اس نے صرف گھر والوں کو گوشت فراہم کیا ہے۔

② رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ : إِنَّ عَلٰى كُلِّ أَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ أُضْحِيَةً))[2]

''اے لوگو! تم میں سے ہر اہل خانہ پر قربانی فرض ہے۔''

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس حدیث کی سند کو قوی کہا ہے۔

③ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا :

---

[1] بخاری ، كتاب العيدين ، باب الخطبة بعد العيد

[2] ابوداؤد، كتاب الضحايا ، باب ماجاء في ايجاب الاضاحي

((مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرِبَنَّ مُصَلَّانَا)) ❶

"جو شخص طاقت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔"

یہ حدیث علامہ ناصر الدین البانی نے ((اَلْجَامِعَ الصَّحِيْح)) میں درج کی ہے۔

④ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَ لَا بَشَرِهِ شَيْئًا)) ❷

"جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں کو (عیدالاضحیٰ) کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہوں تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ کے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔"

⑤ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافَةِ الَّتِيْ دَفَّتْ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا)) ❸

"میں نے (مدینہ) میں بعض محتاج لوگوں کے آنے کی وجہ سے قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا، لہٰذا اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔"

---

❶ ابن ماجه ، كتاب الاضاحى، باب الاضاحى واجبة هى ام لا

❷ صحيح سنن ابن ماجه ، للالبانى ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2548

❸ مسلم، كتاب الاضاحى ، باب النهى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث و انسخه

صَلاۃُ الْاِسْتِسْقَاء

نماز استسقاء

① ((خَرَجَ النَّبِیُّ ﷺ إِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ ، فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ، وَقَلَبَ رِدَاءَہٗ وَ جَعَلَ الْیَمِیْنَ عَلَی الشِّمَالِ، وَ یَجُوْزُ تَقْدِیْمُ الصَّلَاۃِ عَلَی الدُّعَاءِ))●

"(صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء (بارش طلب کرنے کی نماز) کے لئے بھی عیدگاہ میں ہی تشریف لاتے اور بارش کی دعا کرتے آپ ﷺ قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز ادا کرتے اور اپنے اوپر والی چادر اس انداز سے الٹاتے کہ اس کی دائیں جانب بائیں طرف کر دیتے اور نماز کے بعد بارش کے لئے دعا مانگتے۔"

② حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بارش کے لئے دعا کرنے کی درخواست کرتے تو فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَ اِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا فَیُسْقَوْنَ))●

"اے اللہ! اس سے پہلے تو ہم تیرے نبی محمد ﷺ کے وساطت سے بارش کے لئے دعا کرتے تھے اور تو ہمیں بارش سے سیراب کر دیتا تھا اب ہم تیرے نبی ﷺ کے

● بخاری ، کتاب الاستسقاء ، باب الاستسقاء فی المصلی
● بخاری ، کتاب الاستسقاء ، باب سوال الناس امام الاستسقا اذا قحطوا

چچا کا وسیلہ پکڑتے ہیں ہم پر بارش فرمادے تو نتیجتاً بارش ہو جاتی۔"

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بارش کی دعا کروانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کا وسیلہ پکڑتے تھے اور جب آپ ﷺ اپنے مالکِ حقیقی کو جا ملے تو پھر کبھی آپ ﷺ سے دعا کی درخواست نہیں کی بلکہ رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کی درخواست کرتے اور وہ بھی اس وقت زندہ تھے لہٰذا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان (مسلمانوں) کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے۔

③ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ))●

"نبی اکرم ﷺ جب بارش کے لئے دعا مانگتے تو فرماتے "الٰہی اپنے بندوں اور چوپایوں کو پانی پلا، اپنی رحمت عام فرمادے اور مردہ زمین کو ہرا بھرا کردے۔"

(ابوداؤد)

④ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خطبہ جمعہ کے دوران نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور بارش کے لئے یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا))●

"یا اللہ! ہم پر رحمت فرما، یا اللہ! ہم پر رحمت فرما، یا اللہ! ہم پر رحمت فرما۔"

● ابوداؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء

● بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء في خطبة الجمعة

اِثْمُ الْمُرُوْرِ اِمَامَ الْمُصَلّٰی

نمازی کے سامنے سے گذرنے میں احتیاط

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّی مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))❶

"اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا شخص جان لے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو اگر وہ چالیس سال تک ٹھہرا رہے تو اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔

وضاحت: ابونصر (اس حدیث کے راوی) فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ہے آپ ﷺ نے چالیس دن' مہینے یا چالیس سال فرمایا ہے۔ ابن خزیمہ کی روایت میں چالیس سال کے الفاظ ہیں اور ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ سجدہ کی جگہ سے گذرنے والے شخص پر بہت بڑا گناہ اور بڑی سخت وعید ہے۔ اگر گزرنے والا شخص جان لے کہ اس پر کتنا بڑا گناہ ہے تو وہ چالیس سال وہاں ٹھہرا رہنا زیادہ بہتر سمجھے ہاں اگر سجدہ کی جگہ سے ذرا دور ہو کر گذرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث کے مفہوم سے واضح ہے کہ نمازی کے آگے سے مراد سجدہ کرنے کا مقام ہے۔ لہٰذا نمازی کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سامنے سترہ رکھ لے کہ گزرنے والا، نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بچ سکے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اثم المار بین یدی المصلی

((اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْ فِیْ نَحْرِہٖ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطٰنٌ)) ❶

''جب کوئی اپنے آگے کسی چیز کا سترہ بنا کر نماز پڑھے اور گزرنے والا پھر بھی اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو نمازی اُس کو سینے پر مار کر روکے اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ (گزرنے والا) شیطان ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت کردہ اس حدیث کا اپنے عموم کی بنا پر مسجد حرام اور مسجد نبوی پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا'' تو اس وقت یا تو آپ مکہ مکرمہ میں تھے یا مدینہ منورہ میں!

اور اس کی دلیل کے لئے مندرجہ ذیل ثبوت ہیں:

① حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیت اللہ میں نماز پڑھتے ہوئے تشہد کی حالت میں اپنے سامنے سے گزرنے والے کو روکا اور فرمایا'' اگر گزرنے والا زبردستی گزرنا چاہے تو اس سے لڑائی کرو!''

یہاں بیت اللہ کا ذکر بالخصوص اس لئے کیا گیا ہے تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہاں زیادہ بھیڑ اور اژدھام کی وجہ سے نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ ❷

② لیکن امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی سنن میں جو حدیث روایت کی ہے وہ ایک روای مجہول ہونے سے صحیح نہیں اس کی اصل دلیل یہ ہے:

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ہم سے حدیث بیان کی ہم سے سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے کثیر بن کثیر بن مطلب بن

---

❶ مسلم، کتاب الصلاۃ، باب منع المار بین یدی المصلی

❷ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب یرد المصلی من مر بین یدیہ

ابو وداعہ نے، اور وہ اپنے گھر کے کسی نامعلوم شخص سے بیان کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ایک دفعہ باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اور لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے اور ان کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

حضرت سفیان رحمہ اللہ بھی فرماتے ہیں کہ کعبۃ اللہ اور آپ ﷺ کے درمیان کوئی سترہ نہیں تھا۔

نیز کہتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث ابن جریج رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں کثیر نے اپنے والد سے بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے ان سے پوچھا تو کہا میں نے اپنے والد سے خود یہ حدیث نہیں بلکہ اپنے گھر کے کسی فرد سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے دادا یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث معلول ہے۔

③ ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ دوپہر کے وقت (مکہ سے) باہر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے بطحاء کے مقام پر ظہر اور عصر کی نماز (قصر کر کے) دو دو رکعتیں ادا کیں اور آپ ﷺ نے اپنے سامنے نیزہ گاڑا ہوا تھا۔ ❶

④ حضرت موسیٰ بن طلحہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نماز پڑھتے اور جانور ہمارے سامنے سے گزرتے رہتے۔ رسول اللہ e سے ہم نے اس

❶ بخاری، باب السترة بمكة و غيرها

بات کا ذکر کیا تو آپ e نے فرمایا ''اگر تمہارے سامنے کجاوے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز سامنے رکھی ہو تو پھر سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی۔ (بخاری و مسلم)

5. حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ جب عید کے دن نماز کے لئے گھر سے نکلتے تو اپنا نیزہ ساتھ لے جانے کا حکم فرماتے جسے آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ سترہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

❀❀

خلاصہ کلام

یہ ہے کہ نمازی کے سامنے سے اس کے سجدہ کی جگہ پر سے گزرنا حرام ہے۔ جب کہ نمازی نے اپنے سامنے سترہ بھی رکھا ہوا ہو۔ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے پر گناہ اور سخت وعید ہے۔ نمازی کے سامنے سے نہ گزرنا عام ہے' خواہ حرم میں ہو یا حرم سے باہر۔ جیسا کہ پیش کردہ صحیح احادیث سے واضح کر دیا گیا ہے۔ صرف انتہائی بھیڑ کی بنا پر کسی بڑے اژدھام میں مجبور شخص کے لیے ہی گزرنا جائز ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

❀❀

اَلصِّيَامُ وَ فَوَائِدُهٗ

روزہ اوراس کے فوائد

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(183:2)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے اسی طرح فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تا کہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔'' (سورہ البقرہ، آیت نمبر 183)

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ)) [1]

''روزہ (آگ سے بچانے والی) ڈھال ہے۔''

یاد رکھیں کہ! روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔ چند ایک فوائد درج ذیل ہیں:

① نظام انہضام اور معدہ کو مسلسل کام کرنے سے روزہ نجات دلاتا ہے، فضلات کو ختم کرکے، جسم کو قوی اور توانا بناتا ہے۔ بہت سی دوسری بیماریوں کا مفید علاج ہے۔ روزہ حقہ اور سگریٹ نوشی کرنے والوں کو اپنے پیٹوں میں آگ ڈالنے سے روکتا ہے اور ان بدعات کو ترک کرنے میں مدد دیتا ہے۔

[1] بخاري، كتاب الصوم، باب فضل الصوم

② روزہ نفس کا تزکیہ کرتا ہے منظم، بہتر زندگی بسر کرنے اور نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔ اطاعت اور صبر کی عادت ڈالتا ہے۔

③ روزہ مسلمانوں میں مساوات بین المسلمین قائم کرنے کا شعور اجاگر کرتا ہے ایک ساتھ سحری وافطاری کر کے اسلامی وحدت کا احساس دلاتا ہے۔ جب خودکو بھوک محسوس ہوتی ہے تو اپنے دوسرے بھوکے مسلمان بھائی کی ضرورت کا احساس اور شعور بخشتا ہے۔

④ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(ا) ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ)) ❶

''جس نے اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی خاطر ایمان کی حالت میں روزہ رکھا اس کے پہلے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

(ب) ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ)) ❷

''جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد میں چھ روزے ماہ شوال کے بھی رکھے تو گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھے۔''

❶ مسلم ، كتاب صلاة المسافرين و قصرها ، باب الترغيب في قيام رمضان و هو التراويح
❷ مسلم ، كتاب الصيام ، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباعا رمضان

وَاجِبٰتُکَ فِیْ رَمَضَان

واجباتِ رمضان المبارک

اللہ تعالیٰ نے ہم پر روزے طرف اس لئے فرض کیے تا کہ ہم اس کی عبادت کر سکیں۔ لہٰذا اپنے روزوں کو مقبول اور مفید بنانے کے لئے درج ذیل باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

① نماز کی ہر حال میں حفاظت کرنی چاہیے۔ بہت سے روزہ دار نماز پڑھنے میں غفلت کر جاتے ہیں حالانکہ یہ تو دین کا ستون ہے اور اس کا ترک کرنا کفر ہے۔

② روزے رکھ کر حسن اخلاق سے پیش آئیں، بری حرکات سے اور دین کو برا بھلا کہنے سے بچنا چاہیے، لوگوں سے برے اخلاق سے پیش نہ آنا چاہیے، اپنے روزے کی حفاظت کرنا چاہیے کیونکہ روزہ نفس کا تزکیہ کرتا اور سنوارتا ہے۔

③ ازراہِ مذاق بھی بے ہودہ گفتگو نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے روزہ ضائع ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ذہن نشین رہے:

((إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ))❶

"جس دن تم میں سے کوئی روزہ دار ہو اسے چاہیے کہ بے ہودہ اور فحش گفتگو سے باز رہے اور اگر کوئی اسے گالیاں دے یا اس سے لڑائی جھگڑا کرے تو اسے چاہیے کہ

❶ مسلم، کتاب الصوم، باب هل يقول ان صائم اذا شتم

جواب میں کہے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔"

④ تمباکو نوشی سرطان اور ٹی بی ایسی مہلک بیماریوں کا سبب ہے۔ روزہ دار تمباکو نوشی ترک کرنے کا فائدہ بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس لئے اپنا ارادہ پختہ کرکے جس طرح سارا دن سگریٹ نوشی چھوڑے رکھتا ہے، رات کو بھی ترک کر سکتا ہے۔

⑤ افطاری کے وقت بہت زیادہ کھانا کھا لینے سے روزہ کا فائدہ ضائع ہو جاتا ہے اور صحت بھی الگ برباد ہوتی ہے۔

⑥ نہ سینما جائیں اور نہ ہی ٹیلی ویژن دیکھنا چاہئے وہ حُسن اخلاق اور روزہ کے تقدس کے منافی ہے۔

⑦ رات کو زیادہ نہیں جاگنا چاہئے' اس سے آپ کی سحری اور صبح کی نماز ضائع ہو جائے گی۔ تمام کام صبح کرنے چاہئیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد مبارک ہے:

((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِاُمَّتِیْ فِیْ بُکُوْرِھَا)) ❶

"اے اللہ! میری امت کے لئے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔" (مسند احمد' ترمذی یہ حدیث صحیح ہے)

⑧ عزیز و اقارب، رشتہ داروں اور حاجت مندوں میں صدقات و خیرات بکثرت کرنا چاہئے اور ناراض لوگوں کی صلح کرانی چاہئے۔

⑨ بکثرت اللہ کا ذکر کرنا چاہئے، تلاوت اور قرآن کریم سننے اور اس کے ترجمہ و مفہوم کو سمجھنے میں زیادہ وقت لگانا چاہئے اور اس پر عمل کا اہتمام کریں۔ مسجدوں میں تعلیمی اور نفع بخش درس سننے کے لئے جانا چاہئے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہئے۔

❶ ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ

⑩ رمضان کے احکامات اور روزہ کے مسائل جاننے کے لئے دینی کتب کا اکثر مطالعہ کرنا چاہئے اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بھول چوک کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور اسی طرح رات کو اپنی بیوی سے جماع کرنے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ نماز کے لئے غسل جنابت کرنا ضروری ہے۔

رمضان کے روزے مکمل رکھنے چاہئیں، جب اولاد روزہ رکھنے کی متحمل ہو تو اسے روزے رکھنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ بغیر کسی شرعی عذر کے روزہ ہرگز نہ چھوڑیں۔ جس نے ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا اس پر اس روزے کی قضا ہوگی اور آئندہ ایسے فعل سے توبہ کرنا ہوگی۔

جس نے روزے کی حالت میں ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا، اس پر مندرجہ ذیل کفارہ ہے۔

1. ایک غلام آزاد کرے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا، وہ
2. اکٹھے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ جو اس کی طاقت نہیں رکھتا' وہ
3. ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

ماہ رمضان میں روزہ بالکل نہ چھوڑیں اور کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزہ نہ ہو تو پھر بھی لوگوں کے سامنے کھانے، پینے میں احتیاط کریں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی جسارت وجرأت والا معاملہ، اسلام کے احکامات کو حقیر جاننے اور لوگوں میں دین اسلام کے احکامات کو تحقیر کرنے کے مترادف ہے۔

یاد رکھیں! جو روزہ نہ رکھے، اس کی عید بھی نہیں کیونکہ عید کی خوشی ماہ رمضان کے روزے رکھنے اور اس میں عبادات قبول ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔

مَعْلُوْمَاتٌ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج وعمرہ کی اہم معلومات

① فرمان باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ○﴾(97:3)

''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 97)

② رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

((اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ)) [1]

''عمرہ پہلے عمرے تک کے (تمام گناہوں کا) کفارہ ہے اور حج مبرور [2] کی جزاء سوائے جنت کے کچھ نہیں۔'' (بخاری ومسلم)

③ رسول اللہ ﷺ نے کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ)) [3]

---

[1] بخاری، کتاب الحج، ابواب العمرة، باب وجوب العمرة و فضلها

[2] حج مبرور: ایسا حج جو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کیا جائے اور اس میں کوئی گناہ اور معصیت والا کام بھی نہ ہونے پائے۔

[3] بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور

”جس شخص نے اس طرح حج ادا کیا کہ اس سے کوئی بے ہودگی اور گناہ سرزد نہ ہوا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہے۔“

④ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((خُذُوا عَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ)) ❶

”حج کے طریقے مجھ سے سیکھو۔“

⑤ جب آپ کے پاس آمد و رفت کے اخراجات ہوں تو فریضہ حج جلد ادا کریں۔ حج کے اخراجات کے علاوہ تحفے تحائف جیسی فضول خرچیوں کا کچھ لحاظ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چیزیں قابل حجت نہیں کیونکہ ”حج“ ارکانِ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔ لہٰذا حج جلدی ادا کرنا چاہیے۔ اس سے پہلے کہ بیماری کی نوبت آ جائے یا حج نہ کرنے کا گناہ سر لے کر مر جائیں۔

⑥ ضروری ہے کہ عمرہ اور حج پر خرچ ہونے والا مال حلال وطیب ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام اعمال حج مقبول و منظور ہوں۔

⑦ عورت کا حج کے سفر یا کسی دوسرے سفر میں محرم کے بغیر نکلنا حرام ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَۃُ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ)) ❷

”عورت اپنے محرم کے بغیر بالکل سفر نہ کرے۔“

⑧ سفر حج سے پہلے اپنے ناراض بھائیوں سے صلح کریں، اپنا قرض ادا کریں،

❶ مسلم، کتاب الحج، باب استحباب رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر
❷ بخاری، کتاب جزاء الصید، باب حج النساء

اپنے گھر والوں کو وصیت کریں کہ فضول خرچی اور دنیاوی زیبائش میں مال ضائع نہ کریں اور نہ ہی دعوتوں کا اہتمام کریں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾(31:7)

''کھاؤ پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔'' (سورہ اعراف، آیت نمبر 31)

⑨ حج مسلمانان عالم کا ایک عظیم الشان اجتماع ہے تاکہ ایک دوسرے سے تعارف ہو اور باہمی محبت بڑھے۔ ایک دوسرے کی مشکلات کو حل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرسکیں اور دینی و دنیاوی منافع میں باہم شریک ہوں۔

⑩ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اپنی مشکل کشائی کے لئے صرف ایک اللہ سے مدد طلب کریں۔

﴿قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا﴾ (20:72)

''کہو کہ میں تو صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔'' (سورہ جن، آیت نمبر 20)

⑪ عمرہ ادا کرنا ہر وقت جائز ہے لیکن رمضان المبارک میں افضل ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

((فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً))[1]

''ماہ رمضان میں عمرہ ادا کرنا حج کے برابر ہے۔''

⑫ مسجد الحرام میں ایک نماز ادا کرنا اُس لاکھ نماز سے افضل ہے جو اس کے علاوہ باہر کسی اور مسجد میں ادا کی جائے۔

[1] مسلم، كتاب الحج، باب فضل العمرة في رمضان

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ)) ❶

"میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا اس ایک ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے جو میری مسجد کے علاوہ دوسری مساجد میں ادا کی جائے۔ سوائے مسجد حرام کے۔" (مسلم)

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِي مَسْجِدِي هٰذَا)) ❷

"مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا میری اس مسجد میں ایک سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔" (مسند احمد۔ یہ حدیث صحیح ہے)

100X1000=100,000 ایک لاکھ نماز

⑬ بہتر یہی ہے کہ حج تمتع کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ عمرہ کرنے کے بعد احرام کھول دیا جائے اور پھر حج کے لئے (آٹھ ذوالحجہ کو مکہ سے) احرام باندھا جائے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((يَا آلَ مُحَمَّدٍ! مَنْ حَجَّ مِنْكُمْ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فِي حَجِّهِ)) ❸

"اے آل محمد (ﷺ) تم سے جو حج ادا کرنا چاہتا ہے وہ اپنے حج میں عمرہ کے لئے بھی تلبیہ کہے۔" (ابن حبان۔ اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح کہا ہے)

---

❶ مسلم، كتاب الحج، باب فضل الصلاة لمسجدي مكة والمدينة

❷ اول مسند المدنيين اجمعين، حديث عبدالله زبير بن العوام 15533

❸ كتاب الحج، باب التمتع، رقم الحديث 3920

أَعْمَالُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے اعمال

① احرام[1]:

میقات[2] سے احرام باندھیں۔

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ بِعُمْرَةٍ))

کہہ کر آواز بلند تلبیہ ((لَبَّيْكَ ،اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيْكَ لَكَ)) پڑھنا شروع کر دیں۔[3]

"اے اللہ! میں عمرہ کے لئے حاضر ہوا ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، حمد تیرے لائق ہے، ساری نعمتیں تیری ہیں، بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔"

---

[1] احرام: احرام کی دو چادریں ہیں۔ ایک تہ بند کی چادر، ایک اوپر کی چادر اور ایسے جوتے جو ٹخنوں سے نیچے ہوں جس سے ٹخنے ننگے رہیں، عورت کا احرام اس کا عام لباس ہی ہے، بال باندھنے کے لیے خصوصی کپڑا نہیں ہے۔

[2] میقات سے حج یا عمرہ کی نیت سے بغیر احرام باندھے حدودِ حرم میں داخل ہونا منع ہے۔ یہ میقات خود رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے ہیں۔

① اہل شام کے لئے...... جحفه ② اہل نجد کے لئے...... قرن المنازل

③ اہل یمن کے لئے...... یلملم ④ اہل مدینہ کے لئے...... ذو الحلیفه (اس جگہ کا نام ابیار علی ہے)

⑤ اہل عراق کے لئے...... ذات عرق ⑥ جو بھی شخص ان مقامات سے حرم میں داخل ہو مذکورہ مقامات سے احرام باندھ لے۔

[3] بخاری ، کتاب الحج ، باب التلبية

② **طواف کعبہ** : مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد مسجد حرام میں داخل ہوں اور بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائیں، (یہ ایک طواف ہوگا) طواف حجر اسود سے "بسم اللہ، اللہ اکبر" کہہ کر شروع کریں، اگر ہو سکے تو حجر اسود کو بوسہ دیں، یا اگر لمبی چھڑی ہو تو حجر اسود کو چھو کر چھڑی کو بوسہ دے لیں اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر اس کی طرف اپنے دائیں ہاتھ سے صرف اشارہ کر لیں، لیکن بوسہ نہ دیں، ہر چکر میں اگر ممکن ہو تو رکن یمانی کو دائیں ہاتھ سے مَس کریں لیکن رکن یمانی کو ہاتھ لگانا ضروری نہیں نہ ہی رکن یمانی کو چومنے یا اشارہ کرنے کی ضرورت ہے۔

طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا:

﴿ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (201:2) پڑھیں۔

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 201)

پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ "کافرون" اور دوسری میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ "اخلاص" پڑھیں۔

③ **سعی** : صفا پہاڑی پر چڑھیں، ہاتھ اٹھا کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ آیت:

﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ...... ﴾ (158:2) پڑھیں۔

"یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں......" (سورہ بقرہ، آیت نمبر 158)

اور اَبْدَاءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰهُ میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ تعالیٰ

نے شروع کیا ہے اور کسی اشارہ کے بغیر تین بار اللہ اکبر کہہ کر یہ کلمات پڑھیں:

((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَصَدَقَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))[1]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کو سچا کر دکھایا اور اس اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔" (تین بار)

صفا اور مروہ کے درمیان دوسری دعاؤں کے ساتھ مندرجہ بالا کلمات بھی بار بار دہراتے رہیں۔

صفا، مروہ کی سعی کے دوران سبز ستونوں کے درمیان دوڑتے ہوئے گزریں۔ سبز ستونوں کے درمیان دوڑنے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں۔ اس کے علاوہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر مرد بھی نہ دوڑ سکیں تو کوئی حرج نہیں۔ یاد رکھیں! سعی کے سات چکر ہیں ایک جانے کا، دوسرا آنے کا۔ صفا سے چکر مکمل کر کے ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

④ ساتویں چکر کے بعد سر کے تمام بال منڈوا دیں۔ یا سر کے تمام بال چھوٹے کروائیں۔ عورتیں اپنی چٹیا سے پور برابر بال خود کاٹ لیں یا کسی دوسری خاتون سے کٹوا لیں۔ اگر عورت اپنے کسی محرم مرد سے بھی بال کٹوانا چاہے تو الگ جا کر کٹوا سکتی ہے۔ غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے بال پردے سے باہر نکالنا جائز نہیں۔ اکثر عورتیں وہاں ان باتوں کا بالکل خیال نہیں رکھتیں۔

---

[1] مسلم، باب حجة النبی ﷺ

اَعْمَالُ الْحَجِّ

اعمالِ[1] حج

① احرام باندھنا ② منیٰ میں راتیں[2] گزارنا ③ عرفات میں ٹھہرنا ④ مزدلفہ میں رات گزارنا ⑤ جمرات کو کنکریاں مارنا ⑥ قربانی کرنا ⑦ سر منڈوانا ⑧ کعبۃ اللہ کا طواف کرنا اور ⑨ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

① آٹھ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے احرام باندھ کر:

((لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ بِالْحَجِّ))[3] پڑھیں۔

"اے اللہ! میں حج ادا کرنے کے لئے حاضر ہوں۔"

اور تلبیہ پڑھنا شروع کر دیں۔

[1] (ا) حج تمتع: یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینوں (شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ) میں کسی وقت عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرے، پھر احرام کھول کر حلال ہو جائے پھر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کے لئے دوبارہ احرام باندھ کر حج ادا کرے۔ یہی آسان اور افضل ترین حج ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب حج کے ارادہ سے مکہ تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اسی کا حکم دیا تھا جنہوں نے حج افراد کی نیت کی ہوئی تھی کہ:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً

"تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول کر حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ قرار دے لے۔" (مسلم)

(ب) حج افراد: اگر وقت ہو تو 8 ذی الحجہ کو طواف کرنے کے بعد سیدھے منیٰ جا کر باقی مناسک حج ادا کریں۔

(ج) حج قران: عمرہ اور حج دونوں کی نیت سے احرام باندھ کر عمرہ اور حج کے تمام مناسک ادا کرنا۔

[2] 9، 11، 12 اور 13 ذوالحجہ کی راتیں۔

[3] بخاری، کتاب الحج، باب من لبی بالحج و سماہ

مکہ سے منیٰ جاکر وہیں رات گزاریں، یہاں پانچوں نمازیں ظہر، عصر اور عشاء دو دو رکعتیں، مغرب تین اور فجر کی دو رکعت اپنے اپنے وقت پر باجماعت قصر کر کے ادا کریں۔

② نو ذوالحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد میدان عرفات میں جائیں وہاں ظہر اور عصر کی نماز جمع تقدیم کی صورت میں ادا کریں۔ ان دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی اذان ہوگی، لیکن اقامتیں دو ہوں گی۔ سنتیں بھی ادا نہ کریں لیکن اس بات کی تسلی کریں کہ کیا آپ حدودِ عرفات میں ہی ہیں؟ کیونکہ مسجد نمرہ کا اکثر حصہ عرفات سے باہر ہے اور یہ پہچاننا انتہائی ضروری ہے۔

خشوع وخضوع سے میدانِ عرفات میں ٹھہرنا حج کا بنیادی رکن ہے۔ میدانِ عرفات میں عاجزی وانکساری کے ساتھ تلبیہ اور دعائیں کریں۔

③ سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے اطمینان سے مزدلفہ آئیں۔ یہاں مغرب اور عشاء کی نماز جمع تاخیر کے ساتھ قصر پڑھیں اور یہیں رات گزاریں۔ صبح کی نماز یہاں ادا کریں اور کافی روشنی پھیلنے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر واذکار میں مصروف رہیں۔

یہاں بوڑھے اور کمزور لوگوں کو رات نہ گزارنے کی بھی اجازت ہے۔

④ پھر عید کے روز طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ جائیں اور سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد تکبیر کہہ کر جمرہ کبریٰ پر چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں ماریں۔● یہ عمل رات تک کسی بھی وقت ہوسکتا ہے۔

⑤ ایام عید میں منیٰ یا مکہ مکرمہ میں قربانی کر کے اس کی کھال اتار کر حسب ضرورت خود کھائیں اور فقراء کو کھلائیں۔ اگر قربانی خریدنے کی طاقت نہ ہو تو دس

● کنکریاں چنے کے دانے سے کچھ بڑی ہونی چاہئیں اور راستے میں کسی جگہ سے بھی لی جاسکتی ہیں۔

روزے رکھنا ہوں گے۔ حج کے دنوں میں تین اور سات گھر واپس آ کر۔
عورت پر بھی مرد کی طرح قربانی کرنا واجب ہے یا پھر اتنے ہی روزے وہ بھی رکھے۔ یہ حج تمتع ادا کرنے والوں کے لئے ہے۔

⑥ سر کے سارے بال منڈوادیں یا کٹوادیں لیکن منڈوانا افضل ہے۔ پھر احرام اتار کر دوسرے کپڑے پہن لیں۔ اس کے بعد اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے کے علاوہ سب چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

⑦ پھر مکہ مکرمہ جائیں۔ بیت اللہ کا طواف (افاضہ یا زیادہ) کریں اور صفا مروہ کے سات چکر لگا کر سعی کریں۔ اس کے بعد بیوی سے ہمبستری بھی کی جاسکتی ہے۔ طواف بیت اللہ کو عید کے آخری روز تک مؤخر کیا جاسکتا ہے۔

⑧ قربانی کے دنوں کی تمام راتیں منیٰ میں گزاریں۔ ہر روز نماز ظہر کے بعد جمرہ صغریٰ سے شروع کر کے بالترتیب تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں ماریں، خواہ رات ہی کیوں نہ چھا جائے۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہیں اور یہ بھی معلوم رہنا چاہیے کہ کیا کنکری جمرے کو لگ بھی رہی ہے یا نہیں؟ اگر کوئی کنکری جمرے کو نہیں لگتی تو اسے دوبارہ ماریں۔

جمرہ صغریٰ اور وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنا سنت ہے۔

عورتوں، مریضوں، بچوں اور بوڑھوں کی طرف سے کنکریاں مارنے کے لئے کسی اور آدمی کو مقرر کرنا جائز ہے۔

اسی طرح ضرورت کے پیش نظر دوسرے یا تیسرے دن تک کنکریاں مارنے میں تاخیر بھی جائز ہے۔

⑨ الوداعی طواف واجب ہے، اس طواف کے بعد فوراً (واپسی کا) سفر کرنا لازمی ہوگا۔ اگر طواف وداع، منیٰ اور مزدلفہ میں بلا تین بغیر کسی شرعی عذر کے گزارنا یا جمرات کو کنکریاں مارنا رہ جائیں تو پھر ایک جانور مکہ میں ہی (بطور دم) ذبح کرنا ہوگا۔

حائضہ عورت کو طواف وداع کے بغیر مکہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔

⑩ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهُ يُخَفِّفُ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ ❶

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان کا آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہونا چاہئے البتہ حائضہ عورت کو اس کی رخصت ہے کہ وہ طواف وداع کے بغیر مکہ سے جا سکتی ہے۔''

⑪ خواتین کے لئے مذکورہ بالا عذر کے علاوہ طواف وداع ترک کرنے پر دم واجب ہوگا۔

⑫ اگر کوئی شخص 13,12,11 ذی الحجہ ایام تشریق کے تین دن منیٰ میں بسر نہ کرنا چاہے تو 11 اور 12 دو دن بسر کرنے کے بعد واپس آ سکتا ہے۔

⑬ 12 ذی الحجہ کو منیٰ سے واپس آنے والے حجاج کو غروب آفتاب سے پہلے منیٰ سے نکل آنا چاہئے اگر منیٰ میں سورج غروب ہوگیا اور 13 ذی الحجہ کی رات شروع ہوگئی تو 13 ذی الحجہ کو کنکریاں مارنا واجب ہوگا۔

⑭ ایام تشریق میں زوال سے پہلے کی گئی رمی کو دوبارہ کرنا چاہئے ورنہ ایک دم واجب ہوگا۔

---

❶

مِنْ آدَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ کے چند آداب

① اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لئے حج کی نیت کرنا اور یہ دعا پڑھنا:

((اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ))●

''اے اللہ! میرے اس حج کو ریاکاری اور دکھلاوے سے پاک رکھ۔''

② نیک ہم سفروں اور ساتھیوں کے ساتھ رہنا۔ ان کی خدمت کرنا اور اپنے پڑوسی ہم سفر کی تکالیف برداشت کرنا۔

③ سگریٹ پینے اور اس کی خرید و فروخت سے دور رہنا کیونکہ یہ حرام چیز ہے، آپ کے لئے اور آپ کے ساتھی کے لئے تکلیف دہ اور فضول خرچی ہے۔ پھر اس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی بھی ہے۔

④ ہر نماز کے وقت مسواک ضرور استعمال کرنا، تحفہ دینے کے لئے آب زمزم اور کھجوروں کے ساتھ مسواک بھی خریدنا۔ صحیح احادیث سے مسواک کی بہت فضیلت ہے۔

⑤ عورت کو چھونے اور ان کی طرف دیکھنے سے بچنا اور عورتوں کا بھی مردوں سے پردہ کرنا۔

⑥ نمازیوں کی گردنیں پھلانگ کر ان کو اذیت نہ دینا، مسجد حرام اور مسجد نبوی

● ابن ماجه، كتاب المناسك، باب الحج على الرحل

میں بھی نمازی کے سامنے گزرنے سے احتیاط کرنا، قریب ترین جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جانا کیونکہ نمازی کے سامنے سے گزرنا شیطانی فعل ہے۔

⑦ اطمینان سے نماز ادا کرنا، اپنے سامنے دیوار، ستون یا اپنے بیگ کا سترہ رکھ لینا، امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے بھی کافی ہے۔

⑧ دوران طواف، سعی، رمی جمرات اور حجر اسود کا بوسہ وغیرہ لیتے وقت لوگوں کے ساتھ بڑی نرمی اور خوش خلقی سے پیش آنا یہاں آ کر اپنے آپ میں نرمی پیدا کرنا ہی مقصود ہے۔

⑨ بوڑھے کمزور اور ناتواں حجاج کے ساتھ تعاون کرنا، یا اپنا رستہ گم کردہ حجاج کو ان کے کیمپ تک پہنچانا۔

⑩ خصوصاً ناتواں حجاج کا احترام کرنا، ان کے لئے مناسک حج ادا کرنے میں آسانی پیدا کرنا اور ہر معاملے میں ان سے تعاون کرنا۔

⑪ حجر اسود کا بوسہ لینے کی غرض سے دھکم پیل سے احتراز کرنا۔

⑫ طواف اور سعی کے ہر چکر کے لئے الگ الگ مروجہ دعائیں مانگنا۔

⑬ اللہ تعالیٰ حی وقیوم کے ماسوا مردوں سے دعاء مانگنے سے ہمیشہ احتیاط کرنا کیونکہ یہ تو ایسا واضح شرک ہے جس سے حج اور عمرہ تو کیا تمام نیک اعمال ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝﴾ (65:39)

"اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔" (سورہ زمر، آیت نمبر 65)

مِنْ آدَابِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِیّ

مسجد نبوی کے چند آداب

① مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے داخل کرنا اور یہ دعا پڑھنا:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ)) ❶

"اللہ کے نام سے (داخل ہو رہا ہوں) اللہ کے رسول پر سلام ہو اور اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔"

② تحیۃ المسجد کی دو رکعت نماز ادا کرنا، پھر ان کلمات کے ساتھ رسول اللہ ﷺ اور صاحبین رضی اللہ عنہما پر سلام بھیجنا۔

((اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا بَکْرٍ ' اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ)) ❷

"اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو، اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ! آپ پر بھی سلام ہو۔"

پھر دعا کے لئے منہ قبلہ کی طرف کر لینا۔

---

❶ مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقول اذا دخل المسجد

❷ مؤطا امام مالک، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الصلاۃ علی النبی ﷺ

((اِذَا سَأَلْتَ فَسْئَلِ اللّٰهَ وَ اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ)) ❶

''تجھے جب بھی سوال کرنا ہو اللہ سے کر اور جب بھی مدد مانگنا ہو اللہ سے مانگ۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

③ مسجد نبوی ﷺ کی زیارت اور آپ ﷺ پر سلام بھیجنا مستحب ہے، لیکن حج کی تکمیل میں یہ بات شامل نہیں ہے نہ اس کے لئے کوئی خاص وقت مقرر ہے۔

④ مسجد نبوی ﷺ کی کھڑکیوں، دروازوں، دیواروں وغیرہ کو برکت کے لئے چومنا جائز نہیں۔ یہ سب بدعات ہیں۔

⑤ نماز ادا کرنے کے بعد مسجد نبوی سے الٹے پاؤں آنا بدعت ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں۔

⑥ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے دُرود بھیجنا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا)) ❷

''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔''

⑦ جنت البقیع اور شہداءِ احد کی قبروں کی زیارت کرنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ لیکن مساجد سبعہ کی زیارت کرنا مسنون نہیں جبکہ تاریخی مقامات کی مناسبت سے وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں۔

⑧ مدینہ طیبہ کا سفر، مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے کرنا، وہاں پہنچنے کے بعد آپ ﷺ پر دُرود و سلام بھیجنا اور نمازیں ادا کرنا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس ہزار نماز سے افضل ہے، جو اس کے علاوہ

❶ ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب حدیث حنظلة رضي الله عنه

❷ مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة على النبي ﷺ

کسی اور مسجد میں ادا کی جائے۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ ، مَسْجِدِیْ هٰذَا وَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی)) ❶

"رختِ سفر (ثواب کی نیت سے) ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور جگہ کے لئے نہ باندھا جائے ① مسجد حرام ② مسجد اقصیٰ ③ میری یہ مسجد۔" (یعنی مسجد نبوی)

⑨ مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کیے بغیر سیدھے قبر مبارک پر چلے جانا جائز نہیں۔

⑩ قبر مبارک کے سامنے نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر بے حس وحرکت کھڑے ہونا یا قبر مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگنا جائز نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

"یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔" (مسند احمد)

⑪ آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ)) ❷

"میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب باقی مساجد کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے، سوائے مسجد حرام کے۔"

---

❶ مسلم ، کتاب الحج ، باب فضل المساجد الثلاثة
❷ مسلم ، کتاب الحج ، باب فضل الصلاة بمسجدی مكة والمدينة

⑫ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا بَیْنَ بَیْتِی وَ مِنْبَرِی رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِی عَلٰی حَوْضِی))❶

''میرے حجرے اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔''

❶ بخاری، کتاب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر

مِنْ اِخْلَاقِ الرَّسُوْلِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا اخلاق حسنہ

آپ ﷺ کا اخلاق قرآن مجید ہی تھا۔آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے پیش نظر ہرایک سے راضی رہتے اور اسی کی وجہ سے ناراض ہوتے اپنی ذات کے لئے کسی سے انتقام نہ لیتے اور نہ ہی غصہ فرماتے۔لیکن اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کی توہین کی جاتی تو پھر اللہ تعالیٰ کے لئے ناراضگی کا اظہار فرماتے۔

آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ زبان کے سچے ،وعدہ پر پورا اترنے والے، طبیعت کے نرم،معاشرے میں ایک دوسرے کے ساتھ رہنے میں ممتاز،کنواری لڑکیوں سے بھی بڑھ کر حیادار، چلتے ہوئے نگاہ نیچی رکھنے والے، نہ فحش کلام کرنے والے نہ لعنت کرنے والے، برائی کا بدلہ برائی سے دینے کی بجائے درگزر اور معاف فرما دینے والے، کسی مانگنے والے کو خالی ہاتھ واپس نہ جانے دیتے۔ اگر آپ ﷺ کے پاس دینے کو کچھ نہ ہوتا تو کلمہ خیر کہہ دیتے،آپ ﷺ مزاج میں نہ درشت کلام اور نہ ہی دل کے سخت تھے' آپ ﷺ کسی کی بات ہرگز نہ کاٹتے۔لیکن جب کوئی حق بات سے تجاوز کرنے لگتا تو پھر اسے یا تو ٹوک دیتے یا اٹھ کر خود چلے جاتے آپ ﷺ اپنے پڑوسی کی حفاظت اور مہمان کی تکریم کرنے والے تھے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی میں لگے رہتے۔اچھے شگون کو پسند فرماتے اور بد شگونی کو ناپسند کرتے۔جب دو کام سامنے ہوتے اور ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے

میں کوئی گناہ کی بات نہ ہوتی تو آپ ﷺ ہمیشہ آسان کام کو اختیار فرمالیا کرتے۔

پریشان حال اور مظلوم کی مدد کرنا آپ ﷺ کو پسندیدہ تھا۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت محبت کرتے، ان سے مشورہ لیتے اور جب کوئی غائب ہوتا تو اس کے بارے میں ساتھیوں سے خیریت دریافت فرماتے۔ اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کی تیمارداری کرتے، کوئی سفر پہ جاتا تو خیر و عافیت سے واپسی کی دعا فرماتے اور جب کوئی فوت ہو جاتا تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے۔

اگر کوئی معذرت کرتا تو اس کی معذرت قبول فرماتے۔ انصاف کرنے میں آپ ﷺ کے نزدیک طاقتور اور کمزور برابر ہوتا۔ آپ ﷺ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص (الفاظ) شمار کرنا چاہتا تو کر لیتا۔ آپ ﷺ بسا اوقات مزاح بھی فرماتے تھے لیکن ہر بات حقیقت پر مبنی ہوتی۔ جب آپ گفتگو فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے درمیان میں سے نور جیسا نکلتا دکھائی دیتا۔ آپ میں بدویوں جیسا زور بیان اور قوت تخاطب تھی اور شہریوں کی شستگی الفاظ، شگفتگی کلام اور شائستگی جیسے اوصاف حمیدہ جمع تھے۔

غرضیکہ نبی اکرم ﷺ ایسے جمال خَلق اور کمال خُلق سے متصف تھے جو حیطہ بیان سے باہر ہے۔ اس جمال و کمال کا اثر یہ تھا کہ دل آپ ﷺ کی تعظیم اور قدر و منزلت کے جذبات سے خود بخود لبریز ہو جاتے تھے چنانچہ آپ ﷺ کی حفاظت اور جلال و تکریم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسی ایسی فداکاری و جانثاری کا ثبوت دیا جس کی نظیر دنیا کو کسی اور شخصیت کے سلسلے میں پیش نہیں کی جا سکی۔

مِنْ آدَابِ الرَّسُوْلِ وَ تَوَاضِعِهٖ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کا ادب اور انکساری

آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ مہربان اور اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ عزت سے پیش آتے۔ اگر مجلس میں جگہ تنگ ہوتی تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے جگہ وسیع کرتے۔ (چلتے ہوئے) جو ملتا اسے سلام کرنے میں پہل کرتے۔ جب کوئی آپ ﷺ مصافحہ کرلیتا تو اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ الگ نہ کرتے حتیٰ کہ وہ خود اپنا ہاتھ الگ کرلیتا۔

آپ ﷺ میں تواضع وانکساری تمام لوگوں سے زیادہ تھی۔ کسی مجلس میں تشریف لے جاتے تو مجلس میں جہاں جگہ ملتی، بیٹھ جاتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس بات پر عمل کرنے کا حکم دیتے۔ مجلس میں ہر شخص کے ساتھ حسن سلوک فرماتے کہ مجلس میں سے کوئی یہ محسوس نہ کرتا کہ فلاں آدمی آپ ﷺ کے ہاں مجھ سے زیادہ اہم ہے ۔ اگر آپ ﷺ کے پاس کوئی شخص آ کر بیٹھ جاتا تو اس وقت تک نہ جاتے جب تک وہ شخص خود نہ جاتا۔ اگر آپ ﷺ کو جلدی ہوتی تو آپ ﷺ اس سے اجازت لیتے۔ آپ ﷺ اس بات سے منع فرماتے تھے کہ آپ کے آنے پر لوگ کھڑے ہوں۔

((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْهُ لَمْ یَقُوْمُوْا لَهٗ لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاهِیَتِهٖ لِذَالِکَ))[1]

[1] مسند احمد، کتاب المسند المكثرين، مسند انس بن مالک 11845

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے کوئی شخص زیادہ محبوب نہیں تھا لیکن ان کی عادت مبارکہ تھی کہ جب رسول اللہ ﷺ آتے تو (تعظیماً) کھڑے نہ ہوتے کیونکہ انہیں علم تھا کہ آپ ﷺ اپنے لئے کھڑے ہونے کو ناپسند فرماتے ہیں۔'' [1]

آپ ﷺ کسی کے ساتھ بھی اس طرح پیش نہ آتے جسے وہ اچھا خیال نہ کرتا ہو۔ بیماروں کی تیمارداری کرتے، غرباء ومساکین سے محبت فرماتے، ان کے پاس بیٹھ کر خیریت دریافت فرماتے، کوئی فوت ہو جاتا تو اس کی تجہیز وتکفین اور تدفین میں شامل ہوتے، کسی فقیر اور تنگ دست کو حقیر نہ سمجھتے اور نہ ہی کسی مالدار کی جاگیرداری سے مرعوب ہوتے، تحفے کو نعمت خیال کرتے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہوتا۔ آپ ﷺ کھانے میں کبھی عیب نہ نکالتے، پسند ہوتا تو تناول فرما لیتے ورنہ چھوڑ دیتے، ہمیشہ کھانا پینا شروع کرتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ'' پڑھتے اور داہنے ہاتھ سے کھاتے پیتے۔ فارغ ہو کر ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' پڑھتے، خوشبو پسند تھی، بدبودار چیزوں سے نفرت فرماتے، مثلاً کچا لہسن، پیاز وغیرہ۔ ریاکاری سے سخت نفرت تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے حج کیا اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ حَجَّةٌ لَا رِيَاءَ فِيْهَا وَلَا سُمْعَةَ)) [2]

''اے اللہ میرے اس حج کو ریاکاری اور دکھلاوے سے پاک رکھنا۔''

المقدسی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

آپ ﷺ لباس میں اور مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر امتیازی حیثیت نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ کوئی ناواقف شخص آتا تو اس کو پوچھنا پڑتا ''تم میں سے محمد (ﷺ)

[1] البتہ صاحب خانہ کے لئے مہمانوں کا استقبال کرنا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور اسی طرح اگر کوئی سفر سے واپس لوٹے تو اس سے معانقہ کرنے کے لئے بھی کھڑا ہونا جائز ہے۔

[2] كتاب الاحاديث المختار، للمقدسي، ج 5، ص 80، رقم الحديث 1705

کون ہیں؟'' قمیص آپ ﷺ کا محبوب ترین لباس تھا (نصف پنڈلیوں تک لمبی) خوراک اور لباس میں کبھی فضول خرچی نہیں کرتے تھے، ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھتے اور دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنتے۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارک گھنی تھی۔

بردباری، قوت برداشت، تحمل اور قدرت ہونے کے باوجود درگزر اور عفو سے کام لیتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے جوتے خود ٹانکتے، اپنے کپڑے خود سیتے تھے اور اپنے ہاتھ سے اس طرح کے کام کرتے تھے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنے گھر کے کام کاج کرتا ہے اور یہی وہ اوصاف حمیدہ تھے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے خود بذریعہ وحی آپ ﷺ کی تربیت کی تھی۔

دَعْوَةِ الرَّسُوْلِ وَ جِهَادِهِ ﷺ

لوگوں کو آپ ﷺ کا اسلام کی دعوت دینا اور جہاد کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کو دونوں جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا، تو آپ ﷺ نے دنیا کے لوگوں کو اس چیز کی دعوت دی جس میں ان کی دنیا و آخرت کی بھلائی اور کامیابی تھی۔ پہلی چیز جس کی طرف آپ ﷺ نے بلایا یہ تھی کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ کو پکارنا بھی عبادت میں ہی شامل ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

﴿ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِکُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴾(20:72)

"کہو میں تو صرف اپنے رب کو ہی پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔" (سورہ جن، آیت نمبر 20)

اس دعوت پر مشرکین آپ ﷺ کے مخالف ہو گئے کیونکہ یہ دعوت ان کے بت پوجنے اور اندھی تقلید کے خلاف تھی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر جادوگر اور دیوانہ ہونے کے الزامات لگا دیئے۔ جبکہ اس سے پہلے وہ خود ہی آپ ﷺ کو صادق اور امین جیسے القابات دے چکے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ نے قوم کی تکالیف وہ باتوں

اور الزامات پر صبر و تحمل سے کام لیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ان الفاظ کے ساتھ صبر کی تاکید فرمائی تھی۔

﴿ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴾ (24:76)

''پس تم اپنے رب کے حکم پر صبر کرو اور ان میں سے کسی گناہ گار کافر کی بات نہ مانو۔'' (سورہ دہر، آیت نمبر 24)

بعثت کے بعد آپ ﷺ 13 سال مکہ مکرمہ میں جانثار ساتھیوں کے ساتھ رہے۔ مشرکین کو اللہ تعالیٰ کی توحید کی طرف بلاتے اور ان کی تکالیف دہ باتوں اور ایذارسانی پر صبر و تحمل سے کام لیتے رہے۔ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تاکہ عدل وانصاف اور محبت پر مبنی ایک نیا اسلامی معاشرہ قائم کریں۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی معجزات کے ساتھ امداد فرمائی۔ توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانے والے اہم ترین معجزات قرآن کریم، علم، جہاد اور آپ ﷺ کا اخلاق حسنہ نمایاں ہیں۔

آپ ﷺ نے مختلف بادشاہوں کو خطوط لکھے اور انہیں اسلام کی دعوت پیش کی۔ مثلاً آپ ﷺ نے قیصر کی طرف لکھا۔

((اَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ﴿وَ يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ [1]

''اسلام لے آ! سلامت رہے گا اور تجھے اللہ تعالیٰ دگنے اجر وثواب سے نوازے گا اور اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

[1] مسلم، کتاب الجهاد، باب كتب النبي الى هرقل ملك شام يدعوه الى الاسلام

ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا رب نہ بنائے۔" (سورہ آل عمران، آیت نمبر 64)

ایک دوسرے کو رب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ (جو علماء سوء اپنی طرف سے حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا کر پیش کرتے ہیں ان کی پیروی نہ کریں)

جب کفار نے دعوتِ اسلام کو ٹھکرا دیا تو رسول اکرم ﷺ نے طاقت جمع کر کے کفار اور یہود کے خلاف جنگیں لڑیں اور آخر کار ان پر غلبہ حاصل کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے تقریباً بیس 20 معرکے ایسے لڑے جس میں خود شرکت فرمائی، جہاد، دعوت اسلام اور دوسری قوموں کو ظلم و استبداد سے نجات دلانے کی خاطر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کئی لشکر تیار کر کے مختلف علاقوں کی طرف روانہ کیے۔ آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تعلیم دیا کرتے تھے کہ سب سے پہلے کسی بھی قوم سے لڑنے سے قبل انہیں دعوت توحید باری تعالیٰ پیش کریں، اگر قبول کر لیں تو پھر ان سے لڑائی نہ کریں۔

نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے خصوصاً اپنی ذات کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تاکید فرماتے اور دوسرے مسلمانوں سے بھلائی اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے نیز فرماتے: مال غنیمت چوری نہ کرنا، وعدہ خلافی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا اور نہ ہی دشمن کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا۔

رسول اکرم ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی اتباع

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ﴾(31:3)

''اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 31)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) ❶

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے ماں، باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔''

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ میں اخلاق حسنہ، بہادری، عزت و بزرگی جیسی تمام صفات یکجا کر دیں جو بھی آپ ﷺ کو اچانک دیکھتا وہ رعب میں آ جاتا اور جس

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ الرسول اللہ ﷺ اکثیر من اھل والولد والوالد و الناس اجمعین

کی آپ ﷺ سے ایک دفعہ ملاقات ہوجاتی وہ آپ ﷺ کو اپنا محبوب بنالیتا۔

رسول اللہ ﷺ نے یقیناً رسالت پہنچا کر اپنی امت کی مکمل خیر خواہی کی اور ایک کلمہ کے نیچے سب کو جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے دل توحید باری تعالیٰ سے معمور کردیئے۔ اسی چیز کا اثر تھا کہ انہوں نے اپنے حسن سلوک سے اور جہاد کر کے ملکوں کے ملک فتح کیے تاکہ لوگوں کو بندوں کی عبادت سے آزاد کرا کے رب واحد کی عبادت میں لگادیں۔

آپ ﷺ نے ہم تک دین اسلام، تمام بدعات وخرافات سے کلی طور پر محفوظ پہنچایا ہے لہٰذا ہمیں نہ اس میں زیادتی کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کچھ کمی کرنے کی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾(3:5)

''آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کردیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی ہے اور اسلام کو تمہارے لئے دین کی حیثیت سے پسند کیا۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 3)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ)) [1]

''میں تو صرف اخلاقی خوبیوں کی تکمیل کے لئے ہی بھیجا گیا ہوں۔'' (اسے حاکم نے صحیح اور ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے)

یہ ہمارے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق حسنہ ہیں۔ آیئے! ہم بھی ان پر عمل

[1] مستدرک حاکم، کتاب آیات رسول اللہ ﷺ التی ھی دلائل النبوۃ، ج 2، ص 679، رقم 4221

پیرا ہونے کی کوشش کریں تا کہ رسول اللہ ﷺ سے سچے محبت کرنے والے بن سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾(21:33)

"بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول ایک بہترین نمونہ ہیں۔" (سورہ احزاب، آیت نمبر 21)

یاد رہے! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت، کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث پر عمل پیرا ہونے، ان کے مطابق فیصلہ کرنے اور توحید باری تعالیٰ سے محبت کرنے کا تقاضہ کرتی ہے جس کی آپ ﷺ دعوت دیتے رہے نیز رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت ہم سے کتاب وسنت پر عمل پیرا رہنے اور کسی دوسرے کے قول کو مقدم نہ سمجھنے کا بھی تقاضہ کرتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ﴾(1:49)

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔" (سورہ حجرات، آیت نمبر 1)

رسول اللہ ﷺ سے محبت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ توحید باری تعالیٰ سے محبت کی جائے جس کی آپ ﷺ دعوت دیتے رہے اور اس پر عمل بھی کیا جائے اور جو شخص اس توحید کی دعوت دے اس سے بھی اظہار محبت کیا جائے نہ کہ نفرت بھرے القابات دیئے جائیں۔

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوٓا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوٓا أَعْمَالَكُمْ﴾(33;47)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اطاعت سے انحراف کر کے اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔'' (سورہ محمد، آیت نمبر 33)

اطاعت کے بارے میں یہ بات یاد رہے کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت نہ صرف آپ ﷺ کی زندگی تک محدود نہیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لئے فرض قرار دی گئی ہے گویا اطاعت رسول اور ایمان لازم وملزوم ہیں۔ اطاعت ہے تو ایمان بھی ہے، اطاعت نہیں تو ایمان بھی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''انکار کس نے کیا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔''

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّهٗ وَ اِتِّبَاعَهٗ وَشَفَاعَتَهٗ وَالتَّخَلُّقِ بِأَخْلَاقِهٖ ﷺ))

''اے اللہ! ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سچی محبت، سچی تابعداری اور آپ ﷺ کی شفاعت عطا فرما اور آپ ﷺ کے اخلاق حسنہ کے مطابق ہمارے اخلاق درست فرما۔''

أَحَادِيثُ حَوْلَ الرَّسُوْلِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے متعلق احادیث

① ((اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِیِّهٖ)) [1]

’’میں تم میں ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ① اللہ کی کتاب (قرآن مجید) اور ② میری سنت (حدیث)۔‘‘ (مستدرک حاکم، علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔)

② ((عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا)) [2]

’’تم پر میری اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے اسے مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔‘‘

③ ((یَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا)) [3]

[1] مستدرک حاکم، کتاب الاعتقاد والهدایة الی سبیل الرشاد، باب الاعتصام بالسنة و اجتناب البدعة

[2] مسند احمد، مسند الشامین، حدیث العرباض بن ساریة 10572

[3] بخاری، کتا الوصایا، باب هل یدخل النساء والولد فی الاقارب

"اے محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! دنیا میں میرے مال سے جو چاہے مانگ لے، اللہ کے ہاں میں تیرے کچھ کام نہ آ سکوں گا۔"

④ ((مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ)) ❶

"جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔"

⑤ ((لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ)) ❷

"میری تعریف میں اس طرح زیادتی نہ کرنا جس طرح (عیسائیوں نے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مبالغہ سے کام لیا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہا کرو۔"

⑥ ((لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ مَسَاجِدَ)) ❸

"یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔"

⑦ ((مَنْ یَقُوْلَ عَلَیَّ مَالَمْ اَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ)) ❹

"جس نے میرا نام لے کر کوئی ایسی بات بیان کی جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔" (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

⑧ ((اِنِّیْ لَا اُصَافِحُ النِّسَآءَ)) ❺

"میں (غیر محرم) عورتوں سے کبھی مصافحہ نہیں کرتا۔"

❶ بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ
❷ بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء، باب قولہ تعالیٰ ﴿وَاذْكُرْ فِی الْكِتَابِ مَرْیَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا﴾ سورۃ مریم: 16
❸ بخاری، کتاب الصلاۃ، باب 55
❹ مسند احمد، کتاب باقی المسند المکثرین، باب باقی المسند السابق 7918
❺ ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب بیعۃ النساء

⑨ ((مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي))❶

''جس شخص نے میری سنت کی پرواہ نہ کی' میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' (بخاری و مسلم)

⑩ ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ))❷

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع بخش نہ ہو۔'' (مسلم)
(یعنی ایسا علم جس پر نہ تو خود عمل کر سکوں' نہ دوسروں کو اس کی تعلیم دے سکوں اور نہ ہی اس سے میرا اخلاق درست ہو)

⑪ ((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ))❸

''جس نے کوئی ایسا کام ایسا کیا جو دین میں نہیں ہے تو وہ کام اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے۔''

⑫ ((مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ))❹

''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

⑬ ((مَنْ يَعْصِيْنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ))❺

''جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔''

---

❶ بخاری ، کتاب النکاح ، باب ترغیب النکاح
❷ مسلم ، کتاب الذکر والدعاء ، باب فی الادعیة
❸ اللؤلؤ ولمرجان ، الجزء الثانی ، رقم الحدیث 1120
❹ بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة ، باب الاقتداء بسنن رسول الله
❺ مسلم ، کتاب الامارہ ، باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة

كَيْفَ نُرَبِّيْ اَوْلَادَنَا

ہم اپنی اولاد کی تربیت کیسے کریں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا ﴾(6:66)

''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچالو۔'' (سورہ تحریم، آیت نمبر 6)

والدین، استاد اور ہر وہ شخص جو کسی بچہ کی تربیت کر رہا ہے، ان سب سے، ان کے زیر تربیت ماتحتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے باز پرس ہوگی اگر اچھی تربیت کی ہوگی تو تربیت پانے والا اور تربیت دینے والا دونوں دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے سرفراز ہوں گے اور اگر تربیت دینے والے نے سستی اور غفلت سے کام لیا ہوگا تو پھر ان کا اپنا انجام بھی اچھا نہ ہوگا اور زیر تربیت ماتحتوں کا بوجھ بھی والدین یا استاد پر ہوگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ❶

''تم میں سے ہر شخص بادشاہ ہے اور ہر شخص کا جس جس پر اختیار ہے ان سب کے متعلق اس سے سوال کیا جائے گا۔''

❶ مسلم، كتاب الامارة، باب فضيلة الامير العادل و عقوبة الجائر والحث ......

استاد کے لئے تو بڑی خوشی کا مقام ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلاً وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)) ❶

''اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے ذریعے سے کسی ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔''

درج ذیل حدیث کی رُو سے اپنے بچے کی صحیح تعلیم و تربیت کرنے والے والدین کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهُ)) ❷

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس سے سوائے تین عمل کے تمام اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ ① صدقہ جاریہ ② علم جس سے نفع حاصل کیا جا رہا ہو ③ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا خیر کرتی رہے۔''

تربیت کرنے والے کے لئے ضروری بات یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے خود اپنی اصلاح کرے کیونکہ جو کام بچوں کے سامنے کیا جائے وہ اسے اچھا سمجھیں گے اور جو کام چھوڑ دیا جائے گا بچے اسے بُرا سمجھیں گے، لہٰذا جو کام وہ بچوں کے لئے اچھے نہ سمجھیں خود بھی ان سے بچیں۔

① جب بچہ بولنا شروع کر دے تو سب سے پہلے اسے کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ پڑھایا جائے۔

② اولاد کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس پر ایمان لانے کی محبت پیدا کرنے کی کوشش

---

❶ بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل من اسلم على يديه رجل

❷ مسلم، کتاب الوصية

کرنی چاہئے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہمیں ہر چیز عطا کرنے والا ہے وہ اکیلا ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

③ بچوں کو جنت کے حصول کی رغبت دلانی چاہئے کہ جنت اسے ملے گی جو نماز پڑھے گا، روزے رکھے گا، والدین کا کہا مانے گا اور اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لئے نیک اعمال بجالائے گا۔

اپنی اولاد کو جہنم سے یوں ڈرایا جائے کہ ہر وہ شخص جہنم کی آگ میں جلے گا جو نماز چھوڑے گا، والدین کی نافرمانی کرے گا، اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے برے عمل کرے گا، شریعت کے فیصلوں کو چھوڑ کر دوسرے فیصلوں پر راضی ہو، فریب اور دھوکے سے لوگوں کا مال کھا جائے، جھوٹ بولے اور سود کھائے۔

④ اولاد کو یہ بھی سکھانا چاہئے کہ وہ جب بھی کچھ مانگیں تو اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور جب بھی مدد طلب کریں تو اللہ تعالیٰ سے ہی طلب کریں۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ بیٹا!

((إِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَ إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ))[1]

”تجھے جب بھی مانگنا ہو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب مدد کی ضرورت پڑے تو بھی اللہ ہی سے طلب کر۔“ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے)

[1] ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب حدیث حنظلة رضی اللہ عنہ

تَعْلِيمُ الصَّلَاةِ

نماز کی تعلیم

اولاد کو چھوٹی عمر میں ہی نماز سکھا دینی چاہیے تا کہ بڑے ہو کر بھی نماز کے پابند رہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مُرُوْا صِبْيَانَكُمْ الصَّلَاةَ إِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))●

''تمہارے بچے جب سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز سکھا دیا کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مارا کرو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔'' (مسند احمد یہ حدیث صحیح ہے)

① اولاد کے سامنے وضو کرنا، نماز ادا کرنا، انہیں اپنے ساتھ مسجد میں لے جانا اور نماز کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کی ترغیب دینا، یہ سب باتیں ان کی اچھی تربیت میں ہی شامل ہیں۔ یہ استاد اور والدین کا فرض ہے جبکہ اولاد کی تربیت میں ہر سستی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ ضرور سوال کریں گے۔

② اولاد کو قرآن کریم کی تعلیم دی جائے۔ پہلے سورت فاتحہ اور دوسری چھوٹی چھوٹی سورتوں سے ابتدا کروائی جائے۔ مسنونہ دعائیں حفظ کروائی جائیں، نماز

● مسند احمد، کتاب مسند المکثرین من الصحابة، باب مسند عبدالله بن عمر رضی الله عنهما رقم الحدیث 6402

سکھائی جائے تا کہ وہ مسنون طریقے سے نماز ادا کر سکیں نیز بچوں کو تجوید اور قرآن وحدیث کی تعلیم دلوانے کے لئے استاد مقرر کریں۔

③ اولاد کو جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کا شوق دلائیں، بچوں کی صف مردوں کی صف کے پیچھے ہو۔ اگر کوئی غلطی کر بیٹھیں تو بڑی نرمی سے ان کو سمجھایا جائے نہ انہیں ڈانٹیں اور نہ ہی ان پر سختی کریں، کہیں وہ نماز پڑھنا ہی نہ چھوڑ دیں اور خود ہم بھی گناہ گار ہوں۔ ہمیں چاہئے کہ اپنا بچپن اور کھیل یاد رکھتے ہوئے درگزر سے کام لیں۔

④ نماز، جہاں دین کا بنیادی رکن اور اسلام کے عظیم شعائر میں سے ایک شعار ہے وہاں اپنے اندر انسانی تربیت و اصلاح کا بہترین انداز اور اطاعت و فرمانبرداری کی خُو ڈالنے کا جداگانہ انداز بھی لئے ہوئے ہے۔ اگر چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو نماز کی تعلیم اور اس کے فوائد وآداب سے آگاہ کروایا جائے تو یقیناً وہ بڑے ہو کر بھی بے حیائی اور برے کاموں سے رکے رہیں گے۔ ان کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی اور وہ اپنی عملی زندگی میں انہیں بچپن سے ہی بہترین گائڈ لائن میسر ہوگی جس پر چلتے ہوئے وہ دین ودنیا کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا جذبہ بیدار ہوگا اور وہ ذہنی طور پر اسلامی سانچے میں ڈھل جائیں گے۔

اَلتَّحْذِیْرُ مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ

گناہوں سے ڈرانا اور ان سے بچنے کی تاکید

① بچوں کو جھوٹ، گالی گلوچ، لعن طعن اور فحش گفتگو سے بچایا جائے اور بڑے پیار سے یہ بات ان کو بتائی جائے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے، دنیا میں گھاٹے اور آخرت میں جہنم جانے کا سبب ہے، ہمیں خود بھی اپنی زبانوں کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ ان کے لئے اچھا نمونہ بن سکیں۔

② اولاد کو جوئے اور قمار بازی کی تمام قسموں سے منع کریں، مثلاً قسمت کی پڑیا، لڈو، شطرنج اور سنوکر وغیرہ اگرچہ وہ تفریح کے لئے ہی کیوں نہ کھیلیں کیونکہ یہ بالآخر جوئے تک لے جاتی ہیں اور آپس میں عداوت اور دشمنی ڈال دیتی ہیں، جس سے جانی، مالی نقصان اور وقت کا ضیاع ہونے کے ساتھ ساتھ نمازیں بھی رہ جاتیں ہیں۔

③ اولاد کو فحش اور گندے رسائل پڑھنے، برہنہ تصاویر دیکھنے، من گھڑت اور جنسی افسانے پڑھنے سے منع کریں۔ سینما، ویڈیو اور ٹیلی ویژن پر فلمیں دیکھنے سے روکیں۔ ان تمام چیزوں سے ان کا اخلاق اور مستقبل تباہ ہوتا ہے۔

④ اولاد کو سگریٹ نوشی کی لعنت سے منع کریں، انہیں سمجھائیں کہ تمام ڈاکٹروں کا بالاتفاق فیصلہ ہے کہ یہ انسان کے جسم اور پھیپھڑوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ یہ سرطان جیسی مہلک بیماری کا باعث ہے اور اس کا گندہ دھواں سینے میں پہنچ کر پھیپھڑے ناکارہ بنا دیتا ہے۔ یہ ایک بے فائدہ چیز ہے، اس لئے اس کا

پینا اور خرید و فروخت حرام ہے۔ اس کے بجائے بچوں کو پھل، مقوی دماغ اشیاء کھانے کی رغبت دلائیں۔

⑤ اولاد کو ہمیشہ سچ بولنے کا کہیں اور خود از راہِ مذاق بھی جھوٹ نہ بولیں تا کہ وہ بھی جھوٹ نہ بولنے پائیں۔ جب ان سے کوئی وعدہ کریں تو اُسے ہر حال میں پورا کریں۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اٰ يَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ : اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ))❶

"منافق کی تین نشانیاں ہیں ① جب بات کرے تو جھوٹ بولے ② جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور ③ اگر امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے۔"

⑥ اپنی اولاد کو رشوت، سود، دھوکے بازی اور چوری کے مال سے دور رکھیں کیونکہ یہی ان کے سرکش، نافرمان اور بد بخت ہونے کا سبب بنے گا۔

⑦ اپنی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ سے غصے اور ہلاکت کی دعا نہ کریں، اسی لئے کہ کسی وقت بھی بری دعا قبول ہو سکتی ہے جو اولاد کی گمراہی و تباہی کا سبب بن سکتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ بچوں سے کہا جائے:

((هَدٰكَ اللّٰهُ ،اَصْلَحَكَ اللّٰهُ ،اَرْشَدَكَ اللّٰهُ))

"اللہ تجھے ہدایت دے، اللہ تجھے نیک کرے، اللہ تیری رہنمائی کرے۔"

⑧ اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ مردہ لوگوں سے دعائیں مانگنے اور مدد طلب کرنے سے بھی منع کریں کیونکہ یہ بھی شرک ہے حالانکہ وہ صرف بندے ہیں جو نفع اور نقصان کے کچھ بھی مالک نہیں۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

❶ بخاری ، کتا الایمان ، باب علامات المنافق

﴿ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾(106:10)

"اور اللہ کو چھوڑ کر کسی ایسی ہستی کو نہ پکارو، جو تجھے فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ نقصان اگر تو ایسا کرے گا تو ظالموں میں سے ہوگا۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 106)

⑨ والدین کی نافرمانی نہ کریں اور ان کا ادب واحترام کریں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ ﴾(23:17)

"یہ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور اپنے والدین کے ساتھ احسان کرنا اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اف تک نہ کہو اور نہ ہی ڈانٹو، بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات کرو۔" (سورہ اسراء، آیت 23)

اَلسَّتْرُ وَالْحِجَابُ

بچیوں کو پردہ کرنے کی عادت ڈالیں

① لڑکیوں کو چھوٹی عمر میں ہی پردہ کرنے کی عادت ڈالیں تاکہ بڑی ہو کر بھی اس کی پابند رہیں۔ انہیں تنگ قسم کے چھوٹے چھوٹے کپڑے جن سے مکمل جسم نہ ڈھانپا جا سکے استعمال نہ کرنے دیں۔ لڑکیوں کو صرف ایک فراک یا نیکر نہ پہننے دیں کیونکہ اس میں مردوں یا غیر مسلم قوم کی مشابہت پائی جاتی ہے اور نوعمر لڑکوں کے جذبات ابھرتے ہیں جو کسی فتنہ سے کم نہیں۔ جب لڑکیاں اپنی عمر کے ساتویں سال کو پہنچ جائیں تو انہیں حکم دیں کہ اپنے سر کے اوپر سکارف رکھیں اور جب سنِ بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر چہرے کا بھی پردہ کروائیں اور گھر سے باہر نکلنے پر مکمل پردہ کرنے کی غرض سے سادہ برقعہ استعمال کروائیں۔ قرآن کریم تمام مومن عورتوں کو پردہ کا حکم دیتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (59:33)

"اے نبی! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے، تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور ستائی نہ جائیں۔" (سورہ احزاب، آیت نمبر 59)

اللہ تعالیٰ نے عورت کو اپنے حسن کی نمائش کرنے اور چہرہ کھول کر چلنے سے منع

فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ﴾(33:33)

''اور دور جاہلیت کی سج دھج نہ دکھاتی پھرو۔'' (سورہ احزاب، آیت نمبر 33)

② اولاد کو وصیت کی جائے کہ لڑکے اور لڑکیاں اپنا مخصوص لباس استعمال کریں تا کہ ایک جنس سے دوسری جنس پہچانی جا سکے۔یورپی لباس سے احتراز کریں اور ان کی مشابہت اختیار نہ کریں۔مثلاً تنگ پتلون وغیرہ۔

صحیح حدیث میں ہے:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَلَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ))[1]

''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ان مردوں اور عورتوں پر لعنت کی ہے جو خود ہجڑے بنتے ہیں۔'' (بخاری)

اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))[2]

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔'' (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے)

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء والمتشبهات بالرجال

[2] ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة

اَلْأَخْلَاقُ وَالْآدَابُ

اخلاق وآداب

① اولاد کو دائیں ہاتھ سے کھانے، پینے اور لکھنے، چیز پکڑنے اور دینے کی عادت ڈالیں۔ ہر کام کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہِ اور مکمل کرنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے کی تعلیم دیں۔ ہمیشہ بیٹھ کر کھانا کھانے کی نصیحت کریں۔

② اولاد کو صفائی پسند بنائیں کہ وہ اپنے ناخن تراشے، کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھوئے۔ اسے استنجا کرنے کا طریقہ بتائیں کہ وہ بول و براز کے بعد پانی سے اچھی طرح طہارت کرے کپڑے بھی ناپاک نہ ہوں اور اس کی نماز درست ہو۔

③ پیار اور نرمی کے ساتھ الگ لے جا کر ان کو نصیحت آموز باتیں بتاتے رہیں۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو انہیں ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں اگر وہ بچپنے کی وجہ سے نافرمانی کریں تو ان سے بات چیت کرنا چھوڑ دیں۔

④ جب اذان ہو رہی ہو تو خود بھی خاموش ہو جائیں اور اولاد کو خاموش رہنے کا کہیں اور جو کلمات مؤذن کہتا ہے جواباً وہی کہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ پر درود اور یہ مسنون دعا پڑھیں۔

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِی وَعَدْتَّهٗ))[1]

”اے اس مکمل دعوت توحید اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب حضرت محمد ﷺ کو

[1] بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء

فضیلت اور وسیلہ عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔"

⑤ جب بچے بڑے ہو جائیں تو ان کے لئے الگ بستر رکھیں، اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم ان کو لحاف ہی الگ الگ بنا دیں اور لڑکے لڑکیوں کے لئے کمرے الگ الگ کر دیئے جائیں تو یہ بہتر ہے۔ یہ ان کے اخلاق اور صحت کے لئے اچھا ہے۔

⑥ اولاد کو تاکید کریں کہ راستوں میں تکلیف دہ اشیاء نہ پھینکیں بلکہ اگر راستے میں کوئی تکلیف دہ چیز پڑی ہو تو اسے راستے سے ہٹا دیں۔

⑦ اپنی اولاد کو بُری مجلس میں جانے اور سڑکوں پر بے مقصد گھومنے والے بچوں کے ساتھ پھرنے سے روک دیں۔

⑧ اولاد کو تاکید کریں کہ جب گھر آئیں یا سکول جائیں یا راستے میں کوئی ملے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہیں۔

⑨ اولاد کو یہ نصیحت بھی کرتے رہیں اپنے ہمسایوں کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک سے پیش آئیں اور انہیں ایذا نہ دیں۔

⑩ اولاد کو مہمانوں کے ساتھ عزت واحترام سے پیش آنے کی تلقین کریں اور جو کچھ گھر میں موجود ہو اس سے ان کی مہمان نوازی کریں۔

⑪ ہر ایک سے حسن سلوک اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کی تاکید کریں۔

⑫ اگر کوئی مستحق راستہ پوچھے تو اپنے بچوں کو اسے صحیح راستہ بتانے کی تاکید کریں، اگر نابینا شخص سڑک وغیرہ پار کروانے کے لئے کہے تو اسے سڑک پار کروانے کی تلقین کرتے رہیں۔

اَلْجِهَادُ وَالشَّجَاعَةُ

جہاد اور بہادری

① اپنے خاندان کے افراد اور طلبہ کے لئے ہر ہفتہ ایک ایسی نشست کا اہتمام کریں جس میں سیرت النبی ﷺ اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کے واقعات پڑھ کر سنائیں جائیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ وہ سب بہادری میں بے مثال اور بہترین قائد تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی اور حضرت معاویہ ایسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جنہوں نے مختلف ممالک فتح کیے، اور ہماری ہدایت کا باعث بنے۔ اپنے پختہ ایمان، جذبہ جہاد، قرآن و سنت پر عمل پیرا ہو کر نیز اپنے حسن اخلاق کی بناء پر تمام دنیا پر چھا گئے۔

② اپنی اولاد کو شجاعت و بے خوفی کی تعلیم دیں، انہیں نیکی کا حکم دیں۔ برے کاموں سے دور رہنے کی تلقین کریں انہیں یہ بھی تعلیم دیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے نہ ڈریں۔ اولاد کو دھوکہ سے اور جھوٹ بول بول کر ڈرانا صحیح نہیں اور نہ ہی انہیں اندھیروں سے ڈرایا جائے۔

③ ہم پر فرض ہے کہ اپنی اولاد میں ظالم عیسائیوں، یہودیوں اور ہندوؤں سے انتقام لینے کا جذبہ پیدا کریں۔ جب ہمارے نوجوان اسلامی تعلیم اور فلسفہ جہاد کے زیور سے آراستہ ہوں گے تو پھر فلسطین، بیت المقدس، کشمیر، چیچنیا، عراق و افغانستان وغیرہ کے معصوم مسلمانوں کے حقوق کے لئے جنگ لڑیں

گے اور فتح پائیں گے۔(ان شاء اللہ!)

④ صحیح اسلامی تربیت کے لئے دینی لٹریچر خود پڑھیں اور اولاد کو پڑھنے کے لئے دیں، جن میں قرآن کریم، سیرت النبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی کے واقعات اور بہادر مسلمان سپہ سالاروں کے واقعات ہوں۔

ایسی چند کتابوں کے نام پیش یہ ہیں:

- سیرت النبی ﷺ، اخلاق النبی ﷺ اور اسلامی آداب کے متعلق کتب۔
- کتاب وسنت کے مطابق صحیح عقیدہ پر پیش کی گئی کتب۔
- قصص الانبیاء علیہم السلام اور سیرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تحریر کی گئی کتب۔

⑤ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی بہادری، شجاعت اور مسلمانوں کے عظیم سپہ سالاروں کی سیرت و جہاد کا مطالعہ کرنے کی ان کو عادت ڈالیں تاکہ نوجوان نسل کو پتہ چلے کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی زندگیوں میں جہاد اس قدر رچ بس چکا تھا کہ ان کے نزدیک جہاد کے بغیر اسلامی زندگی کا تصور نا تمام اور ادھورا تھا۔

⑥ اپنے بچوں پر واضح کریں کہ یہ ذلت ورسوائی جس سے آج امت مسلمہ ہر جگہ دوچار ہے، اس کی اصل وجہ ترک جہاد ہے، لہٰذا جب تک ہم نے پھر سے جہاد کو اپنا اوڑھنا، بچھونا نہ بنایا، یہ ذلت ورسوائی ہمارا مقدر بنی رہے گی۔

❀❀❀

بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

والدین سے حسن سلوک

اگر آپ دنیا و آخرت کی کامیابی کے طالب ہیں تو درج ذیل نصیحتوں پر عمل کریں۔

① والدین کے ساتھ ادب واحترام سے بات کریں

﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝﴾ (23:17)

''اور انہیں اف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات کرو۔''

(سورہ بنی اسرائیل' آیت نمبر 23)

② والدین کی اطاعت اور ان کا حکم مانیں لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر ان کی بات نہیں ماننی چاہیے۔

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ))❶

''مخلوق کی اطاعت کرتے ہوئے خالق کائنات کی نافرمانی کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔''

③ والدین کے ساتھ نرم لہجہ میں بات کریں نہ خود ایسی بات کریں جس سے انہیں غصہ آئے اور نہ ان کی طرف غصہ بھری نظروں سے دیکھیں۔

④ والدین جب کوئی بات کریں یا کچھ کہیں تو غور سے سنیں ان کی عزت اور مرتبے کا خیال رکھیں۔ ان کے سامان کی حفاظت کریں۔ ان کی اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ اٹھائیں۔

⑤ جس کام سے ان کو خوشی ہو وہ کریں۔ مثلاً ان کی خدمت کرنا، لوازمات زندگی

❶ ترمذی ، کتاب الجهاد، باب ماجاء لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق

مہیا کرنا اور حصول علم کے لئے کوشش کرنا وغیرہ۔

⑥ اپنے تمام کاموں میں ان سے مشورہ کریں۔ اگر اپنی رائے ان کے خلاف ہو تو بڑی نرمی سے معذرت کر دیں۔

⑦ جب وہ بلائیں تو بڑی عاجزی سے انہیں جواب دیں

((نَعَمْ يَا أُمِّيْ نَعَمْ يَا أَبِيْ))

''جی امی جان، جی ابا جان، حاضر ہوں۔''

اور ایسے نہ کہیں:

((يَا بَابَا يَا مَامَا))

''ہاں! بابا' ہاں! ماما۔''

کیونکہ یہ الفاظ غیر زبانوں (انگریزوں) کے ہیں۔

⑧ والدین کے دوستوں اور رشتہ داروں کی ان کی زندگی میں بھی اور فوت ہو جانے کے بعد بھی احترام کریں۔

⑨ والدین سے جھگڑا نہ کریں اور نہ ہی یہ کہیں کہ آپ غلط ہیں۔ بڑے ادب کے ساتھ حق بات واضح کرنے کی کوشش کریں۔

⑩ والدین سے بے جا ضد نہ کریں اور نہ ہی ان کے آگے اونچا بولیں، ان کی بات خاموشی سے سنیں اور ہمیشہ اُن سے مؤدبانہ اور اچھا سلوک کریں۔ والدین کی عزت کے لئے اپنے بہن بھائیوں سے بھی ناراضگی مول نہ لیں۔ اس طرح ان کی عزت میں فرق آئے گا۔

⑪ اگر والدین آپ کے پاس آئیں تو ان کی پیشانی چوم لیں۔

⑫ گھر کے کام کاج میں والدہ کا ہاتھ بٹائیں اور والد کے کام میں تعاون کرنے

سے بھی گریز نہ کریں۔

13. کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو والدین کی اجازت کے بغیر کہیں نہ جائیں، اگر وہ خفا ہوں تو معذرت کرلیں۔ والدین سے ناراض ہرگز نہ ہوں۔

14. اجازت طلب کئے بغیر ان کے پاس نہ جائیں خصوصاً ان کی نیند یا آرام کے وقت میں۔

15. اگر آپ تمباکو نوشی کرتے ہیں تو ان کے سامنے نہ پئیں اور اس موذی مرض کو چھوڑنے کی کوشش کریں۔

16. اُن سے پہلے خود کھانا نہ کھائیں بلکہ اس معاملہ میں بھی ان کی عزت کا خیال رکھیں۔

17. ان پر جھوٹ نہ بولیں اور ان سے کسی ناپسند کام کے سرزد ہو جانے پر انہیں کچھ نہ کہیں۔

18. اپنی بیوی اور اولاد کو والدین پر مقدم نہ رکھیں بلکہ ہر کام میں والدین کی رضا کا خیال رکھیں۔

((رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ)) [1]

"والد کی رضا میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔"

یعنی والدین کی رضا ہی اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

19. جب والدین پاس بیٹھے ہوں تو ان کے مقابل اعلیٰ درجہ کی جگہ پر نہ بیٹھیں اور نہ ہی والدین کے سامنے پاؤں پھیلائیں۔

20. اپنے والد کی طرف سے نسبت کرنے میں تکبر سے اپنی بے عزتی محسوس نہ کریں اگرچہ آپ کسی بڑے ہی عہدے پر کیوں نہ فائز ہوں۔ انہیں کوئی ایسا

---

[1] ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین

لفظ تک نہ کہیں جو ان کے لئے تکلیف دہ ہو۔

21. والدین پر خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام نہ لیں، کہ انہیں شکوہ کرنے کا موقعہ مل جائے جو آپ کے لئے باعث شرم ہو، پھر تمہاری اولاد بھی تم سے یہی سلوک کرے گی۔ کیونکہ جیسا کرو گے، ویسا بھرو گے۔
22. اگر آپ والدین سے الگ رہ رہے ہوں تو ان کی زیارت کے لئے ضرور جا کر انہیں تحائف دیا کریں، جس محنت اور تکالیف سے انہوں نے آپ کی پرورش اور تربیت کی، ان کا شکریہ ادا کریں۔ جس قدر تمہیں اپنی اولاد کا غم ستاتا ہے، اسی طرح انہیں بھی آپ کا غم بے قرار کرتا ہے۔
23. والدین کی نافرمانی اور ان کے خفا ہو جانے سے بچیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا و آخرت کی بدبختی تمہارا مقدر بن جائے اور تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا تم اپنے والدین سے کر رہے ہو۔
24. اپنی والدہ کی عزت سب زیادہ کریں کیونکہ:

((اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ))

"جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔" (ابن ماجہ)

25. والدین سے کوئی چیز لینی ہو تو نرم لہجہ سے طلب کریں، اگر مل جائے تو شکریہ ادا کریں اگر نہ ملے تو پھر انہیں معذور سمجھ کر مزید مطالبات سے انہیں پریشان نہ کریں۔
26. جیسے ہی آپ بڑے ہو جائیں تو حلال و طیب روزی کی خاطر اپنے والدین کے ساتھ تعاون کریں۔
27. آپ کے ذمہ والدین کے حقوق ہیں اور بیوی کے بھی۔ ہر ایک کے الگ الگ حقوق پورے کرنے کی کوشش کریں۔ اگر وہ دونوں الگ الگ رہ رہے ہوں

تب بھی ان کی خیر خیریت معلوم کرتے رہیں اور ان کو وقتاً فوقتاً تحائف دیتے رہا کریں۔ اگر طرفین میں کوئی جھگڑا ہو جائے تو بڑی عقلمندی سے سلجھانے کی کوشش کریں۔

28. آپ کی بیوی اور والدین کے درمیان اگر کبھی اختلاف ہو جائے تو اس وقت بڑی دانش مندی سے اپنی بیوی کو سمجھا دیں اگر چہ وہ اپنی بات میں سچی ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ والدین کو راضی رکھنا آپ کے لئے ناگزیر ہے۔

29. اگر بیوی کو طلاق دینے کے معاملہ میں آپ کا والدین کے ساتھ اختلاف ہو جائے تو پھر فیصلہ شریعت کی طرف لے جائیں۔ کیونکہ یہی سب سے بہتر راستہ ہے۔

30. اولاد کے حق میں والدین کی اچھی اور بری دونوں دعائیں قبول ہو جاتی ہیں، لہٰذا ان کی بددعاؤں سے بچیں۔

31. عام لوگوں سے بھی بڑے حسن سلوک اور عزت سے پیش آئیں۔ جو لوگوں کو گالیاں دیتا ہے، پھر لوگ اسے گالیاں دیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ : يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَ يَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ)) [1]

آدمی کا اپنے والدین کو گالیاں دینا بھی کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ وہ اس طرح کہ ایک شخص دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو جواباً وہ اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب ایک شخص دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو جواباً دوسرا آدمی اس کی والدہ کو گالیاں دیتا ہے۔

(لہٰذا پہلے گالی دینے والے شخص نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالیاں دیں)

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر واکبرھا

㉜ والدین کی زندگی میں بھی ان کی زیارت کیا کریں اور فوت ہوجانے کی بعد ان کے لئے مغفرت کی دعائیں مانگیں اور ان کی طرف سے صدقہ و خیرات دیا کریں۔

اور ان کے لئے اکثر یہ دعا کرتے رہا کریں:

① ﴿ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ ﴾(28:71)

''اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔'' (سورہ نوح، آیت نمبر 28)

② ﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا﴾(124:177)

''جس طرح ان دونوں نے مجھے چھوٹی عمر میں بڑی شفقت ومحبت سے پالا ہے خدایا! تو بھی ان پر رحم فرما۔'' (سورہ بنی اسرائیل، آیت نمبر 24)

اِجْتَنِبُوا الْکَبَائِرَ

کبیرہ گناہوں سے بچیں

① ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا﴾(31:4)

"اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے جن سے تمہیں روکا جارہا ہے تو تمہاری برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 31)

② رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ اَلشِّرْکُ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ)) [1]

"کبیرہ گناہوں میں سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، کسی شخص کو ناجائز قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا ہیں۔" (بخاری ومسلم)

③ کبیرہ گناہ:

نافرمانی کا ہر وہ کام ہے جس کے کرنے والے کو دنیا میں حد لگائی جائے یا آخرت میں اس کے لئے وعید آئی ہے۔

---

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب الکبائر و اکبرھا

④ کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان کبیرہ گناہوں کی تعداد سات سو ہے اور ان سات سو میں سے سات تو بہت ہی بڑے ہیں۔

توبہ استغفار کر لینے سے کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور کسی صغیرہ گناہ پر اصرار کرنے سے وہ صغیرہ (چھوٹا) نہیں رہتا ہے۔ کبیرہ گناہوں کے مختلف درجے ہیں اور تمام درجے برابر نہیں ہیں۔

أَنْوَاعُ الْكَبَائِرِ

کبیرہ گناہوں کی اقسام

① **عقیدہ میں سب سے کبیرہ گناہ :**

* شرک اکبر:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، شرک اکبر ہے۔ مثلاً غیر اللہ کی عبادت کرنا یا اس سے دعا اور مدد مانگنا یا غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا یا اللہ کے لئے کسی اور سے امید رکھنا۔ جس پر اللہ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾(18:72)

"اور یہ کہ مساجد اللہ کے لئے ہیں، لہٰذا کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو۔" (سورہ جن، آیت نمبر 18)

اور شرک کی قسم میں سے یہ بھی ہے کہ کاہن، عراف اور نجومی کی باتوں کو سچ مان لیا جائے جن کے بارے میں وہ کہتے ہیں کہ وہ علم غیب کی باتیں جانتے ہیں حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ﴾

(65:27)

"کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا زمین و آسمان کے غیب کوئی نہیں جانتا۔" (سورہ نمل، آیت نمبر 65)

اور یہ بھی شرک میں شمار ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسولوں کو جھٹلایا جائے یا ان کے احکامات کا انکار کیا جائے یا ان کے ساتھ مذاق کیا جائے یا یہ عقیدہ رکھا جائے کہ دین اسلام کی ہدایت کے علاوہ کوئی اور دین ہدایت کا منبع ہے یا فرشتوں یا آسمانی کتب مثلاً قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا انکار کرنا اور آخرت اور تقدیر، عذاب قبر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور پھر میزان اور پل صراط کی تکذیب کرنا۔

✹ شرک اصغر:

ریا کرنا، کسی کو اپنی طرف متوجہ پا کر عبادت کو اچھی طرح ادا کرنے لگ جانا یا یہ کہنا کہ جو اللہ چاہے اور جو فلاں چاہے۔ غیر اللہ کی قسم اٹھانا مثلاً نبی، کعبہ اور امانت وغیرہ کی قسم اٹھانا۔ یہ سب شرک اصغر میں شمار ہوتا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ)) ❶

''جس نے قسم اٹھانی ہو وہ صرف اللہ کی قسم اٹھائے۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ ﴾ (5:44)

''جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہیں۔'' (سورہ مائدہ، آیت نمبر 44)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

((وَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَ لَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ اللّٰهُ عَلَيْهِ)) ❷

''جس نے کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہا اور وہ ایسا نہیں تو یہ بات کہنے والے پر اللہ پوری کر دے گا۔''

آپ کے اس ارشاد گرامی کے مطابق:

((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ)) ❸

''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔''

اور آپ ﷺ کے ارشاد کے تحت:

((اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ)) ❹

''لوگوں میں دو کام انجام دینے والوں نے کفر کیا ① اپنے نسب پر لعنت کرنے والا

---

❶ بخاری، کتاب الایمان، باب النهي عن الحلف لغير الله تعالیٰ

❷ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان حال ایمان من قال لاخیه المسلم یا کافراً

❸ مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی سباب المسلم فسوق وقتاله کفر

❹ مسلم، کتاب الایمان، باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب

اور ② میت پر نوحہ کرنے والا۔"

یا آپ ﷺ کا اپنے رب کے فرمان کے مطابق:

((وَمَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوَاكِبِ)) ❶

"اور جس نے کہا کہ بارش فلاں فلاں ستارہ کی وجہ سے ہوئی تو اس نے میرے ساتھ کفر کیا اور ستاروں پر ایمان لاتا۔"

کافروں کو کافر نہ سمجھنا، اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنا۔ (من گھڑت حدیث بیان کرنا جب کہ بیان کرنے والا جانتا ہو کہ یہ موضوع ہے) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف اور اس کی رحمت سے نا امید ہونا، میت پر نوحہ کرنا یا سینہ پیٹنا نظر بد سے بچنے کے لئے بچوں کے گلے میں کار یا گھر کے دروازوں پر تعویذ، دھاگے، سپ، جوتے یا منکے وغیرہ لٹکانا، تقدیر کو برا بھلا کہنا، عقیدے کے لحاظ سے یہ سب چیزیں کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں۔

② جسم و جان اور عقل کے متعلق کبیرہ گناہ:

کسی کو بلا وجہ قتل کرنا، انسان یا حیوان کو آگ میں زندہ جلانا، بوڑھے اور کمزور آدمی، بیوی، شاگرد، نوکر یا کسی جانور پر ظلم و تشدد کرنا، غیبت اور چغلی کرنا (صرف فتنہ برپا کرنے کی خاطر لوگوں کی برائیاں بکھرنا) ہر قسم کے نشہ آور مشروبات استعمال کرنا یا ان کی خرید و فروخت میں تعاون کرنا، زہر کھانا، بلا اشد ضرورت خنزیر یا مردار کھانا یا کوئی اور نقصان دہ

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کفر من قال مطرنا بالنوء

کھانا، آدمی کا اپنے آپ کو کسی چیز کے ہلاک کر لینا، چاہے اس میں کافی عرصہ ہی کیوں نہ لگ جائے (جیسے سگریٹ پینے سے آدمی آہستہ آہستہ ختم ہو جاتا ہے) حق کو جھٹلا دینا، اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرنا، اس کی طرف آنکھ سے یا انگلی کے اشارہ کرنا، کسی مسلمان کو گالی دینا یا نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی ایک کو گالی دینا، اگر کسی نے ان میں سے کسی ایک کو بھی گالی دی تو اس نے کفر کیا۔ تکبر کرنا، جاسوسی کرنا، کسی شخص کو ناجائز سزا دلوانے کی خاطر حاکم کے پاس الٹی سیدھی باتیں کرنا، اکثر جھوٹ بولنا، بلاضرورت بت یا کسی روح والی چیز کی تصاویر اتارنا۔ یہ سب کبیرہ گناہوں میں شامل ہیں۔ (جبکہ اعلان گمشدگی، ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ یا شناختی کارڈ وغیرہ کے لئے تصویر بنوانا جائز ہے۔) اور انہی کبائر میں یہ گناہ بھی شامل ہیں۔

③ مال کے بارے میں کبیرہ گناہ:

یتیم کا مال کھا جانا، قمار بازی، شطرنج یا جوا کھیلنا، چوری کرنا، لوگوں کو لوٹنا، کسی کا زبردستی مال چھین لینا، رشوت لینا، ماپ تول میں کمی کرنا، اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھا کر کسی کے مال پر قبضہ کرنا، خرید و فروخت میں دھوکہ دینا، وعدہ پورا نہ کرنا، جھوٹی گواہی دینا، فریب سے کام لینا، لوگوں کو کمتر سمجھنا، اسراف کرنا، غلط وصیت کرنا، گواہی چھپانا، تقدیر پر راضی نہ رہنا، مردوں کا سونا پہننا، تکبر کی وجہ سے شلوار، پاجامہ یا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا۔ مندرجہ بالا تمام امور مال کے کبیرہ گناہوں

سے تعلق رکھتے ہیں۔

④ عبادات کے متعلق کبیرہ گناہ:

بلا عذر شرعی نماز دیر سے ادا کرنا یا نماز چھوڑنا، زکوٰۃ نہ دینا، بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنا، استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرنا، جہاد فی سبیل اللہ سے بھاگنا، جہاد واجب ہونے کے باوجود جہاد ترک کر دینا، چاہے جہاد، دل، مال یا زبان سے ہی کیوں نہ ہو۔ بلا عذر شرعی جمعہ اور باجماعت نماز نہ پڑھنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے پہلو تہی کرنا، پیشاب کے بعد طہارت نہ کرنا، علم کے مطابق عمل نہ کرنا، عبادات سے متعلقہ کبیرہ گناہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

⑤ خاندان اور نسب کے اعتبار سے کبیرہ گناہ:

زنا، لواطت، پاکدامن مومنہ عورت پر الزام تراشی، عورت کا ننگے منہ پھرنا، عورتوں کا مردوں اور مردوں کا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا (جیسا کہ ڈاڑھی منڈوانا) والدین کی نافرمانی، بغیر کسی شرعی عذر کے رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا۔ بیوی کا اپنے خاوند کے پاس جانے سے بغیر عذر شرعی انکار کر دینا (جیسا کہ حیض یا نفاس ہے)، حلالہ کرنا یا کروانا، محرم کے بغیر عورت کا سفر کرنا، جان بوجھ کر غیر والد کی طرف نسبت کرنا، بیوی زنا کرے تو اس پر خوش ہونا، ہمسائے کو تکلیف دینا، چہرے سے بال نوچنا یا ابرو سے بال اکھاڑنا، خواہ مرد ہو یا عورت۔

⑥ کبیرہ گناھوں سے توبہ کرنا:

اگر کبھی آپ سے کبیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اسے ترک کر دیں۔ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے اس گناہ کی معافی مانگیں اور دوبارہ اس فعل کے قریب بھی نہ جائیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ○﴾

(4:17-18)

"اللہ تعالیٰ پر توبہ کی قبولیت کا حق انہیں لوگوں کے لئے ہے جو نادانی کی وجہ سے کوئی برا فعل کر بیٹھتے ہیں اور اس کے بعد فوراً ہی توبہ کر لیتے ہیں، ایسے لوگوں پر اللہ اپنی نظر عنایت سے پھر متوجہ ہو جاتا ہے اور اللہ ساری باتوں کی خبر رکھنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ مگر توبہ ان لوگوں کے لئے نہیں جو برے کام کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت کا وقت آ جاتا ہے اس وقت وہ کہتا ہے کہ اب میں نے توبہ کی اور اسی طرح توبہ ان لوگوں کے لئے بھی نہیں جو حالت کفر میں مر گئے، ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (سورۃ النساء، آیت نمبر 17-18)

قبول توبہ کی شرائط:

- اخلاص: گناہ سے خالص اللہ کی خاطر، اللہ کے خوف سے توبہ کرنا۔
- کیے گناہوں پر پشیمان ہونا۔
- گناہ کرنا چھوڑ دینا۔
- دوبارہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔
- اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش اور مغفرت طلب کرنا۔
- لوگوں کے حقوق ادا کرنے میں جو غفلت ہو، اس کی تلافی کرنا۔
- گناہ گار توبہ اپنی زندگی میں ہی کرے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ الْعَبْدَ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ)) [1]

"اللہ تعالیٰ اس بندے کی توبہ قبول کرتے ہیں جو وقت نزع سے پہلے پہلے توبہ کرتا ہے۔"

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب ان اللہ یقبل التوبۃ العبد ما لم یغرغر

اِتَّبِعُوْا وَلَا تَبْتَدِعُوْا

قرآن وسنت کی اتباع کریں اور بدعات سے بچیں

① دنیاوی بدعت :

جب آپ دین میں رائج بدعتوں سے بچنے کا ارادہ کریں گے تو آپ کو کچھ لوگ کہیں گے کہ نظر والی عینک جو آپ نے لگائی ہے، وہ بھی تو بدعت ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ عینک لگانا دین میں تو شمار نہیں ہوتا، نہ ہی یہ کوئی دینی امر ہے بلکہ یہ تو دنیاوی ایجادات ہیں جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ)) ❶

''تم اپنے دنیاوی معاملات کا بہتر علم رکھتے ہو۔''

یہ دنیاوی ایجادات تو دودھاری تلواریں ہیں مثلاً اگر ریڈیو سے قرآن مجید اور دینی تقریر سنی جائیں تو یہ حلال و جائز بھی ہے اور مطلوب بھی لیکن جب ریڈیو سے گانے اور موسیقی سے لطف اندوز ہوا جائے تو ریڈیو کا استعمال حرام ہوگا جس کا اسلام انکار کرتا ہے اور اسے معیوب قرار دیتا ہے کیونکہ یہ انسانی اخلاق و کردار کو تباہ اور مسلم معاشرے کے لئے انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے۔

② بدعت دینی:

❶ مسلم ، كتاب الفضائل ، باب وجوب امتثال ما قال له شرعا دون ما ذكر له بين معايش

وہ ہے جس فعل پر کتاب اللہ اور صحیح حدیث سے کوئی ثبوت نہ ملتا ہو، یہ بدعت عبادات اور دین میں ہوتی ہے۔

یہی وہ بدعت ہے جس کی اسلام نے مذمت کی ہے اور گمراہی کا حکم لگایا ہے۔

① بدعتی قسم کے مشرکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَالَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (21:42)

"کیا یہ لوگ کچھ ایسے شریک باری تعالیٰ رکھتے ہیں جو ان کے لئے من گھڑت دین وضع کرتے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے انہیں اجازت نہیں دی۔" (سورہ شوریٰ، آیت نمبر 21)

② نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَرَدٌّ)) ❶

"جس شخص نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہوتو وہ مردود ہے۔"

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((وَ اِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) ❷

"(دین میں) نئے نئے طریقہ کار اختیار کرنے سے بچو، اس لئے کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

④ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَهَا)) ❸

"یقیناً اللہ ہر بدعتی کو توبہ سے روکے رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ خود اس بدعت سے باز

---

❶ مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطله ورد محدثات الامور

❷ ابن ماجه، كتاب السنة، باب اجتناب البدع

❸ ج 4، ص 281، حديث رقم 4202، باب من اسم على

آ جائے۔" (طبرانی، یہ حدیث صحیح ہے)

⑤ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ إِنْ رَاٰهَا النَّاسُ اِنَّهَا حَسَنَةً))

"ہر بدعت گمراہی ہے اگرچہ لوگ اسے اچھا ہی کیوں نہ سمجھیں۔"

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

⑥ ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ (3:5)

"آج میں نے تمہارے لئے دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے پسند کر لیا ہے۔" (سورہ مائدہ، آیت نمبر 3)

لہٰذا جو چیز اسلام مکمل ہونے کے دن تک، دین اسلام میں شامل نہیں تھی وہ اب کیسے ہو سکتی ہے۔

⑦ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"دین اسلام میں جس نے کوئی عمل نیکی سمجھ کر شروع کیا اُس نے اپنی نئی شریعت ایجاد کر ڈالی۔ اگر دین اسلام میں اچھے اچھے نئے کام شروع کرنا جائز ہوتے تو اہل ایمان سے بڑھ کر اہل عقل یہ کام بہتر طور پر کر سکتے تھے اور اگر دین اسلام کے ہر باب میں اپنی طرف شریعت ایجاد کر لینا جائز ہوتا تو ہر کوئی اپنے لئے ایک الگ شریعت بنا لے۔

⑧ امام غضیف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَا تَظْهَرُ بِدْعَةٌ اِلَّا تُرِكَ مِثْلُهَا سُنَّةٌ))

"جب کوئی بدعت ظہور پذیر ہوتی ہے، تو اس کی بدلے ایک سنت اٹھالی جاتی ہے۔"

⑨ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((لَا تُجَالِسْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَيُمْرِضَ قَلْبَکَ))

”کسی بدعتی کی دوستی اختیار مت کر کہ تیرا دل بیمار ہو جائے۔“

⑩ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كُلُّ عِبَادَةٍ لَمْ يَتَعَبَّدْهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلَا تَعَبَّدُوهَا))

”ہر وہ عبادت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ادا نہیں کی تم بھی نہ کرو۔“

⑪ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِيَّاكُمْ وَالْبِدَعِ)) [1]

”لوگو! بدعات سے بچو۔“

((مَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ)) [2]

”جو شخص بدعت رائج کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

---

[1] كتاب السنة، للالباني، الجزء الاول، رقم الحديث 34

[2] شرح السنة، ص 216

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

صدق اللہ العظیم

① قرآن مجید کی تلاوت کے آخر میں قراء حضرات صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ کہتے ہیں، حالانکہ نہ تو یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نہ ہی تابعین سے۔

② قرآن مجید کی تلاوت ایک عبادت ہے جس میں اپنی طرف سے کوئی بھی زیادتی کرنا جائز نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ فِيْهُ فَهُوَرَدٌّ))❶

''جس نے ہمارے اس دین اسلام میں کوئی نیا کام جاری کیا جو اس میں نہیں تو وہ مردود ہے۔''

③ قراء حضرات کے اس عمل پر کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں، لہٰذا یہ صرف متاخرین کی ابدعات میں سے ہے۔

④ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم ﷺ نے قرآن مجید سنا تو جب وہ اس آیت پر پہنچے ﴿ وَجِئْنَابِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (41:4)﴾ تو نبی ﷺ نے صرف ''حَسْبُكَ''❷ کہا '' صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ'' نہیں کہا اور نہ

❶ ابو داؤد، کتاب السنة ، باب فی لزوم السنة

❷ بخاری ، کتاب فضائل القرآن ، باب قول المقری للقاری حسبک

ہی انہیں کہنے کا حکم دیا۔

⑤ دوسری اہم بات یہ بھی ہے کہ جاہل لوگ اور چھوٹے بچے سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اور اسی مناسبت سے نماز میں بھی اور اس کے علاوہ جہاں بھی قرآن پڑھیں تو آخر میں صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ کہتے ہیں تو یہ قطعاً جائز نہیں کیونکہ یہ الفاظ قرآن مجید کا حصہ نہیں۔ بعض لوگ تو قرآن مجید کے الفاظ کے انداز میں ہی یہ الفاظ بھی لکھ ڈالتے ہیں۔

⑥ سعودی عرب کے مفتی اعظم سے جب اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے واضح الفاظ میں اس کو بدعت قرار دیا۔

⑦ جبکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

﴿ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا ﴾(3:95)

''کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہا ہے لہٰذا تو ابراہیم حنیف کی ملت کی اتباع کرو۔''

(سورہ آل عمران، آیت نمبر ۹۵)

یہ تو یہودیوں کی تردید میں کہا گیا ہے۔ جو پہلے والی آیت پر دلیل ہے:

﴿ فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ﴾(94:3)

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 94)

اور پھر رسول اللہ ﷺ بھی یہ کہنا جانتے تھے لیکن آپ نے کبھی تلاوت کے بعد ''صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ'' نہیں کہا اور نہ کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین نے ایسا کہا۔

⑧ اسی بدعت کی وجہ سے تو نبی اکرم ﷺ کی ایک سنت (دعا) فوت ہو چکی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللّٰهَ بِهِ)) ❶

"جو شخص قرآن مجید کی تلاوت کرے اسے چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ لے۔" (ترمذی، امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے)

⑨ قاری کو چاہئے کہ قرأت کے بعد جو آیات پڑھی ہیں ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے جو چاہے دعا مانگ لے کیونکہ یہ ایک نیک عمل ہے جو دعا کی قبولیت کا سبب ہے اور قرأت کی مناسبت سے یہ دعا مانگنی بہتر ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی غم یا فکر میں مبتلا ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:"

((اَللّٰهُمَّ اِنِّی عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاءُكَ اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَ نُوْرَ بَصَرِیْ وَ جَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذِهَابَ هَمِّیْ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهٗ وَ حُزْنَهٗ وَ اَبْدَلَهٗ مَكَانَهٗ فَرَحًا))❷

"اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری لونڈی کا بچہ ہوں میری پیشانی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، مجھ پر تیرا ہی حکم جاری وساری ہے، میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ عدل ہے، تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلہ سے سوال کرتا

❶ مسند احمد، کتاب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن فليسأل الله به

❷ مسند احمد، کتاب مسند المكثرين من الصحابة، باب مسند عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث رقم 2328

ہوں جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا جو تو نے اپنا نام اپنی کتاب (قرآن مجید) میں نازل کیا ہے یا ہر اس نام سے جو تو نے اپنی مخلوقات میں سے کسی ایک کو بھی بتلایا ہے یا ہر اس نام سے جو تو نے اپنے پاس علم غیب میں ہی مخفی رکھا ہوا ہے کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میری آنکھوں کا نور، میرا غم ختم کرنے، پریشانیاں دور کرنے کا وسیلہ بنادے۔" تو اللہ تعالیٰ ضرور اس بندے کا غم اور پریشانی دور کر کے اس کے بدلے اسے فرحت و خوشی نصیب فرماتا ہے۔" (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

اس کے علاوہ چند بدعات یہ ہیں:

1. محفل میلاد منعقد کرنا۔
2. معراج کی رات اور نصف شعبان کی رات عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا۔
3. لا الہ الا اللہ کا ذکر الگ الگ الفاظ سے مجموعی طور پر آواز بلند کرنا۔
4. ماتم کی مجلس منعقد کرنا۔
5. قراء حضرات کو بلا کر کسی کی میت پر قرآن خوانی کرنا۔
6. اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ یا ذکر کے ساتھ ڈھول بجانا، تالیاں بجانا وغیرہ۔
7. برسی منانا۔
8. قرآن پڑھ کر ثواب مُردوں میں تقسیم کرنا۔
9. میت کو ایصال ثواب کی نیت سے ختم دلانا اور قرآن وغیرہ پڑھوانا۔

اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ

نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا

اصلاح معاشرہ کا انحصار انہی دو ستونوں پر ہے اور یہ معاشرہ انہی کی مرہونِ منت ہے اور یہ دونوں صفات امت محمدیہ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ﴾(110:3)

''تم بہترین امت ہو، جسے ساری دنیا کے لئے میدان میں لایا گیا ہے۔تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔'' (سورہ آل عمران، آیت نمبر 110)

جب سے ہم نے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا ترک کر دیا ہے اس وقت سے معاشرہ بالکل بگڑ چکا ہے، اچھے اخلاق اور اچھی قدریں ختم ہوگئی ہیں، ہر معاملہ میں برائی اور بے حیائی عام ہو چکی ہے۔

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا کسی ایک ہی فرد پر واجب نہیں، بلکہ اس امت مسلمہ کے ہر مرد و عورت، خواہ وہ عالم ہو یا نہ ہو، اس کے اپنے علم عمل اور استطاعت کے مطابق سب پر فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ))❶

''جو شخص برائی دیکھے اسے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اتنی طاقت نہیں رکھتا تو پھر کم از کم اسے اپنے دل ہی سے برا جانے اور یہ ضعیف ترین ایمان کی نشانی ہے۔'' (مسلم)

المنکر: اسے کہتے ہیں جو بات شریعت میں ناپسند سمجھی گئی ہو۔

❀ ❀

وَسَائِلُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے ذرائع

① **جمعہ اور عیدین کا خطبہ:**

امام کو ان خطبات میں معاشرے میں پھیلی ہوئے برائیوں کا تذکرہ اور ان کا رد بیان کرنا چاہیے۔

② **قومی اخبارات ومجلات:**

ان میں معاشرے کی برائیوں کی نشاندہی کر کے ان کے نقصانات بتائے جائیں

❶

اور بڑے مثبت انداز میں انہیں ختم کرنے اور اصلاح کی تجاویز دی جائیں۔

③ **کتاب:**

معاشرے کی اصلاح اور لوگوں کی صحیح ذہنی تربیت کے لئے مؤلفین کو چاہیے کہ مفید کتابیں تحریر کریں۔

④ **وعظ ونصیحت:**

باقاعدہ طور پر ہفتہ وار ایک درس کا اہتمام کیا جائے اور ہر درس میں حاضرین میں سے ایک شخص کسی ایک معاشرتی برائی کا موضوع مثلاً ''سگریٹ نوشی، جوا وغیرہ'' کے جانی اور مالی نقصانات بیان کردے۔

⑤ **نصیحت:**

ایک دوسرے کو نصیحت کرنا مثلاً ''احسن طریقے سے سونے کی انگوٹھی نہ پہننے کی ترغیب دینا یا نماز چھوڑنے اور غیر اللہ سے حاجتیں یا دعا مانگنے سے روکنا اور اسے سمجھانا''

⑥ **رسائل:**

یہ تمام ذرائع سے اچھا ذریعہ ہے کیونکہ ہر پڑھا لکھا انسان اتنی طاقت تو ضرور رکھتا ہے کہ نماز، جہاد، زکوۃ جیسے فرائض کی اہمیت اور قبر پرستی ایسے کبیرہ گناہوں کی مذمت پر چند صفحے روزانہ پڑھ لیا کرے۔

❀❀

دعوت دینے والے کے بنیادی اوصاف

① دعوت دینے والے کو نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں بڑا نرم لہجہ اختیار کرنا چاہئے تا کہ لوگ خوشی سے بات مان لیں۔

اللہ تعالیٰ، حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

﴿ اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ○ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ○﴾(20:43-45)

''تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکش ہو گیا ہے، اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔'' (سورہ طٰہٰ، آیت نمبر 43-44)

جب کسی کو دیکھیں کہ وہ گالی دے رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری کر رہا ہے تو اسے بڑی نرمی سے کہیں کہ بھائی شیطان مردود ہے، اللہ سے پناہ مانگو۔ ان برائیوں کی جڑ تو دراصل وہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق ہے اور ہمیں طرح طرح کی نعمتیں عطاء کرتا ہے۔ وہ شکریے کا حقدار ہے اور اس کی کفران نعمت سے تو کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا بلکہ ایسا کرنے سے تو دنیا و آخرت میں بدبختی اس کا مقدر بن جائے گی۔ پھر اسے توبہ کرنے کی ترغیب دلائیں۔

② داعی جس بات کا حکم دے رہا ہے اسے ان باتوں کے حلال و حرام ہونے کا بخوبی علم ہوتا کہ اس کے علم سے پورا پورا فائدہ ہو، ایسا نہ ہو کہ صحیح علم نہ ہونے کی

وجہ سے نقصان پہنچے۔

③ اچھا طریقہ یہ ہے کہ جس بات کا حکم دے رہا ہے خود بھی اس پر عمل پیرا ہو اور جس سے منع کر رہا ہے خود بھی اس عمل سے دور رہے، تا کہ اس کی دعوت کما حقہ نفع بخش ثابت ہو سکے۔

ایسے لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿ أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ وَأَنتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○﴾(44:2)

''تم دوسروں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو مگر اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو، کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 44)

اور جس داعی میں یہ خامی موجود ہو اسے چاہئے کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی اس خامی کو دور کرے۔

④ دعوت دینے والے اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کریں مخالفین اسلام کو ہدایت کی طرف دعوت دیں اور ان کے لئے راہ راست کی دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں داعی بری الذمہ ہو سکیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ○﴾(164:7)

''اور جب ان میں سے ایک گروہ نے دوسرے گروہ سے کہا تھا کہ تم ایسے لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا یا سخت ترین سزا دینے والا ہے تو انہوں نے جواب دیا، ہم یہ سب کچھ تمہارے رب کے حضور اپنی معذرت پیش

کرنے کے لئے کرتے ہیں کہ شاید یہ لوگ اس کی نافرمانی سے پرہیز کرنے لگیں۔" (سورہ اعراف، آیت نمبر 164)

⑤ بنیادی طور پر داعی کو نڈر اور بہادر ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے تبلیغ و دعوت میں کسی ملامت کرنے والے سے ڈرنے والا نہ ہو اگر تکالیف پہنچیں تو ان پر صبر کرے۔

⑥ داعی کو چاہئے کہ وہ پر تکلف اور مصنوعی کلام کرنے سے پرہیز کرے، دعوت دینے والے کی بات مختصر، آسان فہم، مدلل اور جامع ہو۔

⑦ داعی کے اندر تنقید سننے کا حوصلہ ہو اور لوگوں کے سوالات سن کر احسن انداز سے قرآن وسنت کے مطابق جواب دے جو سوال کرنے والے کے لئے اثر پذیر ہو نہ کہ سخت جواب دے کر اس کو نفرت پر ابھار دے۔

⑧ داعی کو چاہئے کہ وہ اپنے مخاطبین سے حقارت آمیز انداز اختیار کرنے سے کلی طور پر پرہیز کرے اور دوسروں کی بات بھی پوری توجہ سے سنے۔

⑨ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾

"اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو اللہ کی وحی اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلانے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔

❀❀

برائی کی اقسام

① **مساجد بنانے میں کی جانے والی برائیاں:** مساجد کو خوب منقش اور ان کی زیب و زینت کرنا، انہیں مختلف رنگوں سے مزین کرنا، بے جا اور فضول مینار بنانا۔ مسجد کی دیواروں پر مختلف قسم کی تختیاں لکھ کر لگانا، جو نمازی کے خشوع و خضوع میں رکاوٹ بنتی ہیں، خصوصاً وہ قطعات لکھ کر لگانا تو بالکل ناجائز ہیں جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو نیز نمازی کے سامنے سے گزرنا، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے آنا، غیر مسنون اذکار و وظائف کا باقاعدہ اہتمام کرنا، قرآن کریم زیادہ بلند آواز سے پڑھنا کہ دوسروں کی نماز میں خلل پڑنے کا اندیشہ، عام بات چیت کرنا، بآواز بلند درود شریف پڑھنا جس سے دوسرے نمازی پریشان ہوں، ان تمام اذکار کا آہستہ پڑھنا ہی مسنون ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَا يَرْفَعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ))❶

"تم میں سے کوئی دوسرے شخص کے سامنے بآواز بلند قرآن پاک کی تلاوت نہ کرے۔" (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے)

مسجد میں تھوکنا اور بلند آواز سے کھانسنا، بعض واعظ اور خطیب کا صحیح احادیث کے علاوہ ضعیف اور من گھڑت احادیث کا راگ اور اونچی آواز کے ساتھ بیان کرنا اور حدیث کے درجات کا ذکر نہ کرنا، لاؤڈ سپیکر پر اذان سے قبل غیر اللہ سے مدد مانگنا،

❶ كتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءة في صلوة الليل

محفلیں منعقد کر کے قصیدے اور قصے پڑھنا، بعض نمازیوں سے سگریٹ نوشی کی بُو کا آنا، گندے اور موٹے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس سے بو آ رہی ہو، سخت اور اونچی آواز میں باتیں کرنا، ذکر و اذکار کے دوران حال یا تالیاں بجانا، مسجد میں خرید و فروخت کرنا، گمشدہ چیز کا اعلان کرنا اور با جماعت نماز ادا کرتے وقت کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم نہ ملانا۔

② **راستوں کی برائیاں:** یہ ہیں کہ عورت کا زیب و زینت کر کے بغیر پردہ پھرنا، عورتوں کا بے تکلف ہو کر بلند باہم گفتگو کرنا اور ہنسی مذاق کرنا، بے حیائی کے ساتھ مرد و عورت کا ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے آپس میں باتیں کرتے جانا، قسمت کی پڑیوں کی خرید و فروخت کرنا، بازاروں میں شراب کی کھلے عام فروخت کرنا، اخلاق تباہ کرنے والی مردوں اور عورتوں کی برہنہ تصاویر بیچنا، راستوں میں گندگی پھیلانا، بعض لڑکیوں کی تاک میں لڑکوں کا راستوں میں کھڑے رہنا، عورتوں کا مردوں کے ساتھ بغیر محرم مخلوط سفر کرنا۔

③ **بازاروں میں ہونے والی برائیاں:** یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا مثلاً: کسی کی شرافت، یا اپنے والد یا اپنے بیٹے کی قسم اٹھانا، فریب اور دھوکہ دینا، خرید و فروخت میں جھوٹ بولنا، راستے میں تھڑی لگا کر بیٹھنا، سچی بات کا انکار کرنا، گالی دینا، ناپ تول میں کمی کرنا، گلہ پھاڑ پھاڑ کر آوازیں لگانا۔

④ **معاشرے کی عام برائیاں:** یہ ہیں کہ موسیقی اور فحش گانے سننا، غیر محرم مرد و زن کا اکٹھا مل بیٹھنا، اگرچہ وہ ان کے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں، کسی جاندار کی تصویر دیوار پر آویزاں کرنا یا میز پر رکھنا، اگرچہ وہ تصویر اپنے گھر کے کسی قریبی فرد کی ہو، گھریلو ساز و سامان، کھانے پینے اور لباس میں اسراف

کرنا، بچی ہوئی صاف اور قابل استعمال اشیاء کوڑے کرکٹ کے ڈھیر یا نالیوں میں پھینک دینا، جبکہ ان اشیاء کا غرباء ومساکین میں تقسیم کر دینا لازم ہے تاکہ وہ استعمال کرلیں۔ سگریٹ پینے اور اس کی پیش کش کرنا، کیونکہ اس سے مالی اور جانی نقصان ہونے کے ساتھ ساتھ پاس بیٹھے دوسرے آدمیوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اگر پاس بیٹھنے والا خود سگریٹ نہ پیتا ہو، جوا وغیرہ کھیلنا، والدین کی نافرمانی کرنا، فحش کتابوں کا مطالعہ کرنا، گھروں کے سامنے، گاڑی کے سامنے یا بچوں کے گلوں میں دھاگے، تعویذ، سبز پتے یا کوئی اور چیز لٹکانا جبکہ اعتقاد یہ ہو کہ اس سے نظر بد اثر انداز نہیں ہوتی اور مصائب نہیں آتے ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی بھی شان میں گستاخی کرنا اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت والے افعال میں سے کسی ایک کا مذاق اڑانا تو واضح کفر ہے ۔مثلاً: نماز پڑھنے کا مذاق اڑانا یا پردہ اور داڑھی کو دقیانوسیت کا نام دینا۔ یہود و ہنود کے طرز معاشرت کی پیروی کرنا، مثلاً کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، کھڑے ہو کر کھانا پینا، تنگ وعریاں لباس پہننا اور شعائر اسلامی کا مذاق اڑانا۔ نمبر لگانا، تاش کھیلنا، مقتول کھیلوں میں وقت ضائع کرنا، انٹرنیٹ کلبوں میں جا کر وقت برباد کرنا، سارا دن ٹی وی کے سامنے پیش ہو کر لہو ولعب اور مختلف کھیلوں میں قیمتی ضائع کرنا، آتے جاتے لوگوں پر آوازے کسنا، راستے میں بیٹھ کر فحش گفتگو کرنا، آتی جاتی خواتین کو چھیڑنا، ان سے مذاق کرنا وغیرہ۔

❁❁

دُعَاءُ السُّوقِ

بازار میں داخل ہونے کی دعاء

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو بازار میں جاتے ہوئے یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا اور دس لاکھ درجات بلند فرما دیتا ہے۔“

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))[1]

”اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے اور اسی کے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ خود اس شان سے زندہ ہے کہ کبھی نہیں مرے گا، ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“ (علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے ہاں جگہوں میں سے سب سے اچھی جگہ مساجد ہیں اور سب سے بری جگہوں سے بری جگہ بازار ہیں۔ (مسلم)

[1] مسند احمد، کتاب المسند العشرة، المبشرين بالجنة، باب مسند عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

ہر مسلمان پر جہاد فرض ہے۔ یہ مال کے ذریعے (یعنی اس کے لئے مال خرچ کرنے سے) بھی ہوتا ہے۔ جان کے ذریعے (یعنی اس کی راہ میں جان دینے سے) بھی، زبان وقلم (سے دین کی تبلیغ) سے بھی اور اسلام کے دفاع کرنے کے ذریعے سے بھی ہوتا ہے۔

جہاد کی اقسام

① **فرض عین** : یہ وہ جہاد ہے جو اسلام کے دشمنوں کے خلاف جنگ کا تقاضا کرتا ہے جب اسلام دشمن مسلم ممالک پر حملہ آور ہوں (جیسا کہ اب یہودیوں نے فلسطین پر، امریکا نے افغانستان اور عراق پر حملہ کر کے قبضہ جما رکھا ہے) تو مسلمانوں پر فرض ہے کہ اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دے کر انہیں وہاں سے نکال دیں اور جب تک وہ ان ممالک سے نکل نہ جائیں، سکون سے نہ بیٹھیں۔

② **فرض کفایہ**: یہ وہ جہاد ہے کہ جب مسلمانوں میں سے بعض لوگ اس کا اہتمام کر لیں تو دوسروں سے یہ فرض ساقط ہو جاتا ہے اور وہ دنیا کے تمام ممالک تک دعوت اسلام پہنچانا ہے تاکہ وہاں اسلام کا بول بالا ہو، پھر اگر وہ

مسلمان ہو جائیں بہتر ہے ورنہ ان سے جنگ کی جائے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ساری کائنات میں بلند و بالا ہو جائے جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔ جب مسلمان زراعت و تجارت میں مصروف ہو کر جہاد کو ترک کر دیں گے تو پھر ذلیل و رسوا ہو کر رہ جائیں گے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ان پر صادق آئے گا۔

((اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِيْنَةِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ عَنْكُمْ حَتّٰى تَرْجِعُوْا اِلٰى دِيْنِكُمْ)) ❶

”جب تم ادھار لین دین شروع کر دو گے اور ہل چلا کر کھیتی باڑی کرنے میں خوب مشغول ہو کر جہاد فی سبیل اللہ ترک کر بیٹھو گے تو پھر اللہ تعالیٰ تم پر ایسی ذلت مسلط کر دے گا کہ جسے کبھی تم سے دور نہیں کرے گا۔ یہاں تک کہ تم اپنے پہلے دین (جہاد) کی طرف نہ لوٹ آؤ۔“

③ **مسلمان حکام سے جہاد:** مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے حکمرانوں اور ان کے رفقاء سے پوری خیر خواہی اور تعاون کریں۔ جب تک وہ اسلامی احکامات پر کاربند رہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قُلْنَا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَ لِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ عَامَّتِهِمْ)) ❷

❶ ابوداؤد، کتاب البیوع، باب فی النھی عن العینة

❷ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ان الدین نصیحة

''دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ کس کے لئے؟''
آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ، قرآن مجید، اس کے رسول اللہ ﷺ، مسلمان حکمران اور عام لوگوں کے لئے۔''

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ))[1]

''بہترین جہاد جابر بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔''

ہمیں چاہیئے کہ ہم بڑے اخلاص سے ظالم حکمرانوں کی اصلاح کریں جو ہماری قوم اور ہمارے ہم زبان ہیں اور یہ بھی واجب ہے کہ تمام مسلمان گناہوں سے اپنے رب کے حضور توبہ کریں، اپنے عقائد صحیح کریں، اپنی اور اپنے اہل و اعیال کی اسلام کے مطابق تربیت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا مانتے ہوئے کہ:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ﴾ (11:13)

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔'' (سورہ رعد، آیت نمبر 11)

لہٰذا اس زمانے کے بعض داعیان اسلام نے اس بات کی طرف اشارتاً کہا ہے کہ:

((اَقِيْمُوْا دَوْلَةَ الْاِسْلَامِ فِيْ قُلُوْبِكُمْ تَقُمْ لَكُمْ عَلٰى اَرْضِكُمْ))

''تم اپنے دلوں میں اسلامی حکومت قائم کرلو، زمین پر خود بخود تمہاری حکومت قائم ہوجائے گی۔''

لہٰذا ضروری ہے کہ اس بنیادی اساس کی سب سے پہلے اصلاح کی جائے جس پر اسلامی حکومت کی تمام عمارت کھڑی کرنا مطلوب ہے اور وہ بنیاد ہمارا معاشرہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

[1] ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر

﴿ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾(55:24)

"اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ ان کو اسی طرح زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے گذرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور ان کی (موجودہ) حالت خوف کو امن سے بدل دے گا بس میری ہی بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔" (سورہ نور، آیت نمبر 55)

④ **کفار، ملحد اور اہل کتاب سے جہاد:** کفار، ملحد اور اہل کتاب سے جہاد کرنا ضروری ہے جو مسلمانوں سے اعلان جنگ کر دیں۔ یہ جہاد حسب استطاعت مال و دولت، جسم، جان اور زبان سے ممکن ہے۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:

((جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ))[1]

"اپنے مال و متاع، جسم و جان اور زبانوں سے مشرکین کے خلاف جہاد کرو۔" (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

⑤ **فاسقوں اور نافرمانوں سے جہاد:** یہ جہاد ہاتھ زبان یا صرف دل سے ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[1] مسند احمد، کتاب مسند المکثرین، باب مسند انس بن مالک 110798

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) ❶

جو برائی دیکھے اسے چاہئے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر اتنی طاقت نہیں رکھتا تو پھر زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا، تو پھر اسے اپنے دل ہی سے برا جانے لیکن یہ ضعیف ترین ایمان کی نشانی ہے۔ (مسلم)

⑥ **ظلم و تعدی کے جواب میں جہاد کرنا:** جب کوئی قوم مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھائے تو پھر مسلمانوں کے لئے اپنے دفاع میں جہاد کرنا جائز ہے۔

⑦ **مظلوم مسلمانوں کے لئے جہاد کرنا:** اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت یا قوم اپنی کمزوری و بے چارگی کے باعث دشمنوں کے پنجہ میں پھنس جائے اور اس میں اتنی قوت نہ ہو کہ وہ ان کا مقابلہ کرے تو ایسی حالت میں دوسرے مسلمانوں پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی حمایت میں جہاد کریں۔

⑧ **شیطان مردود سے جہاد:** یہ ہے کہ اس کی مخالفت کی جائے اور جو وسوسے وہ ڈالتا ہے ان سے آدمی بچا رہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهُ لِيَكُوْنُوْا مِنْ أَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝﴾(6:35)

"درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو، وہ تو اپنی جماعت کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں۔" (سورۃ فاطر، آیت نمبر 6)

⑨ **جہاد بالنفس:** یہ ہے کہ نفس امارہ کی مخالفت کی جائے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر اپنے آپ کو مجبور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے اپنے نفس کو بچا

❶ مسلم، کتاب الایمان، باب بین کون النهی عن المنکر من الایمان و ان الایمان......

لیتا۔ اللہ تعالیٰ نے عزیز مصر کی بیوی سے یہ بات کہلوائی جبکہ اس نے خود یوسف علیہ السلام کو پھسلانے کا اعتراف کیا تھا۔

﴿ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾(53:12)

”میں اپنے نفس کی برأت نہیں کر رہا ہوں نفس تو بدی پر اکساتا ہی ہے الّا یہ کہ جس پر میرے رب کی رحمت ہو بے شک میرا رب بڑا غفور اور رحیم ہے۔“(سورہ یوسف، آیت نمبر 53)

کسی شاعر نے کہا ہے:

وَ خَالِفِ النَّفْسَ وَ الشَّيْطَانَ وَ اعْصِهِمَا
وَ إِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمْ

”اور اگر یہ دونوں (نفس اور شیطان) تیرے لئے خالص نصیحت کریں، پھر بھی انہیں متہم گردان اور جھوٹا سمجھ۔“

اے اللہ! ہمیں پورے اخلاص کے ساتھ جہاد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

(آمین)

❀❀

مِنْ أَسْبَابِ النَّصْرِ

فتح ونصرت کے اسباب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قیادت میں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک فارس کی فتح کے لئے ایک لشکر بھیجا۔ بعد میں ان کی طرف ایک خط ارسال فرمایا: جس کی عبارت یہ ہے۔

① پرہیز گاری اختیار کرنا:

''حمد وثنا کے بعد میں تجھے اور تمام فوج کو ہر حال میں پرہیز گاری اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ تقویٰ دشمن کے خلاف ایک بہت بڑی طاقت اور دوران جنگ بہت بڑا ہتھیار ہے۔''

② گناہ چھوڑنا

''میں تجھے اور تیری فوج کو حکماً کہتا ہوں کہ دشمن سے کہیں زیادہ اپنے گناہوں سے ڈریں اس لئے کہ اپنے گناہوں سے دشمن کا ڈر مسلط ہو جاتا ہے۔ صرف تقویٰ کے باعث تو ہماری مدد کی جاتی ہے اور دشمن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اگر یہی چیز تمہارے اندر آ گئی تو پھر تم اپنی طاقت کھودو گے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ہم تعداد اور سامان جنگ کے لحاظ سے بھی ان سے کم ہوتے ہیں اور ان پر غالب آ جاتے ہیں۔ اگر ہم گناہوں میں بھی ان کے برابر ہوں گے تو پھر وہ ہم پر غالب آ جائیں گے۔''

''جان لو! اگر نیکی اور پرہیز گاری کی وجہ سے ان کے خلاف ہماری مدد نہ ہوتو ہم قوت کے لحاظ سے ان پر کبھی غالب نہیں آ سکتے۔'' ''خبردار! اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر

ہر وقت نگہبان مقرر ہیں تم جو کچھ بھی کرتے ہو وہ ان کے علم میں ہوتا ہے۔ تمہیں ان سے حیا کرنی چاہیے، تم فی سبیل اللہ جہاد پر ہو لہٰذا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو اور یہ نہ سمجھنا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کریں تب بھی ہم پر دشمن مسلط نہیں کیا جائے گا۔'' ''کئی اقوام ایسی ہیں کہ جن پر ان سے بھی زیادہ سخت دشمن غالب پر دیا گیا جیسا کہ بنی اسرائیل پر مجوسی کفار کا غلبہ جما دیا گیا جب کہ وہ ہر طرح کی بداعمالیوں کا شکار ہو چکے تھے۔''

3 صرف ایک اللہ سے مدد طلب کرنا:

''اپنے نفس امارہ کے خلاف بھی اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو جیسے اپنے دشمن کے خلاف مدد چاہتے ہو، میں بھی اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے ایسی ہی دعا مانگتا ہوں۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر)

4 جہاد کی تیاری:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ﴾(60:8)

''اوران دشمنوں کے مقابلہ کے لئے قوت (یعنی سامان جنگ) اور ہمیشہ تیار رہنے والے گھوڑے مہیا رکھو اس سے تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ان کے سوا ان لوگوں کو بھی مرعوب و خوفزدہ کرو گے جنہیں تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے۔'' (سورہ انفال، آیت نمبر 60)

اَلْوَصِيَّةُ الشَّرْعِيَّةُ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

ہر مسلمان کے لئے شرعی وصیت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّةٌ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)) ❶

"کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ کوئی وصیت کرنا چاہتا ہو مگر وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو اور وہ دو راتیں گزار دے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((مَا مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي)) ❷

"جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے مجھ پر کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری کہ میرے پاس میری وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔"

وصیت کے الفاظ:

① میں اپنی تمام جائیداد کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ اقرباء، فقراء، ہمسایوں اور اسلامی کتب خریدنے پر اتنی رقم خرچ کی جائے (یاد رہے کہ وارث کے لئے

❶ ترمذی، ابواب الوصایا، باب ماجاء فی الحث علی الوصیة

❷ مسلم، کتاب الوصیة، باب وصیة الرجل مکتوبة عنده

وصیت نہیں ہوسکتی اور نہ ہی جائیداد میں سے 1/3 حصہ زیادہ وصیت ہوسکتی ہے)

② جب میں قریب المرگ ہوں تو میرے پاس کچھ نیک لوگ آئیں اور مجھے اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کی تاکید کریں۔

③ موت سے پہلے مجھے کلمہ توحید کی یاددہانی کرائیں، موت کے بعد نہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) [1]

"اپنے مرنے والے کو کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تاکید کیا کرو۔"

((وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) [2]

"مرتے وقت جس کے منہ سے آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ادا ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔"

④ میری میت کے پاس حاضر لوگ میری موت کے بعد میرے لئے یہ دعا کریں:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ)) [3]

"اے اللہ! اسے بخش دے اس کے درجات بلند کر اور اس پر رحم فرما۔"

اور اسی طرح کی دوسری دعائیں مانگیں۔

⑤ میری موت کے بعد چند افراد اعزہ و اقارب اور دوستوں کو وفات کی اطلاع ٹیلیفون پر ہی دیں۔ امام مسجد صاحب کو بھی چاہئے کہ وہ عام نمازیوں کو اطلاع کردیں تاکہ وہ میری مغفرت کے لئے دعائے خیر کریں۔

⑥ میری موت کے بعد میرا قرض جلد ادا کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

---

[1] مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لا اله الا الله

[2] ابو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین

[3] مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت

((نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ)) ❶

"مومن شخص کی روح ہمیشہ بوجہ قرض معلق رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا ہو جائے۔"

عقل مند مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنا قرض زندگی میں ہی ادا کر لے اس خوف سے کہ کہیں بعد میں وارث غفلت کرتے ہوتے اسے نظر انداز ہی نہ کر دیں۔

⑦ میرے جنازہ کے ساتھ چلتے وقت خاموش رہیں اور کوشش کریں کہ جنازہ میں نمازیوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہو جو میرے لئے خلوص سے استغفار کی دعائیں مانگیں۔

⑧ مجھے دفنانے کے بعد میرے لئے مغفرت کی دعا کریں کیونکہ!

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَ قَالَ اَسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ)) ❷

رسول اللہ ﷺ جب میت دفن کرنے کے بعد فارغ ہوتے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے "اپنے بھائی کے لئے بخشش کی دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے حق بات پر ثابت رہنے کا سوال کرو کیونکہ اس وقت اس سے پوچھ گچھ ہو رہی ہے۔" (مستدرک حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)

⑨ غمزدہ پسماندگان سے درج ذیل مسنون کلمات سے تعزیت کریں۔

((اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ لَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ)) ❸

"بے شک اللہ تعالیٰ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور جو کچھ اس نے دے رکھا ہے وہ بھی

❶ ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى
❷ كتاب الجنائز، باب الاستغفار عن القبر للميت في وقت الانصراف 7804
❸ كتاب الجنائز، باب يعذب الميت بعض بكاء اهله عليه

اسی کا ہے اس کے پاس ہر ایک کا وقت مقرر ہے صبر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں۔'' (بخاری)

جبکہ تعزیت کے لئے شریعت میں وقت یا جگہ کا تعین نہیں ہے غمزدگان بار بار یہ کلمات پڑھتے رہیں۔

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾ ❶

''بے شک ہم بھی اللہ ہی کے ہیں اور یقیناً اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔''

((اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا)) ❷

''اے اللہ! مجھے اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے بعد مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔''

اور پسماندگان پر لازم ہے کہ وہ صبر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہیں۔

⑩ میت کے قریبی رشتہ داروں، ہمسایوں اور دوستوں پر لازم ہے کہ وہ پسماندگان کے لئے کھانے کا اہتمام کریں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سن کر فرمایا:

((اِصْنَعُوْا لِاٰهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ)) ❸

''جعفر کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرو، اس لئے کہ انہیں ایسا صدمہ پہنچا ہے جس کے بعد انہیں کھانا پکانے کی فرصت نہیں رہی۔''

---

❶ مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة
❷ مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عن المصيبة
❸ ابو داؤد، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الطعام يصنع لاهل الميت

اَلْاُمُوْرُ الْمَمْنُوْعَةِ شَرْعًا

خلاف سنت امور

① کسی وارث کے لئے میت کے ترکہ میں سے کوئی حصہ مختص کرنا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) ❶

”وارث کے لئے وصیت نہیں کی جا سکتی۔“ (یہ حدیث صحیح ہے)

② میت پر اونچی آواز سے رونا، نوحہ اور بین کرنا، رخسار پیٹنا، گریبان چاک کرنا، اور سیاہ لباس پہن کر اظہارِ غم کرنا۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ)) (اِذَا اَوْصَاهُمْ) ❷

”میت پر نواحہ خوانی کے سبب میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔“

بشرطیکہ اس نے اپنے رشتہ داروں کو زندگی میں اس کی وصیت کی ہو۔

③ لاؤڈ سپیکر یا اشتہار کے ذریعہ موت کا اعلان کروانا اور کھانا وغیرہ تقسیم کرنا، یہ سب بدعات میں ہیں اس میں مال کے ضیاع اور غیر مسلموں سے مشابہت کے علاوہ کچھ نہیں اور صحیح حدیث میں ہے:

((وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) ❸

❶ ترمذی، کتاب الوصایا، باب ماجاء لاوصیة لوارث
❷ مسلم، کتاب الجنائز، باب المیت یعذب ببکاء اهله علیه
❸ ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة

''جس نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے۔'' (یہ حدیث صحیح ہے)

④ حفاظ کو گھر بلا کر قرآن کریم پڑھوانا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوا وَ لَا تَجْفُوا بِهِ وَلَا تَاْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ)) ❶

''قرآن پاک پڑھو! تو نہ غلو اور نہ ہی غفلت سے پڑھو، اس کی تلاوت کے عوض کچھ نہ کھاؤ اور نہ ہی دنیاوی مال ومتاع حاصل کرو۔'' (یہ حدیث صحیح ہے)

لٰہذا قرآن پاک پڑھ کر اس کا معاوضہ لینا اور دینا، دونوں حرام ہیں۔ اگر فقراء و مساکین کو ویسے ہی کچھ رقم دے دی جائے تاکہ میت کو اس کا ثواب پہنچے تو اس سے میت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

⑤ تعزیت کے لئے گھر یا مسجد میں اکٹھے ہونا یا کھانے کا انتظام کرنا جائز نہیں ہے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

((كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰى اَهْلِ الْمَيِّتِ وَ صَنِيْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ)) (اَیْ اَلْمُحَرَّمَةِ) ❷

''ہم کو یہی علم ہے کہ میت کو دفنانے کے بعد اہل میت کے ہاں عام لوگوں کو جمع کر کے کھانے کا اہتمام کرنا بھی نوحہ خوانی میں شامل ہے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ اور امام نووی رحمہ اللہ نے بھی ایسے اجتماع کو درست اور جائز قرار نہیں دیا۔ (کتاب الاذکار مع التعزیة)

---

❶ مسند احمد، کتاب المسند المکیین، باب مسند عبدالرحمن بن 14981

❷ مسند احمد، کتاب المسند المکثرین من الصحابة، باب مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص رقم 6611

ابن عابدین حنفی رحمہ اللہ نے بھی اہل میت کی طرف سے کیئے گئے کھانے کے اہتمام کو اسی بیان کے تحت درست قرار نہیں دیا اس لئے کہ یہ تمام امور کھانے کی خاطر ہی کیئے جاتے ہیں اور ایسا اہتمام خوشیوں کے موقعے پر کر لینا تو مشروع ہے غمی اور دکھ کے عالم میں نہیں۔

احناف کے مشہور ''فتاویٰ بزازیہ'' میں لکھا ہے:

((وَ يُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الطَّعَامِ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ اَوِ الثَّالِثِ وَبَعْدَ الْاُسْبُوْعِ وَ نَقْلَ الطَّعَامِ اِلَى الْقَبْرِ فِي الْمَوْسِمِ وَاتِّخَاذُ الدَّعْوَةِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَ جَمْعَ الصُّلَحَاءِ وَالْقُرَّاءِ لِلْخَتْمِ))

''میت کے لواحقین کی طرف سے پہلے تیسرے یا سات دن کے بعد کا کھانا درست نہیں ہے اور اسی طرح ایام حج میں پر قبر پر کھانا لے جانا، قرأ حضرات کو قرآن پاک کی تلاوت کے لئے دعوت دینا یا حفاظ اور علمائے کرام کو جمع کر کے ختم کا اہتمام کرنا، سب ناجائز ہیں۔''

⑥ قبر پر قرآن مجید پڑھنا، قبر والے کی سالانہ برسی منانا اور قبر پر ذکر واذکار کرنا، ایسے سب امور ناجائز ہیں۔ یہ امور رسول اللہ ﷺ کی سنت بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے بھی ثابت نہیں۔

⑦ قبر پر پتھر رکھنا یا اس پر فرش بنانا، اسے خوب منقش کرنا اور اس پر لکھنا یا چراغ جلانا، ایسے سب امور حرام ہیں۔

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ)) [1]

''رسول اللہ ﷺ نے پختہ قبر بنانے اور اس پر عمارت قائم کرنے سے منع فرمایا۔''

[1] مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن تجصيص القبر والبناء عليها

اور ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُكْتَبَ عَلَى الْقَبْرِ شَيْءٌ))❶

''رسول اللہ ﷺ نے قبر پر کچھ بھی لکھنے سے منع فرمایا ہے۔'' (حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تائید کی ہے)

⑧ قبر یا مزار کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

((لَاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جُمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ))❷

''کسی قبر پر (مجاور بن کر) بیٹھنے سے بہتر یہ ہے کہ آدمی آگ کے انگارے پر بیٹھ جائے جو اس کے کپڑے جلا کر کھال تک جلا ڈالے۔''

⑨ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ))❸

''جنازہ لے جاتے وقت اس کے ساتھ بلند آواز (سے باتیں یا نوحہ یا ذکر اذکار کرنے) اور آگ لے جانے سے منع فرمایا۔''

❶ ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة تجصیص القبور والکتابة علیها
❷ مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر
❸ ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی اتباع المیت بالنار

إعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَاجِبٌ

داڑھی بڑھانا واجب ہے

① شیطان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے کہا:

﴿ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴾(119:4)

''اور میں ضرور ان کو حکم دوں گا اور وہ خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے۔'' (سورة النساء، آیت نمبر 119)

داڑھی منڈوانا بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز کو بدلنا ہے اور شیطان کا کہا ماننے کے مترادف ہے۔

② فرمان الٰہی ہے:

﴿ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ (7:59)

''جو کچھ رسول تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دیں اس سے رک جاؤ۔'' (سورۂ حشر، آیت نمبر 7)

اور رسول اکرم ﷺ نے داڑھی منڈوانے سے روکا جبکہ بڑھانے کا حکم دیا ہے۔

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَأَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا الْمَجُوْسَ)) ❶

''مونچھیں کٹواؤ، داڑھی کو بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

یعنی مونچھوں کے ہونٹوں سے بڑھے ہوئے بال کتروادو، داڑھی بڑھادو اور

❶ مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

کفار کی مخالفت کرو۔

④ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دس چیزیں فطرت انسانی سے ہیں:

((قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَ اسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَ قَصُّ الْأَظْفَارِ ......))❶

"مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک صاف کرنا، ناخن کاٹنا...... آخر تک۔"

(لہٰذا داڑھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیز ہے اس کو منڈوانا عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا اور رحمت الٰہی سے محرومی کا باعث ہے)

⑤ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ))❷

"رسول اکرم ﷺ نے عورتوں سے مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔"

⑥ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لٰكِنِّيْ أَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ أَنْ أُوْفِرَ لِحْيَتِيْ وَأَنْ أُحْفِيَ شَارِبِيْ)) ❸

"لیکن میرے رب عزوجل نے تو حکم دیا ہے کہ میں داڑھی بڑھاؤں اور اپنی مونچھیں کتراؤں۔" (اسے ابن جریر نے روایت کیا ہے اور اس کو حسن کہا ہے)

داڑھی بڑھانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ اس حکم پر عمل کیا ہے جبکہ احادیث میں داڑھی منڈوانے کی مذمت کی گئی ہے۔

❶ مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة

❷ بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهين بالنساء و المتشبهات بالرجال

❸ زوائد، الهيثمي، مسند الحارث ابن جرير، ج 2، ص 620

⑦ اپنے رخساروں کے بال منڈوانا یا نوچنا بھی جائز نہیں کیونکہ یہ بال بھی داڑھی میں ہی شامل ہیں جیسا کہ "قاموس" لغت کی مشہور کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

⑧ موجودہ طب نے بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ داڑھی دونوں جبڑوں کو دھوپ سے بچاتی ہے اور بالوں کا منڈوانا جلد کے لئے نقصان دہ ہے۔

⑨ اللہ تعالیٰ نے داڑھی کو خاص طور پر مردوں کی خوبصورتی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ایک واقعہ ہے کہ جب پہلی رات کوئی داڑھی منڈا شخص اپنی بیوی کے پاس گیا تو اس عورت نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور نہ اس کی طرف التفات کیا، کیونکہ وہ اسے پہلے داڑھی میں دیکھ چکی تھی۔ اب وہ داڑھی منڈا تھا۔ عورتوں نے جب دلہن سے پوچھا کہ تو داڑھی والے خاوند کو کیوں پسند کرتی ہے؟ تو اس کا جواب تھا:
"میں نے مرد سے شادی کی ہے نہ کہ عورت سے۔"

⑩ داڑھی منڈوانا ایک برا فعل ہے لہذا رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اس برے فعل سے لوگوں کو روکنا چاہئے۔

((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَ ذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ))[1]

"تم میں سے جو کوئی خلاف شریعت کام دیکھے تو اسے ہاتھ سے روک دے، اگر ہاتھ سے طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے منع کر دے، اگر زبان سے بھی کچھ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا تو (کم از کم) دل سے ہی برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی نشانی ہے۔"

⑪ میں نے ایک داڑھی منڈے شخص سے سوال کیا "کیا آپ رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں؟"
اس نے جواباً کہا "بہت زیادہ!"

[1] مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان و ان الایمان ......

پھر میں نے اس سے کہا "رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((وَاعْفُوا اللِّحٰی))

"داڑھیاں بڑھاؤ"

آپ سوچیں کیا جو شخص رسول اللہ ﷺ کی محبت کا دم بھرتا ہے وہ آپ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے یا اطاعت؟"

اس نے جواب دیا "اطاعت ہی کرتا ہے۔"

پھر آئندہ اس نے کبھی داڑھی نہ منڈوانے کا مجھ سے وعدہ کیا۔

⑫ اگر آپ کی بیوی داڑھی رکھنے کے سلسلہ میں آپ سے مخالفت کرے تو اسے سمجھائیں کہ میں ایک مسلمان مرد ہوں، میں تیرے پیچھے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتا اور کوئی چیز بطور ہدیہ دیں اور سمجھاتے رہیں۔ اسے راضی کر لیں اور ساتھ ساتھ اسے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی یاد دلائیں۔

((لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ))[1]

"کسی مخلوق کی اطاعت ایسے کام میں نہیں ہو سکتی جس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو رہی ہو۔" (مسند احمد، یہ حدیث صحیح ہے)

[1] اول مسند البصریین، باب مسند الحکم بن عمرو الغفاری 19735

حُكْمُ الْاِسْلَامِ فِي الْغِنَاءِ وَالْمُوْسِيقٰى

اسلام میں گانا گانے اور موسیقی کے بارے میں احکام

① اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا﴾(6:31)

"اور انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو کلام دل فریب خرید کر لاتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ سے علم کے بغیر بھٹکا دیں اور اس راستے کی دعوت کو مذاق میں اڑا دیں۔" (سورۃ لقمان، آیت نمبر 6)

اکثر مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "لَهْوَ الْحَدِيْثِ" سے مراد گانا ہی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے اور موسیقی کے رد میں اتاری گئی ہے۔

② شیطان سے مخاطب ہو کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ......﴾(64:17)

"تو جس جس کو اپنی آواز سے پھسلانے کی طاقت رکھتا ہے پھسلا لے......" (سورہ

الاسراء، آیت نمبر 64)

شیطان کی آواز گانا اور موسیقی ہے۔

③ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَ الْمَعَازِفَ))❶

"میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور ایسے ہوں گے جو زنا کرنے، ریشم پہننے، شراب پینے اور موسیقی سننے کو حلال سمجھیں گے۔"

درج بالا حدیث کی وضاحت یہ ہے کہ مسلمانوں میں سے ہی کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو زنا کرنے، اصلی ریشم پہننے، شراب پینے اور موسیقی سننے کو حلال اور جائز سمجھیں گے، حالانکہ یہ سب چیزیں ناجائز اور حرام ہیں۔

"اَلْـمَعَازِ فُ" ان تمام آلات کو کہتے ہیں جو گانے میں استعمال ہوتے ہیں مثلاً: سارنگی، کنگ، طبلہ، ڈگڈگی، ڈھولکی اور اس قسم کے دوسرے بے شمار آلات یہاں تک کہ گھنٹی بھی۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((اَلْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ))❷

"گھنٹی بھی شیطانی آوازوں میں سے ایک آواز ہے۔"

اور یہ حدیث گھنٹی کے مکروہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ جانوروں کی گردنوں میں گھنٹیاں لٹکایا کرتے تھے اور وہ آواز میں بالکل ناقوس جیسی اور شکل میں اس گھنٹی جیسے ہوتی ہے جو عیسائی اپنے گرجا گھروں میں استعمال

---

❶ بخاری، کتاب الاشربة، باب ماجاء فیمن یستحل الخمر و یسمیه بغیر اسمه

❷ مسلم، کراهة الكلب والجرس في السفر

کرتے۔ اس لئے گھنٹی سے کام لینے کی بجائے بلبل جیسی آواز نکالنے والی کال بیل استعمال کی جاسکتی ہے۔

④ امام شافعی رحمہ اللہ کتاب القضا میں بیان کرتے ہیں "گانا سننا مکروہ عمل اور باطل کے مشابہ ہے، گانے کا رسیانہ صرف احمق ہے بلکہ اس کی گواہی بھی قابل قبول نہیں۔"

گانے اور موسیقی کے نقصانات

اسلام نے کسی چیز کو اس کے نقصانات کے پیش نظر ہی حرام قرار دیا ہے۔ گانے اور موسیقی کے بے شمار نقصانات ہیں جنہیں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔

① **المعازف**: گانے بجانے کے لئے استعمال ہونے والے آلات موسیقی:

موسیقی دلوں کے لئے شراب کا درجہ رکھتی ہے، موسیقی سننے والا نشہ کرنے والے آدمی سے بھی بڑھ کر بری حرکات کا مرتکب ہوتا ہے جب سریلی آوازوں کا نشہ دلوں پر اثر کرتا ہے تو پھر ان میں شرک بھی سرایت کر جاتا ہے اور وہ بے حیائی اور ظلم وستم پر اتر آتا ہے۔ شرک، ناحق قتل اور زنا جیسے کبائر (سماع معازف) موسیقی سننے، سیٹیاں اور تالیاں بجانے والے لوگوں میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

❀❀

② **شرک کرنا** : ان لوگوں میں آہستہ آہستہ شرک کا غلبہ ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ اپنے پیر سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت ہونی چاہیئے اور وہ اسی محبت کے جوش سے وجد میں آ کر سیٹیاں اور تالیاں بجاتے ہوئے حال میں مبتلا ہو کر شرک کی پستیوں میں گر جاتے ہیں۔

❀❀

③ **فحش گانے سننا** : یہ فعل زنا اور بدکاری کو دعوت دیتا ہے اور یہی فعل بے حیائی میں داخل ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔ ابتداء میں بعض مرد، لڑکے اور عورتیں تو انتہائی پاکباز ہوتے ہیں۔ لیکن جب موسیقی کی محفلوں میں آنا شروع ہوتے ہیں تو پہلے ان کی قوت ایمانی کسی قدر کمزور ہوتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ بالکل ختم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بدکاری ان کے لئے کوئی مشکل کام نہیں رہتی جیسا کہ شراب پینے والے کے لئے کوئی بھی گناہ کرنا ایک معمولی بات ہے۔

❀❀

④ **قتل کرنا** : سماع کے دوران ایک دوسرے کو قتل کر دینا معروف ہے۔ اس کے جواز میں کہتے ہیں "میں نے اُسے حال اور وجد میں ہی قتل کیا ہے۔" وہ اس وقت اپنی اپنی قوت کا مظاہرہ کرتے ہیں حالانکہ ان کے پاس شیطان آتے ہیں جس کا شیطان طاقتور ہوتا وہ دوسرے کو قتل کر ڈالتا ہے۔

❀❀

⑤ **گناھوں کی طرف راغب کرنا** : گانا اور موسیقی نہ تو دلوں کی تقویت کا باعث بنتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ ہوتا ہے بلکہ دل ہدایت سے ہٹ کر

گناہوں کی طرف راغب ہو جاتے ہیں البتہ موسیقی، رُوح پر اس طرح اثر کرتی ہے جس طرح شراب، عقل وجسم پر۔ اسی لئے موسیقی کے متوالے لوگ شرابیوں سے بھی زیادہ نشہ میں چور ہو جاتے ہیں اور وہ اس میں اتنی لذت محسوس کرتے ہیں جتنی شراب نوش، شراب پینے میں لذت محسوس کرتے ہیں بلکہ ان سے بھی کئی گنا زیادہ۔

❀❀

⑥ **حیران کن فعل** : دورِ حاضر میں شیطان موسیقی کے شوقین اور شراب کے رسیا لوگوں کا روپ دھار کر آگ میں داخل ہو جاتے ہیں یا گرم لوہا یا آگ اپنے بدن یا زبان پر رکھ لیتے ہیں اور انہیں کچھ بھی نہیں ہوتا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے حیران کن فعل انجام دے کر عام لوگوں پر معاملات خلط ملط کر دیتے ہیں لیکن نماز اور قرآن مجید کی تلاوت کے دوران کسی سے بھی ایسے افعال سرزد نہیں ہوتے بلکہ شیطان بھاگ جاتے ہیں لہٰذا جو حرکات وافعال وہ کرتے ہیں وہ محض شیطانی طریقے کی فلسفیانہ اور شرک و بدعت سے آلودہ شرکیہ عبادتیں ہیں جن میں شیطان خود شامل ہوتا ہے۔

❀❀

سیخ زنی کی حقیقت

(لوہے کی سلاخوں کو اپنے جسم کے آر پار کرنا)

سیخ زنی یعنی لوہے کی سلاخ اپنے جسم کے کسی حصے میں اتار لینا۔ ایسا نہ تو

رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہی آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، اگر اس میں کوئی دین یا بھلائی یا انسانی بہتری ہوتی تو پھر ضرور وہ اس معاملہ میں بھی ہم سے سبقت لے جاتے۔ یہ تو صرف آج کل کے صوفیاء اور بدعتی لوگوں کے مکروہ شغل ہیں۔ ایسے لوگوں کو میں نے بارہا دیکھا کہ مسجد میں محفل لگائے، دف بجانے کے ساتھ یہ گاتے ہیں۔

هَاتِ كَأْسَ الرَّاحِ
وَاسْقِنَا الْأَقْدَاحِ

''کاسئہ راحت لائیں اور ہمیں پیالے بھر بھر کر پلائیں۔''

دیکھیں! وہ حرام شراب کے پیالوں کا تذکرہ اللہ کے گھر میں بھی کرنے سے کچھ حیا محسوس نہیں کرتے، پھر وہ بڑے دھوم دھام سے دف بجاتے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں سے مدد مانگتے ہیں اور

یا علی، یا علی کہتے ہیں۔

حتی کہ شیطان انہیں اپنے دام تزویر میں خوب پھنسا لیتا ہے تو ان میں سے کوئی اپنی قمیص اتار کر لوہے کی سیخ ہاتھ میں لے کر اپنے پہلو میں داخل کر لیتا ہے۔ دوسرا اٹھتا ہے تو وہ شیشے کی بوتل توڑ کر اپنے دانتوں میں چبانا شروع کر دیتا ہے۔ جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اگر یہ حقیقت اور بالکل سچ ہے تو پھر یہ لوگ یہود وہنود کو ختم کیوں نہیں کر ڈالتے، جنھوں نے ہمارے علاقوں پر ناحق قبضہ جما رکھا ہے، ہماری کئی نسلوں کو قتل کر چکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسے افعال میں شیطان ان کی مکمل مدد اور تعاون کرتے ہیں جو ان کے پاس جمع ہوتے ہیں لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ عزوجل کے ساتھ شرک کرنے کے مرتکب ہوتے

ہیں اور غیر اللہ سے استغاثہ کرتے ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ ﴾

(37-36:43)

"جو بھی رحمٰن کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے اور یہ شیاطین ایسے لوگوں کو راہ راست پر آنے سے روکتے ہیں اور وہ اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک جا رہے ہیں۔" (سورہ زخرف، آیت نمبر 36-37)

تب اللہ تعالیٰ بھی شیطان کو ان کے ماتحت کر دیتا ہے تاکہ وہ گمراہی وضلالت میں اور زیادہ بڑھ جائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ○ ﴾ (75:19)

"ان سے کہو جو شخص گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے اسے رحمٰن ڈھیل دیا کرتا ہے۔" (سورہ مریم، آیت نمبر 75)

اور یہ کوئی تعجب والی بات نہیں کہ شیطان ان کے ماتحت ہو جاتے ہیں اور ان کا کہا مان کر ان کی خدمت گذاری میں ان کے سامنے حاضر رہتے ہیں۔ شیطان ایسا ہی کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بھی تو جنوں ہی سے ملکہ بلقیس کا تخت لانے کے لئے کہا تھا۔

جیسا کہ قرآن کریم نے یہ واقعہ بیان کیا ہے:

﴿قَالَ عِفْرِيتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ وَ اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ﴾ (39:27)

''جنوں میں سے ایک بڑے قوی ہیکل جن نے کہا میں اسے حاضر کر دوں گا، اس سے پہلے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں۔'' (سورہ النمل، آیت نمبر 39)

ابن بطوطہ اور وہ لوگ جو ہندوستان گئے انہوں نے بیان کیا ہے کہ وہاں انہوں نے مجوسی باشندوں کو سیخ زنی کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ کفار ہیں......

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ ایسے تمام افعال میں ولایت یا کرامت کا کوئی مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ تو شیاطین کے ان افعال میں سے ہیں جو گانے بجانے کی محفل سے وابستہ ہیں۔

اس لئے جو لوگ سیخ زنی کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں اور جب وہ اس حالت میں غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں تو اس وقت تو واضح طور پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے ہیں تو پھر ایسے لوگ اولیاء اللہ اور صاحب کرامت کیسے ہو سکتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (64-62:10)

''سنو اللہ کے دوست وہ ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ و پرہیز گاری کی راہ اختیار کی ان کے لئے کسی خوف و رنج کا موقع نہیں ہے دنیا و آخرت دونوں زندگیوں میں ان

کے لئے بشارت ہی بشارت ہے۔" (سورہ یونس، آیت نمبر 62-64)

پکا مسلمان ہی تو ولی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے ہرگز مدد نہیں چاہتا۔ پرہیزگار اس شخص کو کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے اور شرک سے بچا رہے۔ اس سے بغیر چاہے خود بخود کرامات ظاہر ہوتی ہیں لیکن وہ لوگوں کے سامنے عزت اور شہرت کا خواہش مند نہیں ہوتا ہے۔

اور اس بات پر تمام اہل سنت اور مشائخ کا اتفاق ہے کہ کافر سے خرق عادت ، کرامت یا معجزہ کے مشابہ فعل ظاہر ہوسکتا ہے مگر وہ استدراج اور شیطانی کھیل ہے اور کرامت کے بارے میں اس بات کی وضاحت کی ہے کہ در حقیقت کرامت وولایت حق تعالیٰ کی عطا ہے اس کا کسب وعمل سے کوئی تعلق نہیں۔ اور کرامت صرف اس سے ظاہر ہوگی جو متبع سنت ہوگا جو متبع سنت نہیں اس سے ایسے اعمال سرزد ہونا بعید تو نہیں لیکن وہ سراسر شیطانی کھیل اور شعبدہ بازی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتباع سنت سے بے پرواہ ہوکر کرامات کا انشاء واظہار بلکہ اشتہار اور اس کا مطالبہ وتلاش اور اس کے حوالے سے بالآخر تجارت کا مشغلہ اور اپنے روزگار کا وسیلہ بنالینا اس پر سوائے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھنے کے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

اَلْغِنَاءُ فِی الْوَقْتِ الْحَاضِرِ

دور حاضر میں گانا اور موسیقی

آج کل عرسوں، بیاہ شادیوں اور عام محفلوں میں گانا اور موسیقی عام ہو گیا ہے۔ ان مواقع پر موسیقی، ناجائز محبت، جنسی تعلقات اور مرد وزن کے میل میلاپ کے لئے جذبات کو بھڑکاتی ہے۔ گلوکار شعروں میں موسیقی کے ساتھ عورتوں کے رخساروں، قد وقامت اور دوسرے جسمانی اعضاء کی خوبصورتی کا تذکرہ کرتے ہیں جو نوجوان نسل کی خواہشات نفسانیہ برانگیختہ کرنے کا باعث بنتے ہیں اور نوجوانوں کو جنسی ملاپ، زنا، بداخلاقی اور بے راہ روی کا درس دیتے ہیں۔

گلوکار اور گلوکارہ ان مواقع پر جب موسیقی کے ساتھ گانے پیش کرتے ہیں تو اسے ثقافت اور کلچر کا نام دے کر ایک طرف لوگوں کا مال بٹورتے ہیں اور دوسری طرف اسی دولت سے خوبصورت گاڑیاں اور سامان تعیش خرید کر سرمایا یورپ پہنچاتے رہتے ہیں، اپنے خوبصورت گانوں اور جنسی فلموں سے لوگوں کا اخلاق تباہ و برباد کرتے ہیں جو نوجوانوں کے لئے فتنے کا باعث بنتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کی محبت کا دم بھرنے لگتے ہیں یہاں تک کہ 1967ء میں یہودیوں کے خلاف ہونے والی جنگ میں مصری ریڈیو اناؤنسر نے مسلمان فوج کو مخاطب ہو کر اعلان کیا:

”جوانو! آگے بڑھو کہ فلاں فلاں گلوکار اور گلوکارہ تمہارے ساتھ ہیں۔ نتیجتاً یہودیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کو شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ ریڈیو اناؤنسر پر لازم

تھا کہ وہ یہ کلمات:

"سِيْرُوْا فَاللّٰهُ مَعَكُمْ بِمَعُوْنَتِهٖ" کہتا۔

"آگے بڑھو کہ اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے"

یہاں تک کہ 1967ء کی یہودیوں سے جنگ سے قبل ایک مشہور (مصری) گانے والی نے اعلان کیا کہ اگر ہمیں فتح ہوگئی تو میں اپنا وہ ماہانہ پروگرام جو قاہرہ میں کرتی ہوں، یہودیوں کے دارالخلافہ "تل ابیب" میں کروں گی جبکہ جنگ میں فتح حاصل ہونے کے بعد یہودیوں نے بیت المقدس میں "حائط المبکر" کے ساتھ چمٹ کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے انہیں فتح عطا کی۔

یاد رہے اکثر گانے اور قوالیاں، فحاشی اور بے حیائی کے علاوہ شرک و بدعت کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ غور کریں قوالی میں کہا جاتا ہے:

وَ قِيْلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ عِنْدَ رُتْبَتِهٖ
وَيَا مُحَمَّدُ هٰذَا الْعَرْشِ فَاسْتَلِمْ

"ہر نبی کا اپنا ایک مقام ہے اور اے محمد ﷺ عرش کے مالک تو آپ ہیں۔"

یعنی اردو میں یوں کہہ لیجئے:

جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

یہ کلمات نہ صرف خلاف حقیقت ہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کے مترادف ہیں۔

❀❀

فِتْنَةُ النِّسَاءِ بِالصَّوْتِ الْحَسَنِ

عورتوں کے لئے سُریلی اور خوبصورت آواز فتنہ کا باعث ہے

حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی آواز بہت خوبصورت تھی جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں کبھی کبھی اپنی سریلی آواز سے اونٹ ہانکا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سفر میں اشعار کہتے کہتے عورتوں کے نزدیک پہنچ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيرَ)) ❶

''عورتوں سے دور رہو اور آواز بند کرو۔''

وہ فوراً چپ ہو گئے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ عورتیں حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی سریلی آواز سنیں۔ (مستدرک حاکم)

امام ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کی اس بات کی تائید کی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

قابل غور بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے ہدی خواں کے متعلق یہ خوف محسوس کیا کہ اگر عورتیں ان کی سریلی آواز سن لیں تو کہیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

❶ كتاب المغازى والسرايا ، باب معرفة الصحابة، ذكر براء بن مالك الانصارى ، ج 3، ص 330، رقم 5273

دورِ حاضر میں بے حیا قسم کے ماہر موسیقی گلوکاروں کی آوازوں سے عورتیں گندے گانے اور عشقیہ غزلیں سنیں تو کیا فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گی؟ جن گانوں اور غزلوں میں فاحشہ عورتوں کے رخسار، زلفوں، پستان اور جسم کے تمام دوسرے اعضاء کا خوب صورت نقشہ کھینچا اور تذکرہ کرنے پر ہی انحصار ہو تو پھر سننے والوں کی جو حالت ہوتی ہوگی، وہ کیا ہوگی؟ پھر اس قسم کی فحش آوازوں پر فریفتہ ہونے والے بیمار دل جن جن امور کی خواہش لئے ہوتے ہیں ان میں شرم وحیا نام کو نہیں رہتی۔ اس قسم کے گانوں کو اگر موسیقی اور میگا فونوں پر ملا کر گایا جائے تو یقینی طور پر عقلوں کو متاثر کریں اور جن لوگوں کے دلوں میں تھوڑی سی نرمی پیدا ہو جائے تو ان پر شراب کا سا اثر کریں۔

شیطان کے بے شمار جال ہیں جن کے ذریعہ وہ کم علم وکم عقل اور دین سے بیگانہ لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھانس لیتا ہے انہی جالوں میں رقص وسرود اور خوبصورت سریلی آواز میں گانے اور غزلوں کا سماع ہے۔ جب عورت، مرد کی خوبصورت آواز میں گانے سنتی ہے تو وہ اس کا اثر فوراً قبول کر لیتی ہے جس سے یقیناً دو جانب سے اثر پیدا ہوگا ایک خوبصورت آواز سے دوسرا گانے کے معنی ومفہوم سے، لہٰذا مردوں کی خوبصورت آواز میں گانے سننے سے بھی عورتوں کے جذبات انگیخت ہونے کا اندیشہ ہوسکتا ہے اور وہ کسی بھی وقت کسی بڑے فتنہ کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں جن پر بعد میں افسوس ہو اور پچھتانا پڑے، ایسا برا وقت آنے سے پہلے ہی اس کا سد باب ضروری ہے۔

اِحْذَرُو الصَّفِيْرِ وَالتَّصْفِيْق

سیٹیاں بجانے اور اور تالیاں پیٹنے سے اجتناب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَّ تَصْدِيَةً﴾(35:8)

''ان (مشرکوں) کی نماز کعبہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں پیٹنا تھی۔''

(سورہ انفال، آیت نمبر 35)

اَلْمُكَاءَ: سیٹیاں بجانا۔

تَصْدِيَةً: تالیاں پیٹنا۔

ان دونوں کاموں سے بچنا چاہئے کہ یہ دونوں کام عورتوں، گنہگاروں اور مشرکین کے ہیں۔ یہ کام وہی لوگ کرتے ہیں جو فسق و فجور کے مرتکب ہوں۔ دین اسلام سے اور اسلامی تعلیمات سے دور ہوں، جہالت اور اپنی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی اچھی اور خوبصورت چیز کو دیکھ کر، یا خوشی کا موقع پا کر اپنے آپ میں نہیں رہ سکتے اور بطور اظہار خوشی و مسرت کے تالیاں اور سیٹیاں بجانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ایک مسلمان کو چاہئے کہ جب اسے کوئی چیز پسند آئے یا کسی چیز کو دیکھ کر خوشی ہو تو بجائے سیٹیاں بجانے اور تالیاں پیٹنے کے ''مَا شَاءَ اللّٰه'' یا ''سُبْحَانَ اللّٰه'' کہے۔

اِحْذَرُو الصَّفِيرِ وَالتَّصْفِيقِ

گانا بجانا نفاق کی جڑ ہے

① حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ پیدا کرتا ہے، جبکہ ذکر الٰہی دل میں ایمان پیدا کرتا ہے جس طرح پانی کھیتی اگاتا ہے۔

② امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''جس آدمی کو بھی گانا سننے کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس کا دل غیر شعوری طور پر نفاق سے بھر جاتا ہے اگر وہ شخص نفاق کی حقیقت کو جانتا ہو تو ضرور اس (نفاق) کو اپنے دل میں دیکھ لے۔ کسی بھی آدمی کے دل میں بیک وقت گانے اور قرآن کریم کی محبت دونوں جمع نہیں ہو سکتی۔ جب ایک چیز کی محبت دل میں جاگزیں ہوتی ہے تو وہ دوسری کو اس کی جگہ (دل) سے نکال دیتی ہے۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ موسیقی کے شیدائی لوگوں کو ہم نے خود دیکھا ہے کہ انہیں قرآن سننا اور پڑھنا بہت مشکل ہوتا ہے وہ ادھر دھیان ہی نہیں دے پاتے اور نہ قرآن پڑھنے سے کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ آیات قرآنی سننے کے باوجود ان پر کچھ اثر نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کے دل میں خوف الٰہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ لوگ گانا سنیں تو اس کی آواز کے ساتھ آواز ملائیں گے، ان پر وجد طاری ہوگا اور دلوں میں خوشی بھی محسوس کریں گے اسی لئے تو وہ گانا اور موسیقی سننے کے فتنہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں وہی تمام لوگوں سے زیادہ نماز میں غفلت کرتے ہیں خاص کر مسجد میں باجماعت نماز ادا نہیں کر پاتے۔''

③ حنابلہ کے بڑے علماء میں سے ابن عقیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

تمام حنابلہ کے نزدیک بالاتفاق غیر محرم عورت کی آواز اور گانا سُننا، حرام ہے۔

④ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ غیر محرم عورت کی آواز میں گانا سن کر محظوظ ہونا مسلمانوں پر حرام ہے (جیسا کہ آج کل ام کلثوم، صباح (مصری) اور نور جہاں (پاکستانی) وغیرہ کے گانے۔)

⑤ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰنِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ﴾ (33:32-33)

"اے نبی کی بیویو! تم عورتوں میں سے کسی ایک عورت کی مانند نہیں اگر تم متقی رہنا چاہتی ہو تو (کسی غیر محرم سے) نرم لہجے میں بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے کسی قسم کی غلط توقع تم سے قائم نہ کرلے۔" (سورہ الاحزاب، آیت نمبر 32-33)

عورتوں کو تو غیر مردوں سے نزاکت کے ساتھ خوش آوازی سے بات کرنا منع کردیا گیا ہے۔ تو پھر عورت کی خوبصورت آواز میں گانا سننا کس طرح جائز ہوسکتا ہے جس سے دلوں میں نفاق ہی پیدا ہوگا۔

عِلَاجُ الْغِنَاءِ وَالْمُوْسِيْقىٰ

گانے بجانے اور موسیقی سے کیسے بچیں؟

① موسیقی کے ساتھ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے گانوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ خصوصاً فحش گانے اور موسیقی سے اجتناب کریں۔

② ذکر الٰہی، تلاوت قرآن کریم ہے اور خاص طور پر سورۃ بقرہ کی تلاوت کرنا، گانے اور موسیقی کا اصل متبادل اور توڑ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ))[1]

”جس گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت کی جائے یقیناً اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔“

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾(57:10)

”لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لئے رہنمائی اور رحمت ہے۔“ (سورہ یونس، آیت نمبر 57)

③ سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے واقعات پڑھے جائیں۔

[1] مسلم، صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة النافلة وجوازها في المسجد

اَلْمُسْتَثْنٰی مِنَ الْغِنَــــاءِ

جائز گانے

① عیدین کے دن:

عید کے دن گانا جائز ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((اِنَّ اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ دَخَلَ عَلَیْهَا وَ عِنْدَهَا جَارِیَتَانِ تُدَفِّفَانِ وَ تَضْرِبَانِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ عِنْدِیْ جَارِیَتَانِ تَغَنِّیَانِ بِغِنَاءٍ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ دَعْهُمَا فَاِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَ هٰذَا عِیْدُ نَا))❶

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عید کے دن) ان کے ہاں تشریف لائے جب کہ ان کے پاس دو بچیاں بیٹھیں دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ دو بچیاں بیٹھی کچھ گا رہی تھیں، تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا "انہیں چھوڑ دو، یقیناً ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید (کا دن) ہے۔" (بخاری)

② نکاح کے وقت:

نکاح کے وقت دف کے ساتھ گانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا جائز ہے۔ فرمان نبوی ہے:

❶ بخاری ، کتاب العیدین ، باب اذا فاته العید یصلی رکعتین

((فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلالِ وَالْحَرَامِ ضَرْبُ الدَّفِّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ))❶

''حلال اور حرام کے درمیان فرق کرنے کے لئے دف کا بجانا اور سب کے سامنے نکاح ہوجانے کا باواز بلند اعلان کرنا ہے۔''

اور نکاح کے موقع پر دف بجانا بھی صرف کم عمر لڑکیوں کے لئے ہے۔

③ جنگی ترانے:

جنگی مہم پر لوگوں کو تیار کرنے کی خاطر جذباتی ترانے گانا، خصوصاً جب ان ترانوں میں دعائیہ کلمات ہوں جیسا غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کھودتے وقت رسول اللہ ﷺ نے خود حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے چند اشعار پڑھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خوب جوش دلایا:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةْ

فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَةْ

''اے اللہ (ابدی عیش وعشرت کی) زندگی تو آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کی بخشش فرما۔''

تو اس کے جواب میں انصار اور مہاجرین نے یہ شعر کہا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا

عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

''ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر تازیست جہاد کرنے کی بیعت کی ہے۔''

❶ کتاب المسند الکوفیین، باب حدیث محمد بن حاطب 17563

اور رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ خود مٹی اٹھا اٹھا کر پھینک رہے تھے اور بآوازِ بلند پڑھتے تھے۔

وَاللّٰهِ لَوْ لَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَ ثَبِّتَ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ اَبَيْنَا ...... اَبَيْنَا [1]

"اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت یافتہ نہ ہوتے، نہ روزہ رکھتے اور نہ ہی نماز ادا کرتے (اے اللہ عزوجل) ہم پر اطمینان وسکون نازل فرما، اگر دشمنوں سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ، کفار نے ہم پر زیادتی کی ہے، جب وہ ہمیں فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم (ان کا) انکار کردیتے ہیں۔"

یہ اشعار پڑھتے وقت اَبَیْنَا، اَبَیْنَا کے الفاظ آپ ﷺ کافی اونچی آواز سے پڑھتے۔"

④ توحیدی نظمیں اور نعتیں:

ایسی نعتیں اور نغمے جن میں توحید باری تعالیٰ کا درس دیا گیا ہو رسول اللہ ﷺ کی محبت اور مناقب بیان کیے گئے ہوں، جہاد فی سبیل اللہ پر ابھارا گیا ہو، اسلام پر ثابت قدمی اور اخلاقیات کا سبق ملتا ہو، مسلمانوں میں باہمی محبت و

[1] بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب

الفت اور تعاون کی ترغیب دی گئی ہو، اسلام کی بنیادی خوبیاں بتائی گئی ہوں، مسلم معاشرے کی بہتری اور دین کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دلائی گئی ہو۔

⑤ عید اور نکاح کے وقت صرف دف سننا اور بجانا جائز ہے اور ذکر وظائف وغیرہ میں تو دف، راگ یا موسیقی کا استعمال بالکل جائز نہیں۔ اس لئے کہ نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کبھی کیا اور نہ ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے یہ فعل کیا۔ لیکن بعض صوفی ذکر باری تعالیٰ کے دوران دف بجانا یا راگ لگانا جائز سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اسے سنت کا درجہ دیتے ہیں، حالانکہ یہ ایک بدعت ہے۔

اور بدعت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

((إِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتُ الْأُمُوْرِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))[1]

"(دین میں) نئے کاموں سے بچو! کہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن، صحیح کہا ہے)

[1] ابن ماجه، كتاب السنة، باب اجتناب البدعة

حُكْمُ الْإِسْلَامِ فِي التَّصْوِيْرِ وَالتَّمَاثِيْلِ

تصاویر اور مجسموں کے متعلق اسلام کا حکم

اسلام نے تمام لوگوں کو صرف ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی دعوت دی ہے اور اس اللہ تعالیٰ کے سوا تمام اولیاء اور نیک لوگوں کی عبادت چھوڑنے کی دعوت دی جو اس وقت بتوں، مجسموں اور تصویروں کی شکل میں موجود تھے، دعوت اسلام کا یہ طریقہ کار جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے مبعوث کرنے کا سلسلہ شروع کیا اسی وقت سے جاری ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۝ ﴾ (36:16)

''ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا اور اس کے ذریعے سب کو خبردار کر دیا کہ صرف اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو۔'' (سورہ نحل، آیت نمبر 36)

اور ان مجسموں کا ذکر سورہ نوح میں موجود ہے اور سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ مجسمے نیک لوگوں کے ہی تھے۔ جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اللہ کے اس فرمان کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

﴿ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَ نَسْرًا ۝ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۝ ﴾ (24-23:71)

''انہوں نے کہا ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو، اور نہ چھوڑو ود اور سواع کو اور نہ ہی یغوث،

یعوق اور نسر کو۔انھوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔" (سورہ نوح، آیت نمبر 23-24)

یہ قوم نوح کے نیک لوگوں کے نام تھے جب یہ مر گئے تو شیطان نے لوگوں کے دلوں میں یہ بات ڈال دی کہ جن جگہوں پر وہ مجلس کیا کرتے تھے وہاں ان کے مجسمے نصب کر دو اور ان نیکوکار لوگوں کے ناموں پر ہی ان مجسموں کے نام بھی رکھ دو۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا لیکن وہ ان کی عبادت سے رکے رہے۔ جب یہ لوگ بھی مر گئے اور ان مجسموں کی اصل حقیقت کا علم ختم ہو گیا تو بعد میں آنے والے لوگوں نے ان کی عبادت شروع کر دی۔

اس واقعہ سے خاص طور پر یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ سب سے پہلے غیر اللہ کی پرستش کا باعث بزرگوں اور قائدین کے مجسمے ہی بنے۔

اب اکثر لوگ قائدین اور نیک لوگوں کے مجسمے اور خصوصاً تصاویر گھروں میں رکھنا جائز سمجھتے ہیں۔اس لئے کہ موجودہ دور میں مجسموں اور تصویروں کی عبادت تو نہیں کی جاتی؟

یہ نظریہ کئی ایک وجوہات کی بنا پر قابل قبول نہیں ہے۔

① تصویروں اور مجسموں کی پوجا یا عبادت تو اس دور میں بھی ہو رہی ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر گرجا گھروں میں لٹکا کر ان کی پوجا کی جاتی ہے بلکہ وہ لوگ تو صلیب کے سامنے جھکتے بھی ہیں نیز یہ کہ بڑی خوبصورت قسم کی تختیوں پر حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہما السلام کی تصاویر بنائی گئی ہیں جو بڑی مہنگی فروخت ہوتی ہیں اور عیسائی لوگ تعظیم اور عبادت کی خاطر گھروں میں لٹکاتے ہیں۔

② وہ ممالک جو مادہ پرستی کے لحاظ سے آگے اور روحانی نسبت سے بہت پیچھے ہیں۔ ان میں یہ رسم موجود ہے کہ وہ اپنے قائدین کے مجسموں اور تصویروں کے سامنے سے برہنہ پا ہو کر گزرتے ہوئے جھک کر سلام کرتے ہیں۔مثلاً امریکہ میں "جارج

''اور'' واشنگٹن'' کے مجسمے، فرانس میں ''نپولین'' اور روس میں ''لینن'' اور ''استالن'' وغیرہ کے مجسمے مختلف شاہراہوں پر نصب کئے ہوئے ہیں جنہیں گزرنے والے جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اسی طرز فکر کی تقلید کرنے والے بعض عرب ممالک نے بھی اپنے قائدین کی تصاویر چوراہوں پر نصب کی ہوئی ہیں اگر یہی حالت رہی تو یقینی طور پر آہستہ آہستہ اسلامی بعد عرب ممالک میں بھی اسی طرح کے مجسمے نصب ہو جائیں گے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہی سرمایہ مساجد اور مدارس کی تعمیر، ہسپتال بنانے اور دوسرے انسانی فلاح و بہبود کے کاموں میں خرچ ہوتا تو یہ بہتر اور انتہائی نفع بخش ہوتا۔ ہاں! عقیدت کے اظہار کے لئے ہسپتالوں یا شاہراہوں کے نام قائدین کے ناموں سے موسوم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

③ لیکن ایک عرصہ بعد ان مجسموں اور تصویروں کی عزت و احترام کرتے ہوئے لوگ ان کے سامنے جھکتے ہوئے ان کی عبادت شروع کر دیں گے۔ جیسا کہ ترکی اور دوسرے یورپی ممالک میں ہو رہا ہے اور واضح طور پر نوح علیہ السلام کی قوم کی مثال پہلے گزر چکی ہے جنہوں نے اپنے بزرگوں کے مجسمے تیار کر لئے اور پھر ان کی عزت و توقیر میں غلو سے کام لیتے ہوئے ان کی پوجا پاٹ شروع کر دی۔

④ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ کے ساتھ حکم فرمایا تھا:

((لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ))[1]

''تجھے جو بھی مجسمہ نظر آئے، توڑ دے اور جو بلند قبر دیکھے، اسے برابر کر دے۔''

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

((وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَمَسْتَهَا))

''اور جو تصویر دیکھے اسے تہس نہس کر دے۔'' (صحیح، احمد)

[1] کتاب المسند العشرة المبشرة بالجنة، باب من مسند علی بن ابی طالب 622

اَضْرَارُ الصُّوَرِ وَالتَّمَاثِيْلِ

تصاویر اور مجسموں کے نقصانات

یاد رہے کہ اسلام جن جن اشیاء کو حرام قرار دیتا ہے وہ لازماً کسی دینی، اخلاقی، مالی یا کسی دوسرے معاملہ میں مسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے۔ حقیقی مسلمان تو وہی ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دے، قطع نظر اس کے کہ اسے اس کا سبب معلوم ہو یا نہ ہو۔

تصاویر اور مجسموں کے نقصانات تو بہت ہیں۔ چند درج ذیل ہیں:

① **دین اور عقائد میں نقصان**: ان تصویروں اور مجسموں کے باعث ہی اکثر لوگوں کے عقائد میں بگاڑ آتا ہے۔

عیسائی لوگ حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم علیہا السلام اور صلیب کی عبادت کرتے ہیں، یورپی اور روسی اپنے قائدین کے مجسموں کو پوجتے ہیں اور ان کی عزت و تکریم کے لئے ان کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض عرب اسلامی ممالک میں بھی یہ وبا پھیل چکی ہے کہ انہوں نے بھی اپنے قائدین کے مجسمے چوراہوں میں نصب کر لئے ہیں۔ پھر سلسلہ تصوف کے بعض صوفیوں نے نماز کے وقت اپنے اماموں کی تصاویر سامنے رکھنا شروع کر دیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایسا کرنا باعث خشوع ہے اور ذکر الٰہی کے وقت اپنے امام کا تصور ذہن میں رکھتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا تصور کرنے کی بجائے خود ان کے سامنے حاضر ہونے کا تصور رکھتے۔ یوں انہوں نے اپنے اماموں کی تصاویر باعث برکت سمجھتے ہوئے دیواروں پر لٹکا دیں بالکل ایسے ہی گانے والوں

اور فلمی اداکاروں سے اظہار محبت کرتے ہوئے ان کی تصاویر اور فوٹو دیواروں پر آویزاں کی جاتی ہیں۔ عرب کے ریڈیو والوں میں سے ایک نے 1967ء میں یہودیوں سے ہونے والی جنگ میں اپنے فوجیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''سپاہیو! آگے بڑھو، فلاں فلاں اداکار اور اداکارہ (ان کا نام لے کر) تمہارے ساتھ ہیں۔'' حالانکہ ان کو کہنا چاہئے تھا ''آگے بڑھو اللہ اپنی مغفرت کے ساتھ تمہارے ساتھ ہے۔'' نتیجتاً جنگ میں شکست اٹھانی پڑی۔ کاش! اہل عرب اس واقعہ سے سبق حاصل کرتے ہوئے اللہ کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ اس کی مدد حاصل کر سکیں۔

② وہ تصاویر جن سے نوجوان نسل کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں، لمحہ فکریہ ہیں۔ رقص، گانا اور مجرا کرنے والے گلوکاروں اور اداکاروں کی ننگی تصاویر سے سڑکیں، بازار اور عام لوگوں کے گھر بھرے پڑے ہیں اور نوجوان نسل ان سے عشق کی حد تک لگاؤ رکھتی ہے، جو ہر دو صورت ظاہر و باطن میں بدکاری اور بے حیائی سے پاک نہیں۔ اسی چیز نے ان کے دلوں میں برائی کا وہ بیج بویا جس سے اخلاقیات اور پرانی قدریں تباہ و برباد ہو کر رہ گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے دین کے متعلق کبھی سوچا تک نہیں۔ نہ ہی کبھی اسلام دشمنوں سے جہاد کر کے اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کرنے کا عزم کیا ہے اور نہ ہی کبھی انہیں اپنی عزت، شرف، اور غیرت کی سوچ آئی۔

تصویر کا فیشن تو اس وقت اتنا زیادہ ہو گیا ہے خاص کر عورتوں کی فحش تصاویر کا کہ جوتوں کے معمولی ڈبوں پر بھی عورتوں کی تصاویر ہوتی ہیں۔

ان حالات میں اخبارات، رسائل، کتب اور ٹیلی ویژن کا تو نام ہی کیا لیں؟ وہاں تو رات دن غیر اخلاقی اور مخرب اخلاق تصاویر اور پروگرام دکھانے کے علاوہ ایسے کارٹون دکھائے جاتے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورتوں کو بگاڑ کر پھر ان کی

تذلیل کی جاتی ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی شخص کا ناک لمبا، کان بڑے بڑے اور آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی نہیں بنائیں......اور نہ ہی کسی کو بدصورت پیدا کیا ہے، جیسی یہ بناتے ہیں۔

③ اس کے ساتھ ساتھ مادی طور پر تصاویر کے نقصانات تو ظاہر ہیں کہ اس شیطانی فعل پر ہزار ہا روپے خرچ ہوتے رہتے ہیں۔ اکثر لوگ مختلف جانوروں یا انسانی مجسمے بازار سے لے کر گھروں کی زینت بناتے ہیں۔ اپنے اہل وعیال کا گروپ فوٹو یا مرے ہوئے عزیزوں کی تصاویر دیواروں پر لٹکاتے ہیں اور ایسی فضول چیزوں پر بے بہا روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ اگر یہی روپیہ میت کے ایصال ثواب کے لئے فقراء ومساکین کو صدقہ دیا جائے تو یقیناً لینے اور دینے والے دونوں کو فائدہ پہنچتا۔ بے غیرتی اور بے حیائی کی انتہا ہوگئی ہے کہ بعض مرد اپنی بیوی کے ساتھ سہاگ رات کی برہنہ تصاویر تک اپنے بیڈروم کی دیواروں پر لٹکا لیتے ہیں۔ شاید ان کے خیال میں وہ صرف ان کی نہیں تمام لوگوں کی بیوی ہو۔

هَلِ الصُّوَرُ كَالتَّمَاثِيْلُ

کیا تصاویر بھی مجسموں کی طرح حرام ہیں؟

اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جس قسم کے بت اور مجسمے بنانے کا رواج تھا وہی حرام ہیں، موجودہ تصاویر حرام نہیں، حالانکہ یہ بات بالکل بے بنیاد ہے۔ معلوم نہیں ایسے لوگ ان کی حرمت میں شاید صریح حکم بھی نہیں پڑھ پاتے۔ غور فرمائیں کہ:

① ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ نَمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ اِلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ، فَعَرَفَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلٰى رَسُوْلِهٖ، مَا اَذْنَبْتُ ؟ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا بَالُ هٰذِهِ النَّمْرُقَةِ؟)) فَقَالَتْ : اِشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَ تَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَ يُقَالُ لَهُمْ : اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ))، ثُمَّ قَالَ : ((اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ)) [1]

''ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بازار سے ایک گدا خریدا جس پر چند تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ جب گھر تشریف لائے تو (تصاویر دیکھ کر) دروازے پر ہی کھڑے رہے اور اندر تشریف نہ لائے جبکہ ناراضگی کے آثار آپ ﷺ کے چہرہ انور سے ظاہر ہو رہے تھے۔ ام المومنین

[1] بخاری، کتاب اللباس، باب من لم یدخل بیتا فیه صورة

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: "میں اللہ اور اس کے رسول سے معافی کی خواستگار ہوں، مجھ سے کیا غلطی ہوگئی؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا "یہ تکیہ یہاں کیسے؟" میں نے عرض کیا "میں نے خود خریدا ہے تاکہ آپ بیٹھ کر اس سے ٹیک لگا لیا کریں۔" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ان تصاویر بنانے والے مصورین کو قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا، جو تصاویر بنائی ہیں ان میں جان بھی ڈالو۔" پھر ارشاد فرمایا: "جس گھر میں تصاویر ہوں اس میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

② ((اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الَّذِیْنَ یُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ)) ❷

"قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے بڑھ کر سخت ترین عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جو مخلوق باری تعالیٰ کی ہو بہو نقل بناتے ہیں۔"

③ ((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی مُحِیَتْ)) ❶

"رسول اللہ ﷺ نے جب تصاویر گھر میں دیکھیں تو اندر داخل نہ ہوئے یہاں تک کہ انہیں مٹا نہ کر دیا گیا۔"

④ ((نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصُّوَرِ فِی الْبَیْتِ وَ نَهٰی الرَّجُلَ اَنْ یَصْنَعَ ذٰلِکَ)) ❸

رسول اللہ ﷺ نے تصاویر بنانے اور انہیں گھر میں رکھنے ہر دو کاموں کی ممانعت فرمائی ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)

❶ بخاری، کتاب اللباس، باب ما وطئ من تصاویر
❷ بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِیْمَ خَلِیْلًا﴾
❸ ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الصور

اَلصُّوَرُ وَالتَّمَاثِيْلُ الْمَسْمُوْحُ بِهَا

جائز تصاویر اور مجسمے

① درخت، ستارے، سورج، چاند، پہاڑ، پتھر، ندی نالے، دریاؤں ایسے قدرتی مناظر، بیت اللہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور دوسری مساجد کی تصاویر بنائی جاسکتی ہیں بشرطیکہ یہ مقامات اور مناظر جانوروں اور انسانی تصاویر سے خالی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اس بات کی دلیل ہے کہ انہوں نے ایک مصور سے فرمایا:

((إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ)) ❶

"اگر تصاویر کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں تو پھر کسی درخت یا غیر ذی رُوح کی تصویر بنالے۔"

② شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ڈرائیونگ لائسنس یا اس قسم کے دوسرے ضروری امور کے لئے تصاویر کا بنوانا یا جیب میں رکھنا جائز ہے۔

③ چوروں، ڈاکوؤں اور قاتلوں کی تصاویر اخبار و رسائل میں شائع کرنا کہ گرفتار کر کے ان کو سزا دی جاسکے یا طبی علوم کی وضاحت کے لئے بھی تصاویر بنانا جائز ہیں۔

④ چھوٹی بچیوں کے لئے گھروں میں کپڑوں سے خود گڑیاں بنانا جائز ہے کہ وہ انہیں کپڑے پہنانا، نہلانا، دھلانا اور ان کے کپڑے سینا سیکھیں گی اور یہ بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مفید ثابت ہوگا جبکہ انہوں نے ماں بننا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی درج ذیل بات اس پر ثبوت ہے:

❶ مسلم، كتاب اللباس، باب تحريم صورة الحيوان و تحريم اتخاذ ما فيه ......

((كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ))❶

"میں بعض اوقات رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی۔"

البتہ بچوں کے لئے بیرونی ممالک سے گڑیاں درآمد کرنا جائز نہیں ہے۔ خاص کر لڑکیوں کی طرح کی بالکل برہنہ اور ننگے مجسمے۔ کیونکہ وہ بچپن سے ہی اس قسم کا سبق سیکھیں گی تو پھر وہی روش اپنا لیں گی اس کے علاوہ غیر مسلم ممالک میں ہمارا زرمبادلہ بھی منتقل ہوگا۔

⑤ سر کے علاوہ دوسرے جسم کی تصویر بنانا جائز ہے کیونکہ اصل تصویر تو سر کی ہوتی ہے جب سر ہی کاٹ دیا جائے تو جسم میں روح باقی نہیں رہے گی، لہٰذا اس کی شکل شجر و حجر جیسی ہی لگے گی۔

رسول اللہ ﷺ سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:

((مُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ يُقْطَعُ فَيَصِيرُ عَلَى كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَ مُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ مِنْهُ وَ سَادَتَيْنِ تُوطَآنِ))❷

"ان مجسموں کے سر کاٹ دیجئے کہ وہ ایک درخت کی مانند ہو جائیں اور اس پردہ کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دو گدیاں بنالیں جن کے اوپر بیٹھا جائے۔" (ابوداؤد، یہ حدیث صحیح ہے)

❶ بخاری، کتاب الادب، باب الانبساط الی الناس و قال ابن مسعود خالط الناس

❷ ابوداؤد، کتاب اللباس، باب فی الصور

هَلِ الدُّخَانُ حَرَامٌ ؟

کیا تمبا کو نوشی حرام ہے؟

اگر چہ تمبا کو یا تمبا کو نوشی ، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں تھی لیکن دین اسلام نے ایک عام اصول فرمایا ہے کہ ہر وہ چیز جو جسمانی لحاظ سے نقصان دہ اور ہمسائے کے لئے پریشانی کا باعث ہو یا اس سے مال کا ضیاع ہوتا ہو، ناجائز اور حرام ہے۔ تمبا کو نوشی کی حرمت کے دلائل یہ ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

① ﴿ وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ ﴾(157:7)

''ان کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے۔'' (سورہ الاعراف، آیت نمبر 157)

تمبا کو یقیناً ایک نقصان دہ، بدبودار اور خبیث چیز ہے۔

② ﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ﴾ (195:2)

''اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔'' (سورہ بقرہ، آیت نمبر 195)

جبکہ تمبا کو نوشی بھی سرطان اور ٹی بی ایسے مہلک امراض کا باعث ہے۔

③ ﴿ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ ﴾(29:2)

''اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔'' (سورہ نساء، آیت نمبر 29)

(تمبا کو نوشی سے انسان کے پھیپھڑے بالکل ناکارہ ہو جاتے ہیں جس سے

انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے)

④ شراب نوشی کے نقصانات کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

((وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا))(219:2)

''ان کا گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔''(سورہ بقرۃ آیت نمبر 219)

تمباکو نوشی تو فائدے کے بجائے جسمانی اور مالی لحاظ سے مکمل طور پر نقصان ہی نقصان ہے۔

⑤ ﴿وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ○ إِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ○﴾

(27-26:17)

''فضول خرچی بالکل نہ کرو، فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔''(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر 26-27)

تمباکو نوشی بھی ایک اعلیٰ درجے کی فضول خرچی ہے جو سراسر شیطانی فعل ہے۔

⑥ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَاضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))❶

''نہ خود نقصان اٹھاؤ، نہ دوسروں کو پہنچاؤ۔''(صحیح مسند احمد)

تمباکو نوشی سے جہاں خود کو نقصان پہنچتا ہے وہاں مال بھی ضائع ہوتا ہے اور ساتھ والے کو پریشانی بھی۔

⑦ نیز فرمایا:

((وَكَرِهَ (اللّٰهُ) لَكُمْ اِضَاعَةَ الْمَالِ))❷

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مال ضائع کرنا حرام قرار دیا ہے اللہ اس کو پسند نہیں کرتا۔''

❶ مسند احمد، من مسند بني هاشم، باب بدايا مسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما

❷ بخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالىٰ ﴿لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾

تمباکو نوشی صرف مال کا ضیاع ہے جیسے اپنے ہاتھوں سے مال کو آگ لگا دی جائے۔

⑧ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

((اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَ نَافِخِ الْكِيْرِ))❶

"اچھے اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کستوری بیچنے والا اور آگ کی بھٹی میں پھونکیں مارنے والا۔"

تمباکو نوش کے ساتھ بیٹھنے سے بھی سوائے بدبو کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

⑨ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ))❷

"میری اُمت میں سے ہر ایک کو معافی مل سکتی ہے سوائے کھلم کھلا برائی (پر ہمیشگی) کرنے والوں کے۔"

تمباکو نوشی کرنے والوں میں یہ دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔

⑩ نیز فرمایا

((مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا))❸

"جس نے کچا لہسن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور مسجد سے دور رہے۔"

جبکہ سگریٹ اور تمباکو کی بُو، کچے لہسن، پیاز سے کہیں زیادہ تکلیف دہ اور گندی بدبو ہے۔

⑪ اکثر فقہاء کرام تمباکو نوشی کو حرام قرار دیتے ہیں اور جنہوں نے اسے حرام نہیں

❶ مسلم، کتاب البر والصله والادب، باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبه قرناء

❷ كتاب الادب، باب ستر المومن على نفسه

❸ بخاری، کتاب الاطعمة، باب ما يكره من الثوم والبقول

سمجھا انہیں درحقیقت تمباکو نوشی سے سرطان ایسے مرض کے پیدا ہو جانے کا پتہ ہی نہیں چلا۔

⑫ یقیناً اگر کوئی شخص سب کے سامنے ایک، پانچ یا دس روپے کا نوٹ جلا ڈالے تو ہم اسے پاگل کہیں گے اور سینکڑوں روپے کو سگریٹ کی شکل میں جلا دینا کیسے صحیح ہوا؟ جبکہ اس سے مال کے ضیاع کے علاوہ جسمانی نقصان اور ساتھی کو تکلیف پہنچتی ہے؟

⑬ پھر حقے یا سگریٹ نوشی سے لوگوں کو پریشان اور پاک فضاء کو پراگندہ کر دینا، دینی اور اخلاقی لحاظ سے بھی درست نہیں؟ ہوا کو گندہ کر دینا، پانی گندہ کر دینے کے مترادف ہی ہے۔ اگر کسی تمباکو نوش سے سوال کریں کہ قیامت کے روز، وقت، سگریٹیں، حقہ، چلمیں اور تمباکو کو نیکیوں کے پلڑے میں رکھا جائے گا یا برائیوں کے پلڑے میں؟ تو یقیناً جواب ہوگا برائی کے پلڑے میں، لہٰذا یہ جاننے کے بعد کہ تمباکو نوشی کس قدر صحت و جان کے لئے مضر ہے۔ تمباکو نوش حضرات تمباکو نوشی کی عادت چھوڑنے کے لئے اللہ سے مدد مانگیں جو بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر کوئی برا فعل چھوڑنے کا عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور پھر صبر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ رات کے وقت، اذان اور نماز کے بعد ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اے اللہ ہمارے دلوں میں تمباکو نوشی سے نفرت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔

تَمَسُّکُ الْمُجْتَهِدِيْنَ بِالْحَدِيْثِ

ائمہ مجتہدین کا حدیث پر عمل کرنا

تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کو جو احادیث پہنچیں انہوں نے ان کے مطابق عمل کیا اور اجتہاد بھی۔ پھر بہت سے مسائل میں اختلاف بھی ہوا۔ کیونکہ ایک امام کو ایک حدیث ملی اور دوسرے امام کو وہی حدیث نہ پہنچ سکی کیونکہ اس زمانہ میں موجودہ دور کی طرح احادیث کی کتب طبع نہیں ہوئی تھیں اور حدیثوں کے حفاظ حجاز، شام، عراق، مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں پھیلے ہوئے تھے اور آمد و رفت کے ذرائع بڑے مشکل اور دشوار تھے۔ اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب مصر پہنچے تو انہوں نے عراق والے اپنے پرانے مسلک کو چھوڑ دیا کیونکہ انہیں یہاں پہنچ کر وہ احادیث ملیں جو پہلے ان تک نہیں پہنچیں تھیں۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے عورت کو محض ہاتھ لگنے سے ہی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نہیں ٹوٹتا تو ان حالات میں کتاب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کی طرف رجوع کرنا ہم پر لازم ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۝﴾ (59:4)

”پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو یہی صحیح طریقہ کار ہے اور

انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔" (سورہ نساء، آیت نمبر 59)

یقیناً مسئلہ حق کی مختلف صورتیں نہیں ہوتیں کہ عورت کو ہاتھ لگانے سے کبھی وضو رہتا ہو کبھی ٹوٹ جاتا ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم (جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتارا گیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے صحیح احادیث میں قرآن کی شرح کی ہے) کی اتباع کرنے کے علاوہ کسی دوسری چیز کی اتباع کرنے کا حکم نہیں دیا۔

﴿اِتَّبِعُوْا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (3:7)

"لوگو! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اپنے رب کو چھوڑ کر دوسرے سرپرستوں کی پیروی نہ کرو مگر تم نصیحت کو کم ہی مانتے ہو۔" (سورہ اعراف' آیت نمبر 3)

کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ صحیح حدیث سن کر صرف اس بنا پر رد کر دے کہ وہ اس کے امام کے مذہب کے خلاف ہے، کیونکہ تمام ائمہ کرام رحمہم اللہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ صحیح حدیث کے مقابلہ میں ہر شخص کے ہر قول کو رد کر دیا جائے گا۔

أَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ فِي الْحَدِيْثِ

حدیث کے متعلق ائمہ اربعہ کے اقوال

بعض آئمہ کرام کے فرامین درج کیے جاتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ جس بات پر مقلد، غیر مقلدین پر اعتراض کرتے ہیں، امام اس سے بری الذمہ ہیں۔

تمام لوگ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ کے محتاج ہیں؟

1 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

① کسی کے لئے بھی یہ صحیح نہیں کہ وہ ہمارے قول کو بطور دلیل پیش کرے، جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ ہم نے کہاں سے لیا ہے؟

② جس کو میرے قول کی حقیقت معلوم نہیں اس کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ میرے قول کے مطابق فتویٰ دے، کیونکہ آخر ہم انسان ہی تو ہیں، آج ایک فتویٰ دیا ہے تو کل اس سے رجوع بھی کر سکتے ہیں

③ جب میں کوئی ایسی بات کروں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہو تو میری بات کو چھوڑ دو۔

④ ابن عابدین رحمہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ مذہب کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے تو حدیث پر عمل کرنے سے مقلد اپنے مذہب سے خارج نہیں

ہوگا کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي))

''جب بھی کوئی صحیح حدیث مل جائے تو میرا وہی مذہب ہے۔''

❀❀

② امام مالک بن انس رحمہ اللہ، جو اہل مدینہ کے امام ہیں فرماتے ہیں:

① بے شک میں ایک انسان ہوں، غلطی بھی کرسکتا ہوں اور صحیح بات بھی کہہ سکتا ہوں، لہٰذا میری رائے، جو قرآن وحدیث کے مطابق ہو، لے لو، جو خلاف ہو، چھوڑ دو۔

② نیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی بھی شخصیت ایسی نہیں ہے جس کی ہر بات پر عمل کیا جاسکتا ہو۔

❀❀

③ امام شافعی رحمہ اللہ جن کا نسبی تعلق اہل بیت سے ہے، فرماتے ہیں:

① دنیا میں ہر مسلمان کو رسول اللہ ﷺ کی کچھ احادیث ملی ہیں اور کچھ نہیں پہنچیں۔ لہٰذا میں کوئی ایسی بات کہوں یا فتویٰ دے بیٹھوں جو رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہو تو اس صورت میں فرمان رسول اللہ ﷺ پر ہی عمل کیا جائے اور میری بات بھی اس فرمان کے تابع ہوگی۔

② اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے پاس رسول اللہ ﷺ

کی حدیث پہنچے پھر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی دوسرے شخص کے قول پر عمل کرے اور حدیث رسول ﷺ کو ٹھکرا دے۔

③ اگر تم میری کتاب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف کوئی بات پاؤ، تو میرے قول کو چھوڑ کر حدیث رسول ﷺ پر عمل کرو اور میرا بھی قول اسی کے تابع ہے۔

④ جو بھی صحیح حدیث ہو میرا وہی مذہب ہے۔

⑤ آپ نے ایک بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے فرمایا ''آپ متن حدیث اور اسماء الرجال میں مجھ سے زیادہ واقف ہیں لہٰذا جہاں سے صحیح احادیث ملے بتا دیجئے کہ میں بھی وہاں سے حاصل کرلوں۔

⑥ ہر وہ مسئلہ جس میں میرے قول کے خلاف کوئی صحیح حدیث مل جائے، میری زندگی میں اور مرنے کے بعد اس سے رجوع سمجھا جائے۔

❀❀

④ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جو اہل سنت کے امام ہیں، فرماتے ہیں:

① نہ میری، نہ امام مالک رحمہ اللہ کی، نہ امام شافعی رحمہ اللہ کی اور نہ امام اوزاعی رحمہ اللہ کی، نہ امام ثوری رحمہ اللہ کی بلکہ کسی بھی شخص کی تقلید نہ کرو۔ جہاں سے بھی قرآن وسنت کے مطابق بات ملے اس پر عمل کرو۔

② جس نے حدیث رسول ﷺ کو رد کردیا تو ہلاکت کے کنارے پر کھڑا ہو گیا۔

چند احادیثِ رسول ﷺ

① ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْیَهُوْدَ ، فَیَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ)) ❶

”جب تک مسلمان یہودیوں سے جنگ کر کے ان کا قتل عام نہیں کریں گے قیامت قائم نہیں ہوگی۔“

② ((مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ)) ❷

”جو شخص دینِ الٰہی کی سرفرازی کے لئے لڑے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔“

③ ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ)) ❸

”جو شخص لوگوں کی رضا کی خاطر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی پسند کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے۔“

④ ((مَنْ مَاتَ وَ هُوَ يَدْعُوْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ)) ❹

”جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے مدد مانگتا ہوا مر گیا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“

❶ مسلم ، كتاب الفتن ، باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوس ذا الخلصة
❷ بخاری ، كتاب الجهاد ، باب من قاتل لتكون كلمة الله هى العليا
❸ ترمذی ، كتاب الادب ، باب منه عاقبة من التمس رضا الناس بسخط الله و من عكسه
❹ بخاری ، كتاب التفسير ، تفسير سورة البقرة ، باب ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا

⑤ ((مَنْ سُئِلَ عَنِ الْعِلْمِ كَتَمَ عِلْمًا أَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ))❶

''جس سے اس کے علم سے کچھ پوچھا گیا اور اس نے علم چھپایا تو اُسے (قیامت کے دن) آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔''

⑥ ((مَنْ لَعِبَ النَّرْدَشِيرَ فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَ دَمِهِ))❷

''جس نے شطرنج (جوا) کھیلا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔''

⑦ ((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ))❸

''جس طرح اسلام کی ابتداء غریب لوگوں سے ہوئی اسی طرح عنقریب اسلام غریبوں میں ہی سمٹ آئے گا لہٰذا ان لوگوں کو مبارک ہو۔''

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((أَلَّذِينَ يَصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسَ))❹

''چند لوگ بگڑ جائیں تو وہ ان کی اصلاح کی ٹھان لیں۔''

⑧ ((طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ : أُنَاسٌ صَالِحُونَ ، فِي أُنَاسٍ سُوءٍ كَثِيرٌ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ))❺

''ان چند لوگوں کو مبارک باد ہو کہ جب زیادہ لوگ نافرمان ہو جائیں گے اور وہ اس معاشرے میں بھی چراغ دین جلائے رکھیں گے۔'' (مسند احمد یہ حدیث صحیح ہے)

---

❶ مسند احمد ، مسند المکثرین ، کتاب المسند المکثرین ، باب باقی المسند السابق 8284

❷ مسلم ، کتاب الشعر ، باب تحریم اللعب بالنرد شیر

❸ مسلم ، کتاب الایمان ، باب ان الاسلام بدأ غریبا و سیعود غریباً

❹ مسند احمد ، کتاب المسند المدنیین اجمعین ، باب مسند حدیث عبدالرحمن بن 106094

❺ مسند احمد، کتاب مسند المکثرین من الصحابة ، سند عبداللہ بن عمرو بن عاص 6362

⑨ ((لاَ طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ))❶

”اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔ بس اطاعت صرف نیکی کے کاموں میں ہے۔“

⑩ ((اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اَدْوَمُهَا اِلَى اللّٰهِ وَ اِنْ قَلَّ))❷

”اللہ کے پسندیدہ اعمال وہ ہیں جن پر ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ کم ہوں۔“

⑪ ((اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))❸

”بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔“

❀❀

---

❶ بخاری، کتاب الایمان

❷ بخاری، کتاب الرقاق، باب القصد والمداومة علی العمل

❸ مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل من یملک نفسه عند الغضب

وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ

جو رسول اللہ ﷺ دیں وہ لے لو!

① ((لَعَنَ اللّٰهُ النَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ)) ❶

"چہرے اور ابروؤں کے بال اکھاڑ کر یا اکھڑوا کر مخلوق باری تعالیٰ میں تغیر کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔"

② ((وَ نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةُ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ ، وَ لَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا)) ❷

"وہ عورتیں جو کپڑے پہننے کے باوجود بالکل ننگی ہوں، خود مردوں کی طرف مائل ہوتی اور انہیں مائل کرتی ہوں ان کے سر بختی اونٹوں کی مانند ہوں، یعنی بلند جوڑا رکھتی ہوں، نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو تک پا سکیں گی۔"

③ ((اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ)) ❸

"اللہ سے ڈرو اور حلال روزی تلاش کرو۔" (مستدرک حاکم، یہ حدیث صحیح ہے)

④ ((اَرْبِعُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَ لَا غَائِبًا)) ❹

"بوقت دعا آواز اونچی نہ کرو کہ تم کسی غائب یا بہرے اللہ سے تو نہیں مانگ رہے ہو؟"

❶ مسلم ، كتاب اللباس ، باب تحريم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة
❷ مسلم ، كتاب اللباس ، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات
❸ مستدرك حاكم
❹ مسلم ، كتاب الذكر والدعاء والتوبة ، باب استحباب خفض الصوت بالذكر

⑤ ((اَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ)) ❶

"سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہوتی ہے پھر صالحین کی۔ (ابن ماجہ، اور یہ حدیث صحیح ہے)

⑥ ((صِلْ مَنْ قَطَعَکَ وَاَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْکَ، وَ قُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰی نَفْسِکَ)) ❷

"جو تجھ سے قطع رحمی کرے اس سے بھی صلہ رحمی کرو جو تجھے تکلیف پہنچائے اس سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آ اور حق بات کہہ اگرچہ تیرے اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو۔" (ابن نجار نے یہ حدیث سند صحیح نقل کی ہے)

⑦ ((تَعِسَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِیْفَةَ اِنْ اُعْطِیَ رَضِیَ وَ اِنْ لَمْ یُعْطِ لَمْ یَرْضَ)) ❸

"مال و دولت کا بندہ تباہ و برباد ہوگیا ہے کہ اگر اسے کچھ دیا جائے تو راضی اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔" (بخاری)

⑧ ((اَوَلاَ اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ ؟ اَفْشُوا السَّلاَمَ بَیْنَکُمْ)) ❹

"کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو تو تمہاری آپس میں محبت بڑھے۔ آپس میں ایک دوسرے کو اکثر السلام علیکم کہا کرو۔"

⑨ ((کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ)) ❺

❶ ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء
❷ ابن نجار۔
❸ بخاری، کتاب الرقاق، باب ما یتقی من فتنة المال
❹ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون
❺ بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی ﷺ ((کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل))

"دنیا میں ایک مسافر کی طرح سادہ زندگی بسر کرو۔"

⑩ ((لَا يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَ لٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَ تَوَسَّعُوا)) ❶

"مجلس میں کوئی شخص بھی بیٹھنے کی خاطر کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے۔ آنے والوں کو جگہ دینے کی خاطر کھل کر بیٹھیں۔"

⑪ ((أَكْثِرُوا هَاذِمِ اللَّذَّاتِ)) ❷

"موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔"

⑫ ((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ)) ❸

"دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔"

⑬ ((مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ)) ❹

"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر اللہ بھی رحم نہیں کرے گا۔"

❀ ❀

---

❶ مسلم ، كتاب السلام ، باب تحريم اقامة الانسان من مواضعه المباح الذى سبق

❷ ترمذى، كتاب الزهد ، باب ما جاء فى ذكر الموت

❸ ترمذى ، كتاب الزهد، باب ماجاء ان الدنيا سجن المؤمن

❹ ترمذى ، كتاب الزهد، باب ما جاء فى الرياء والسمعة

کُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا

اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ!

① رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

((لَا تَحَاسَدُوْا وَ لَا تَبَاغَضُوْا وَ لَا تَحَسَّسُوْا وَ لَا تَنَافَسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا تَنَاجَشُوْا وَ لَا تَهَاجَرُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَ كُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمْ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَ لَا يَخْذُلُهُ وَ لَا يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، وَ يُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ عِرْضُهٗ وَ مَالُهٗ ، اِيَّاكُمْ وَ الظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَ لٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ)) [1]

”ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے نفرت نہ کرو، بغض نہ رکھو اور چھپ کر دوسروں کی باتیں نہ سنو، کسی کی جاسوسی نہ کرو اور نہ ہی دو آدمی علیحدہ ہو کر دوسرے لوگوں کے سامنے کوئی بات کریں اور نہ دوسروں کے عیب ڈھونڈو، جو چیز خریدنے کی نیت نہیں خواہ مخواہ بڑھ چڑھ کر اس کی قیمت نہ بڑھاؤ، اللہ کے عبادت گزار بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا

[1] بخاری و مسلم، کی اکثر روایات میں یہ کلمات موجود ہیں

ہے۔" نیز فرمایا "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرے، نہ ہی اس کی مدد کرنا چھوڑے، اور نہ ہی اسے حقیر جانے۔" آپ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "تقوی یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے۔" "کسی شخص کے بُرا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ یاد رکھو! ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون بہانا، آبروریزی کرنا یا اس کا مال لوٹنا حرام ہے۔ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال ودولت کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیتوں اور نیک اعمال کو دیکھتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

② ((اَلْـمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلَاثَةُ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ)) ❶

"مجلس میں کی ہوئی باتیں امانت ہوتی ہیں سوائے تین قسم کی باتوں کے ① ناحق کسی کے خون بہانے (قتل کرنے) کے بارے میں ② کسی کی عزت لوٹنے (زنا) کے بارے میں ③ ناحق مال لوٹنے (ڈاکہ ڈالنے) کے بارے میں۔"

یعنی یہ باتیں متعلقہ لوگوں کو بتا دینی چاہئیں۔

❶

اَحَادِیْثُ حَوْلَ الْمُسْلِمِ

مسلمان کے متعلق احادیثِ مبارکہ

① ((اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ))❶

''حقیقی مسلمان تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

② ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ))❷

''مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے۔''

③ ((غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّ فَخِذَ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهٖ))❸

''اپنی ران پردہ میں رکھیں کیونکہ آدمی کی ران ستر میں شامل ہیں۔''

④ ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ))❹

''زیادہ لعن طعن کرنے والا بے حیا اور بدزبان شخص مومن نہیں ہے۔''

⑤ ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ❺ وَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا))❻

''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم سے نہیں ہے۔ اور جس نے دھوکہ بازی

---

❶ بخاری، كتاب الايمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده
❷ بخاری، كتاب الايمان، باب خوف المؤمن من ان يحبط عمله و هو لا يشعر
❸ كتاب و من مسند بنی هاشم، باب بداية مسند عبدالله بن عباس
❹ ترمذی، كتاب البر والصلة، باب ما جاء فی اللعنة
❺ مسلم، كتاب الايمان بباب قول النبی ﷺ ((من حمل علينا السلاح فليس منا))
❻ ترمذی، كتاب البيوع، باب ما جاء فی كراهية الغش فی البيوع

سے کام لیا وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔"

⑥ ((مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ)) ●

"جو شخص نرمی سے محروم کر دیا وہ خیر سے محروم کر دیا گیا۔"

⑦ ((مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ)) ●

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو مد نظر رکھتے ہوئے لوگوں کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے لوگوں سے کافی ہو جائے گا اور جو شخص لوگوں کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اُسے لوگوں کے ہی سپرد کر دیتا ہے۔"

⑧ ((لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ)) ●

"رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

⑨ ((مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ)) ●

"جس مرد کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا ہو وہ جہنم میں جائے گا۔"

⑩ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)) ●

"اگر کسی نے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہا تو ان دونوں میں سے ایک پر یہ بات لازمی سچ آئے گی۔"

⑪ ((لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدَنَا ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدَكُمْ فَقَدْ

● مسلم ، کتاب البر والصلۃ والادب ، باب فضل الرفق
● ترمذی ، کتاب الزھد ، باب منه
● ترمذی ، کتاب الاحکام ، باب ما جاء فی الراشی والمرتشی
● بخاری ، کتاب اللباس ، باب ما اسفل دون الکعبین فھو فی النار
● بخاری ، کتاب الادب ، باب من کفر اخاہ بغیر تاویل فھو کافر

اَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ))❶

''کسی منافق کو ''اے ہمارے سردار'' نہ کہو۔ اگر تم نے منافق کو سردار کہا تو اپنے اللہ عزوجل کو ناراض کرلیا۔''

⑫ ((اَلْغُلَامُ رَهِيْنَةٌ بِعَقِيْقَتِهٖ ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُسَمّٰى وَ يُحْلَقُ رَأْسُهٗ))❷

''نومولود اپنے عقیقہ کے عوض گروی رہتا ہے، چنانچہ ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے، اسی دن اس کا نام رکھا جائے، اور سر منڈوایا جائے۔''

⑬ ((مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَ يُنْسَاءَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ))❸

''جس کو پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر لمبی ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''

⑫ ((مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ مَنْ سَرَّ مُسْلِمًا سَرَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))❹

''جس نے کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کیا اللہ قیامت کے دن اس کی تکلیف دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

---

❶ مسند احمد ، كتاب باقي المسند الانصار ، باب حديث بريدة الاسلمي
❷ ابو داؤد، كتاب الضحايا ، باب في العقيقة
❸ مسلم ، كتاب البر ، باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها
❹ مسلم ، كتاب البر ، تاب تحريم الظلم

تَكْرِيْمُ الْمَرْأَةِ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں عورت کا مقام

اسلام نے عورت کو عزت واحترام عطا کیا کیونکہ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اس کے اوپر ڈالی گئی ہے۔ معاشرے کی اصلاح عام کا انحصار ہی عورت کی اصلاح پر ہے، اسی لئے اس پر غیر محرم سے پردہ کرنا لازم قرار دیا ہے کہ وہ خود برے لوگوں کے شر سے محفوظ رہے اور معاشرہ برائی سے محفوظ رہے۔ پردہ شوہر اور بیوی کے درمیان محبت کا باعث ہوتا ہے کیونکہ جب ایک عام آدمی اپنی بیوی سے زیادہ خوبصورت عورت کو دیکھے گا تو اپنی بیوی سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا اور بعض اوقات تو یہی وجہ طلاق کا باعث بن جاتی ہے۔

پردہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ﴾ (59:33)

"اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادر کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔" (سورہ احزاب آیت نمبر 59)

① ایک عالمی سطح کی لیڈر (اینی بیزنٹ) کا بیان ہے کہ میرے خیال میں عورت جس قدر اسلام کے زیر سایہ آزاد ہے اسلام کے علاوہ کسی دوسرے نظام میں

نہیں ہے۔ عورتوں کے حقوق کا جتنا اسلام خیال رکھتا ہے دوسرے مذاہب میں اس کا عشر عشیر بھی خیال نہیں رکھا جاتا جن کے پیروکار زیادہ شادی کرنے سے منع کرتے اور تعدد ازدواج پر طعن وتشنیع کرتے ہیں۔

انگلستان میں عورتوں کو صرف آج سے بیس سال پہلے حقوق نسواں دیئے گئے جبکہ اسلام نے ابتداء سے ہی انہیں حقوق نسواں سے محروم نہیں رکھا۔ یہ سب باتیں جھوٹ اور محض وہم ہیں کہ اسلام عورت کو روح سے خالی محض ایک مجرد جسم خیال کرتا ہے۔

② وہ مزید کہتی ہے

"جب ہم انصاف کے ساتھ یہ بات پرکھتے ہیں تو ہم پر واضح ہوتا ہے کہ تعدد ازدواج کا اسلامی نظریہ عورتوں کی حفاظت، ان کے اخراجات خورد ونوش کا بندوبست اور ان کے لباس کا انتظام کرتا ہے۔ تعدد ازدواج کی اجازت اس مغربی نظام سے بہت پاکیزہ اور بہتر ہے، جس میں مرد کو کھلی چھٹی ہوتی ہے کہ کسی بھی عورت کو ورغلا کر جب چاہے، جہاں چاہے، لے جائے اور اپنی ہوس پوری کرنے کے بعد باہر سڑک پر پھینک دے۔"

③ ایک دوسری مستشرقہ فرانسواز ساجان کا کہنا ہے:

"اے مشرقی عورت! جو لوگ تجھے مردوں کے برابر حقوق دلانے کی کوشش کر رہے ہیں، خبردار! وہ دراصل تیرا (مشرقی عورت کا) مذاق اڑانا چاہتے ہیں۔ جس طرح پہلے وہ ہمارا (یورپی عورت کا) مذاق اڑا چکے ہیں۔"

④ ایک انگریز پروفیسر (فون ہرمر) کا کہنا ہے:

"پردہ عورت کی حفاظت اور احترام کے لئے ایک بڑی قابل رشک چیز ہے۔"

مِنْ اَقْوَالِ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ فِي الْاِسْلَامِ

اسلام سے متعلق ایک مستشرق کا قول

بہت بڑے فلسفی (برناڈشا) کا کہنا ہے:

''میں حضرت محمد ﷺ کے دین کو اس کی ہمہ گیریت کی بنا پر بہت پسند کرتا ہوں اب یہی ایک ایسا دین ہے جو زندگی اور حالات کے مسلسل تبدیل ہونے کے باوجود پرانا اور ناکارہ نہیں ہوتا بلکہ ہر زمانہ میں صحیح، درست اور یکساں رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس حیرت انگیز شخص (رسول اللہ ﷺ) کی زندگی کا میں نے بہت مطالعہ کیا ہے میری رائے ہے کہ باوجود اس کے کہ وہ مسیحیت کا دشمن ہے اس کا نام بنی نوع انسان کے نجات دہندہ میں شمار ہونا چاہئے کہ اس جیسے کسی شخص کو اس ایٹمی دور میں بھی تمام کائنات کی بھاگ دوڑ دے دی جائے تو ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور سعادت مندی کی راہیں کھل جائیں گی۔ میں یہ پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مستقبل قریب میں یورپی لوگ حضرت محمد ﷺ کے دین کو ضرور قبول کرلیں گے، جیسا کہ اب یورپی ممالک میں لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا ہے اور اسلام کو جانچنے اور اس کی دعوت کو سمجھنا شروع کر دیں گے۔ اب وہ اسلام کے آفاقی نظریات کو تسلیم کرتے نظر آنے لگے ہیں۔ وہ کھلی بے حیائی اور بے راہروی سے تنگ آ کر اسلام کی انتہائی پاکیزہ راہ اور صراط مستقیم پر چلنے کے متمنی نظر آنے لگے ہیں۔

أَمْرِيْكِيْ يَتَحَدَّثُ عَنْ اِسْلَامِهٖ

ایک امریکی باشندے کی اسلام لانے کی داستان

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بہت سے لوگ جہاں جدید طرز زندگی کی بحث کرتے ہیں، وہاں اسلام، عیسائیت، بدھ مت یا ہندو مت ایسے مذاہب کے متعلق بحث و تکرار بھی اکثر ہوتا ہے لیکن اب اکثر امریکی باشندے اللہ تک رسائی کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

لیکن بہت ہی تھوڑی تعداد میں وہاں ایسے مسلمان ہیں جو یہ واضح کر سکیں کہ صرف اور صرف دین اسلام ہی اللہ تک رسائی کا واحد راستہ ہے اور یہ وہی راستہ ہے جو اللہ رب العزت نے خود ہمارے لئے مقرر فرمایا ہے۔

① شروع شروع میں مجھے بدھ مت سے زیادہ لگاؤ تھا حتی کہ کچھ عرصہ بعد میں نے پختہ ارادہ کر لیا کہ میں بدھ مت مذہب اختیار کر کے اس کا راہب بن جاؤں؟ لیکن دوران تعلیم یونیورسٹی میں اسلام اور دوسرے مذاہب کا تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد عقل سلیم سے کام لیتے ہوئے دین اسلام کی طرف میرا رجحان بڑھتا چلا گیا۔ یونیورسٹی سے فراغت کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے ہالینڈ چلا گیا وہاں مجھے دو مسلمانوں کا ساتھ ملا۔

- ایک اردنی طالب علم تھا۔
- دوسرا شخص، جو عمر مقام و مرتبہ اور علم و فضل کے لحاظ سے بھی بڑا اور اصل

النسل جرمن تھا۔ ہالینڈ میں مقیم اسے کوئی چالیس سال ہو چکے تھے۔ اس شخص نے اپنی ساری زندگی دین الٰہی کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ میں نے اپنے ان دونوں دوستوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ میں اس دین اسلام کی خوبیاں اور اعلیٰ ترین اخلاقی بلندیاں دیکھنے کی بجائے صرف اس بات پر ہی ایمان لا کر بہت خوش تھا کہ حضرت محمد ﷺ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور جب میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین الٰہی اور اس کے رسول سے منہ پھیروں گا تو پھر اللہ بھی مجھ سے منہ پھیر لے گا۔

② اسی طرح میری تعلیم کے آخری پانچ سال کا کچھ حصہ امریکہ اور کچھ عرب ممالک میں گذر گیا اسی دوران بذریعہ تحقیق میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ دین اسلام ہی زندگی بسر کرنے کے لئے ایک بہترین نظام حیات ہے اور میں نے اس بات کا خود مشاہدہ کیا کہ اسلام انسانی زندگی کو کس قدر پاکیزہ اور معتبر بنا دیتا ہے ، لیکن مجھے اہل اسلام کے ذہنوں سے اسلام کی اہمیت اور اس کی قدر و قیمت یکسر ختم ہوتی دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ وہ ایسے دور میں امریکی اور دوسرے یورپی ممالک کی ثقافت کو اپنا رہے ہیں جبکہ یورپین لوگ اپنی اس طرز زندگی سے تنگ آ چکے ہیں اور دن رات اس طرز زندگی سے جان چھڑانے کی فکر میں ہیں۔ حیرت انگیز بات ہے کہ عرب ممالک کے لوگ اور مسلم حکمران اپنی رہنمائی کے لئے امریکہ پر نظر جمائے ہیں جبکہ خود (امریکی لوگ) یقین کر چکے ہیں کہ ہمارا معاشرہ اخلاقی انحطاط اور برائی و بے حیائی کی دلدل میں روز بروز دھنسا چلا جا رہا ہے اور اکثر لوگ وہاں کے حالات کے پیش نظر یہ امید رکھتے ہیں کہ اگر یہی حالت رہی تو وہ عنقریب تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

③ چنانچہ امریکی مسلمان اپنے اسلام میں تو بڑے پکے ہیں لیکن اپنی کم علمی کی وجہ

سے بعض چھوٹی چھوٹی غلطیوں اور بسا اوقات بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرجاتے ہیں اور یہ سب کچھ اسلام کے نام پر ہی ہوتا ہے۔ بہت ہی کم تعداد میں امریکی باشندے ایسے ہیں جو دوسرے امریکی لوگوں کو صحیح معنوں میں دعوت اسلام دے سکیں۔

لہٰذا میری یہ خواہش ہے کہ عالم اسلام میں سے چند ایسے نفوس پر مشتمل ایک جماعت ہونی چاہیے جو علمی اور عملی طور پر ہر لحاظ سے اسلام کی روح سے واقف ہو، امریکہ جائے تاکہ وہاں دین اسلام کی نشر و اشاعت کا کام شروع کیا جا سکے اور دین کو بڑے محکم اور مضبوط بنیادوں پر پھیلا جا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم اسلام میں بھی بیشتر مسلمان کما حقہ اسلام پر عمل پیرا نہیں، لہٰذا بہت سے نام نہاد، مبلغین امریکہ جاتے تو ہیں لیکن تبلیغ دین کی خاطر نہیں!

④ آئندہ دس سالوں کے اندر اندر توقع ہے کہ امریکی طلبہ اسلام کے مثالی نظام کی طرف ضرور پیش قدمی کریں گے تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر طریقہ سے گذار سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.!

فتاة امريكية تعتنق الاسلام

امریکی خاتون کا مسلمان ہونے کے بعد بیان بنی نوع انسان کی فلاح ونجات کے لئے

اسلام ہی ایک واحد راستہ ہے

پامیلا، جس کا اسلامی نام ہاجرہ اور عمر اٹھائیس سال ہے، جامعہ میزوری کولمبیا میں جنرل نالج کی طالبہ ہے اس نے دو سال مسلسل اسلام میں روحانی آسودگی کی حقیقت جاننے کے لئے گہرے مطالعہ میں گزار دیئے جو اس نے مادہ پرست امریکی تہذیب میں نہ پائی۔ پھر جب اس پر حق روز روشن کی طرح واضح ہو گیا تو اس نے اسلام قبول کر لیا اور پہلا نام بدل کر ہاجرہ رکھ لیا۔

وہ کہتی ہے:

"یہ نام مجھے اس لئے زیادہ پسند ہے کہ اسلام کا ہجرت سے گہرا تعلق ہے.....

اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر ہاجرہ کہتی ہے کہ میرے دماغ و ذہن میں کون ومکان، وجود، مادہ اور روح کے متعلق بے شمار سوالات آتے رہے۔ دوران تعلیم اگر چہ مجھے امریکی ثقافت کے بہی خواہوں کی طرف سے میرے ان سوالات کے کئی قسم کے فلسفیانہ مثبت جوابات ملے لیکن ان جوابات سے کبھی بھی میری خاطر خواہ تسلی نہ ہوئی۔

اسلام کا نام تو میں نے پہلے بھی سنا تھا لیکن میرے دل و دماغ میں اس کی شکل وصورت کچھ اور طرح کی تھی، میرا خیال تھا کہ اسلام، مرد کو عورت سے الگ کر دینے والا بڑا سخت، تنگ اور بے رحمی کے اصولوں پر منحصر دین ہے۔ لیکن اب محسوس ہوتا ہے کہ درحقیقت میں اس وقت اسلام سے ناآشنا تھی۔ پھر آہستہ آہستہ اسلام کی روشن اور پاکیزہ ثقافت کو امریکی مادہ پرست ثقافت کے خلاف چیلنج سمجھ کر میں نے اسلام کے مکمل نظام حیات اور ثقافت اسلامی کا مطالعہ شروع کر دیا۔

ابتداءً میرے لئے یہ کام انتہائی مشکل تھا کیونکہ اسلامی نظریات وعقائد کی صحیح طور پر ترجمانی کرنے والے انگلش مضامین میسر نہیں تھے۔ مجھے اسلام پسند آیا اور اس بات سے اور زیادہ محبت ہوئی کہ یہ ہر فرد کو شخصی آزادی عطا کرتا ہے اور عدل وانصاف پر قائم دین ہے۔ اسی طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جوں جوں اسلام کے بارے میں میرا مطالعہ بڑھتا گیا۔ اسلام کی صداقت کے بارے میں میرا ذہن اچھی طرح پختہ ہوتا گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت سے نوازا اور بالآخر میں نے اسلام قبول کر لیا۔"

دین اسلام قبول کر لینے کے دن سے ہی اس نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو اسلام کی دعوت وتبلیغ اور اس کو مزید پھیلانے کے لئے وقف کر دیا۔ اسلام کی حقیقت سے ناواقف امریکیوں کو اسلام کی دعوت پہنچانا وہ اپنا پہلا اور مقدس فریضہ سمجھتی ہے کیونکہ وہاں اسلام دشمن گروہ نے دین اسلام کی شکل وصورت بالکل مسخ کر کے پیش کی ہوئی ہے تاکہ کوئی شخص اس طرف دھیان ہی نہ دے۔

مسلمان ہونے کے بعد ہاجرہ کی زندگی گزارنے کا طور طریقہ بالکل بدل گیا ہے جبکہ مسلمان ہونے سے قبل وہ عام امریکی لڑکیوں کی طرح بڑی ماڈرن زندگی گزار رہی تھی لیکن اب اسلام کے بنیادی اصول اور احکامات کا بھی خصوصی خیال رکھتی ہے۔

وہ کہتی ہے:

''میں اب اسلام کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر چکی ہوں اور اپنی موت تک دوسرے تمام غلط قسم کے جابرانہ نظام حیات کے خلاف کام کرتی رہوں گی اور یہی اب میرا نصب العین ہے کیونکہ تجربے اور مشاہدے کے بعد میرا خیال پختہ ہو چکا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد راستہ ہے جو بنی نوع انسان کو خطرناک ایٹمی لڑائیوں، فاقوں اور نفسیاتی انتشار سے بچا سکتا ہے۔''

بنی نوع انسان کی نجات کے لئے صرف اسلام ہی ایک واحد نظام حیات کیوں ہے؟ ہاجرہ سے جب یہ سوال کیا گیا تو اس نے جواب دیا:

> ''صرف اسلام ہی معاشرتی مشکلات اور دورِ حاضر کی سیاسی ضروریات کا مجموعی طور پر حل پیش کرتا ہے اور یہ ایک ایسا مکمل اور فطرتی نظام حیات ہے جو بیک وقت روح اور جسم دونوں کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے اور میں نے دین اسلام میں ہی تو اپنی فلسفیانہ پیچیدگیوں کے شافی جوابات پائے ہیں، جنہوں نے عرصہ دراز سے مجھے پریشان کر رکھا تھا۔''

یہ حقیقت ہے کہ اسلام کے بارے ہاجرہ جب اظہارِ خیال کرتی ہے تو اس کے الفاظ سے سچائی محسوس کی جا سکتی ہے۔ وہ جو کہتی ہے پوری دیانتداری سے سوچ سمجھ کر کہتی ہے اور پھر کبھی کبھی اپنے بیان کے ثبوت کے لئے بطور دلیل عربی عبارت بھی روانی سے بولتی ہے جو اس کی سچائی اور دیانتداری کے ساتھ اس کی ذہنی پختگی پر دلالت کرتی ہے۔

وہ یہ بات خوب سمجھ چکی ہے کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، چند عبادات کے مجموعے کا دین نہیں اور یہ کہ اسلام کا ایک اہم رکن ''جہاد'' بھی ہے جس کی دور حاضر میں مسلمانوں کو سخت ضرورت ہے۔ اسلام لانے کے بعد ہاجرہ نے اپنا پہلا طرز زندگی مکمل طور پر بدل کر پوری طرح اسلامی رہن سہن کا اختیار کر لیا ہے۔

وہ پانچوں نمازوں کی پابندی کرتی ہے اور فارغ وقت میں آیات قرآنیہ حفظ کرتی ہے تاکہ ان آیات کریمہ کو اپنی نماز میں تلاوت کر سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہاجرہ کو ایک نیا دین اختیار کرنے پر اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں کی طرف سے بے انتہا ظلم وستم اور تکالیف کا سامان کرنا پڑا، لیکن ہاجرہ کہتی ہے:

''ان باتوں کی مجھے کچھ پرواہ نہیں اور میں دین اسلام کی خاطر پہنچنے والی تمام تکالیف پر صبر کر کے خوش ہوتی ہوں اور مومن مرد وعورت کا بھی ایمان اور جذبہ ہونا چاہئے۔''

وہ کہتی ہے:

''اس سے پہلے کتنے ہی مسلمان ہو چکے ہیں کہ مصائب وآلام انہیں ذرا بھی ان کے عقیدے سے نہ پھیر سکے۔ مجھے بھی اپنے اسلام اور ایمان کے علاوہ کسی دکھ اور تکلیف کی کچھ پرواہ نہیں۔''

ہاجرہ دن رات دینی کاموں میں مصروف رہنے والی ایک سیاسی قسم کی خاتون ہے۔ فلسطینی مسلم عوام کے حقوق سلب کرنے کے خلاف ہمیشہ بیانات دیتی رہتی ہے جبکہ پریس کانفرنسوں سے خطاب بھی اس کا عام معمول ہے۔

بلاشبہ وہ اس دور کی ایک منفرد قسم کی خاتون ہے کہ جو ایسے معاشرے میں رہ کر اسلام کا دفاع کر رہی ہے کہ جہاں کوئی ایسی آواز پر کان دھرنے کو بھی تیار نہیں لیکن اس کے باوجود اس نے ہمت نہیں ہاری اور نہ ہی اکتاہٹ محسوس کی ہے۔

عالم اسلام اور خصوصاً عرب اسلامی ممالک کے نام اس کا پیغام ہے۔

''کہ تمہی تو وہ لوگ ہو جنہوں نے بنی نوع انسان کے ظلمت بھرے کٹھن راستے کو روشن کیا تھا۔ لہٰذا اب بھی اسرائیل اور اس کے حمائتیوں، جنہوں نے تمہارے مقدس علاقے غضب کر رکھے ہیں، کے سامنے بالکل نہ جھکو۔''

تصرفات مطربٌ عالمی بعد اسلامیہ

مسلمان ہونے کے بعد ایک عالمی شہرت یافتہ گلوکار کا بیان

5 رمضان المبارک 1400ھ کو شائع ہونے والے رسالہ ''المدینہ'' میں ایک عالمی شہرت کے مالک ''کاٹ سٹیفز'' کے مسلمان ہونے کا واقعہ طبع ہوا۔

اسلام لانے کے بعد اس نے اپنا نام بدل کر ''یوسف اسلام'' رکھ لیا۔ ہم اس مضمون میں اس کے اسلام لانے کے واقعہ کے بارے میں اس کے تحریر کردہ مضامین میں سے چند اہم اقتباسات کا ذکر کر رہے ہیں۔

① ''اسلام لانے کے بعد جب میں نے گانے اور موسیقی کو چھوڑ دیا تو یورپی باشندوں کو انتہائی صدمہ ہوا، اور وہ دریافت کرنے لگے کہ تو کیسے اور کیوں بدل گیا؟ پھر ہر طرح کے ذرائع نشر واشاعت میرے لئے کلی طور پر بند کر دیئے گئے اور مجھے ہر طرح سے گمنام کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس لئے کہ مغربی ممالک میں نشر واشاعت کے ذرائع اور ان کی تمام کنجیوں کے مالک یہودی ہیں۔''

② ''میرے بھائی کا فلسطین میں مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے جانا اور وہاں سے قرآن کریم کے عربی اور انگلش کے دو نسخے اپنے ساتھ لانا تا کہ مذاہب سماویہ کا مطالعہ کیا جا سکے میرے لئے مسلمان ہونے کا سبب بنا۔ پہلے تو میں صرف

قرآن مجید پڑھتا رہا جب میں نے اسے مکمل ختم کر لیا تو پھر سیرت الرسول ﷺ کا مطالعہ شروع کیا جس سے میں بہت متاثر ہوا۔ اسی طرح میں نے ڈیڑھ سال کی علمی تحقیق کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ سب سے افضل مذہب اسلام ہی ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں کہ مسلمانوں کے آپس میں اختلافات معلوم ہونے سے پہلے ہی میں نے اسلام قبول کر لیا۔''

③ ''میں مسجد اقصیٰ کی زیارت کے لئے فلسطین گیا مجھے مسجد میں دیکھ کر لوگ بہت خوش ہوئے، مجھے بھی بہت خوشی ہوئی اور نماز شکر ادا کی ۔ بیت المقدس عالم اسلام کا دل ہے اور جب دل بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے اور اس کی شفا میں سارے جسم کے لئے شفا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ عالم اسلام کے اس دل کو آزاد کروا کر چھوڑیں۔''

④ ''فلسطینی عوام پر لازم ہے کہ وہ دین کو پہچانتے ہوئے اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور خصوصاً نماز کی پابندی کریں۔ تو مجھے یقین ہے کہ اللہ عزوجل ضرور ان کی مدد فرمائے گا۔''

⑤ ''جب میں مسلمان ہو گیا تو مجھ سے کہا گیا تمباکو نوشی حرام ہے، تو میں نے فوراً ترک کر دیا، اسی طرح گانا، موسیقی، شراب نوشی اور عورتوں سے اختلاط سب کچھ چھوڑ دیا۔''

⑥ میں نے ایک باپردہ مسلمان عورت شادی کے لئے پسند کی کیونکہ اب میرے نزدیک خوبصورتی کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ فضیلت اور اہمیت صرف اسلام اور ایمان کی ہے۔''

⑦ میں اپنا تمام وقت عربی سیکھنے پر صرف کر رہا ہوں تاکہ قرآن مجید کے معانی اور مفہوم کو سمجھ سکوں اور اس کی حلاوت دل میں پاسکوں، پھر عظمت اسلام کے

مضامین تحریر کروں گا تاکہ روز محشر مبلغین اسلام میں میرا بھی شمار ہو۔"

8. مسلمان ہونے کے بعد پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پابندی کے ساتھ ادا کرنا میرے نزدیک ارکان اسلام میں سے ایک بڑا اہم رکن ہے جو ہر مسلمان کے لئے ایک قلعے کی حیثیت رکھتا ہے اور میں خود اب ہر نماز کے بعد غیر شعوری طور پر راحت اور سکون محسوس کرتا ہوں۔"

یوسف اسلام آج کل انگلینڈ میں قیام پذیر ہے۔ اس نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے اور اس کا یہی مشن ہے۔

وہاں اس نے ایک مسجد بھی بنوائی ہے، مسلمان اس کے پاس آ کر اس کی معاونت کرتے ہیں اور وہ اپنے عقیدے، محبت اسلام اور جذبہ جہاد کے باعث قدیم مسلمانوں پر سبقت لے گیا ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے اس کے لئے اور اس قسم کے دوسرے مسلمانوں کے لئے استقامت اور مزید دینی خدمات کی توفیق کا سوال کرتے ہیں۔

❀❀

دُعَاءُ الْاِسْتِخَارَةِ

چند مسنون دعائیں

دعائے استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں دعائے استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو۔ اگر کسی کو کوئی حاجت ہو وہ دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اور دعا کے آخر میں "هٰذَا الْاَمْرُ" کے الفاظ کی جگہ اپنی حاجت یا کام کا نام لے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ))[1]

[1] بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعا عند الاستخارة

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرا بڑا فضل چاہتا ہوں کیونکہ تو طاقت والا ہے اور میں کمزور ہوں اور تو جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا تو تمام چھپی ہوئی چیزوں کو خوب جانتا ہے۔ الٰہی! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار ہر لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور آسان کر اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے! اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین و دنیا اور انجام کار کے اعتبار سے میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دور کر دے اور جہاں کہیں بھی ہو میرے لئے خیر و بھلائی مقدر کر دے اور پھر مجھے اس پر مطمئن رہنے کی توفیق دے۔'' (بخاری)

یہ دو رکعت نماز نفل اور دعا انسان اپنے لئے خود کرے۔ جس طرح بیماری سے شفا کے لئے مریض اپنی دوائی از خود پیتا ہے۔ اس پختہ یقین کے ساتھ کہ میرا رب ضرور مجھے بھلائی اور بہتری کی طرف متوجہ کر دے گا اور بھلائی کی علامت یہ ہے کہ اس کام کے لئے اس کے اسباب آسان ہو جاتے ہیں۔

ایسے بدعتی استخارہ سے بچیں جن کا جھوٹے خوابوں اور اٹکل پچو حساب و کتاب پر انحصار ہوتا ہے کہ اس قسم کی بدعات کا دین اسلام میں نام تک نہیں ہے۔

دُعاءُ الشِّفَاءِ

شفاء کے لیے دعائیں

① جسم کے جس حصے میں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھیں، پھر سات بار یہ دعا پڑھیں:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ)) ❶

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، اس تکلیف سے جسے محسوس کر کے گھبرا رہا ہوں۔''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنا ہاتھ اٹھائیں، پھر رکھیں اور یہ عمل طاق عدد میں کریں۔

② ((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ❷

''اے اللہ! تمام لوگوں کے رب، بیماری دور کر اور ایسی شفا عنایت فرما، جس کے بعد بیماری نہ رہے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے تو شفا نہ دے تو کوئی شفا نہیں دے سکتا۔'' (بخاری و مسلم)

③ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ هَامَّةٍ وَ مِنْ

❶ مسلم، كتاب المرضى، باب دعاء العائد للمريض
❷ بخاری، كتاب الأحاديث الانبياء، باب قول الله تعالیٰ ﴿ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ﴾

كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ))❶

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ساتھ ہر شیطان، آفت اور نظر بد سے پناہ چاہتا ہوں۔''

④ جو شخص کسی ایسے مریض کی تیمارداری کرے جو کہ مرض موت میں مبتلا نہ ہو تو اس کے پاس بیٹھ کر سات بار مندرجہ ذیل کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اسے شفایاب کر دیتا ہے۔

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ))❷

''میں اللہ عظمت والے سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا بخشے۔''

(مستدرک حاکم میں بھی یہ حدیث ہے اور علامہ ذہبیؒ نے اس کی موافقت کی ہے)

⑤ جو شخص کسی مبتلائے مرض کو دیکھ کر یہ کلمات کہے، تو اسے وہ مرض کبھی لاحق نہ ہوگا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاَكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلاً))❸

''اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا، جس میں اس نے تجھے مبتلا کیا اور مجھے اس نے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت بخشی۔'' (ترمذی یہ حدیث حسن ہے)

⑥ ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے بھی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا۔ کیا آپ پر نظر بد نے اثر کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو ان الفاظ کے ساتھ دم کیا:

---

❶ كتاب الاحاديث الانبياء، باب قول الله تعالى ﴿ واتخذ الله ابراهيم خليلا ﴾

❷ ترمذی، كتاب الطب، باب مايقول عند عيادة المريض، مستدرک حاکم، كتاب الجنائز، ج 1، ص 493، حديث 1268

❸ ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول اذا رای مبتلی

((بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ)) ❶

''میں اللہ کا نام لے کر تجھے دم کرتا ہوں (کہ وہ) ہر اس بیماری سے (تجھے محفوظ رکھے) جو آپ کے لئے تکلیف دہ ہے اور نفس اور آنکھ کی برائی سے میں اللہ کا نام لے کر تجھے دم کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا بخشے۔''

⑦ سُوْرَةُ الْفَاتِحَة ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر صرف اللہ وحدہ لاشریک سے شفا طلب کریں۔ دعا کے ساتھ ساتھ دوائی سے بھی کام لیں اور فقراء و مساکین پر صدقہ و خیرات کریں تاکہ اللہ تعالیٰ شفاء عنایت فرمائے۔ ❷

⑧ ((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) ❸

''میں اللہ تعالیٰ کے پرتاثیر کلمات سے اس کی تمام مخلوق کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

⑨ ((اَكْشِفِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِلٰهَ النَّاسِ)) ❹

''اے تمام قوتوں کے رب اور معبود اس تکلیف کو دور کر دے۔''

❶ مسلم ، كتاب السلام ، باب الطب والمرضى والرقى
❷ بخاری و مسلم ، كتاب الطب ، باب الرقى بالقرآن والمعوذات
❸ ابوداؤد ، كتاب الطب ، باب كيف الرقى
❹ مشكوة المصابيح ، باب ما يقال عند من حضره الموت

دُعَاءُ السَّفَرِ

سفر کی دعائیں

① جو شخص سفر پر جانے کا ارادہ کرے تو وہ اپنے گھر والوں کو ان الفاظ کے ساتھ الوداع کرے۔

((اَسْتَوْدِعُکَ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تُضَیِّعُ وَدَائِعَہٗ))❶

"میں تمہیں اللہ ہی کے سپرد کرتا ہوں کہ اس کی سپرد کی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں ہوتیں۔"

② اور الوداع کرنے والے ان الفاظ کے ساتھ مسافر کو رخصت کریں۔

((زَوَّدَکَ اللّٰـہُ التَّقْوٰی وَغَفَرَ ذَنْبَکَ وَیَسَّرَلَکَ الْخَیْرَ حَیْثُمَا کُنْتَ))❷

"اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ و پرہیزگاری میں زیادہ کرے، تیرے گناہ بخشے اور جہاں کہیں بھی جائے تیرے لئے بھلائی کا راستہ آسان کر دے۔"

③ ((اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ اَمَانَتَکَ وَ خَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ))❸

"میں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے اعمال کا خاتمہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔"

④ جب آپ اپنی سواری پر سوار ہو جائیں تو یہ پڑھیں:

❶ مسند احمد، کتاب باقی المسند المکثرین، باب باقی المسند السابق
❷ ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا ودع انسانا
❸ ترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء ما یقول اذا وداع انسانا

﴿ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾

”پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے بس میں کردی ہے ورنہ ہم تو اس کو اپنے قابو میں لانے والے نہیں تھے اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ' اَللّٰهُ اَکْبَرُ))

”تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔“

((سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)) ❶

”تو پاک ہے میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں مجھے بخش دے کہ گناہوں کو صرف تو ہی بخشنے والا ہے۔“

⑤ ((اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ)) ❷

”اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی پرہیزگاری اور ہر وہ عمل طلب کرتے

---

❶ ترمذی ، کتاب الدعوات ، باب ما یقول اذا رکب الناقة
❷ مسلم ، کتاب الحج ، باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج و عمرة

ہیں جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہمارے لئے یہ سفر آسان کر دے اور اس کی طوالت بھی کم کر دے، اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی اور ہمارے بعد گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! سفر کی تکلیف پریشانی کی حالت کا سامنا کرنے، سفر سے گھر (نامراد) پلٹنے نیز مال اور گھر میں کسی آفت کے آنے سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔"

⑥ جب مسافر واپس آئے تو مندرجہ بالا کلمات کے ساتھ مندرجہ ذیل الفاظ بھی ملائے:

((آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ))❶

"ہم واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔"

❁❁

❶ مسلم، کتاب الحج، باب مایقول اذا رکب الی سفر الحج وغیرہ

اَلدُّعَاءُ الْمُسْتَجَابُ

مقبول دعا

جب آپ کسی بھی کام میں کامیابی چاہتے ہوں تو مندرجہ ذیل دعا پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے کسی کو یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا

① ((اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ بِاَنِّی اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ)) [1]

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی الٰہ نہیں تو واحد اور بے نیاز ہے تو وہ ذات ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی کسی نے تجھ کو جنم دیا اور نہ ہی کوئی تیری برابری کرنے والا ہے۔"

تو آپ ﷺ نے فرمایا

"اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس شخص نے تو اسم اعظم کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ جب بھی اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی جائے وہ قبول فرماتا ہے اور جو کچھ مانگا جائے وہ عنایت کر دیتا ہے۔ [2] (مسند احمد، ابوداؤد یہ حدیث صحیح ہے)

② حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کہ جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کو

[1] احمد، ابوداؤد

[2]

ان الفاظ کے ساتھ پکارا۔

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ❶

''تیرے سوا کوئی مشکل کشا نہیں تیری ذات پاک ہے، بے شک میں ہی قصور وار ہوں۔'' (سورہ انبیاءٔ آیت نمبر 87)

جب کوئی مسلمان کسی مشکل میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کرے تو اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرماتا ہے۔

③ جس دعا سے پہلے اللہ کی حمد وثناء اور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھ لیا جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔ ❷

④ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھ کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں۔ ❸

⑤ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کے وسیلے سے جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ ❹

دعا کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آدمی کامیابی کے ساتھ جائز اسباب اور کوشش اور محنت سے جی نہ چرائے۔

❀❀

---

❶ مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا

❷ ترمذی، ابواب الدعوات، باب فی ایجاب الدعا بتقدیم الحمد

❸ ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول یا حی یا قیوم

❹ ترمذی، ابواب الدعوات، باب قول یا حی یا قیوم

دُعَاءُ الضَّائِع

گمشدہ چیز کے لئے دعاء

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گمشدہ چیز کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کہ آدمی وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرے پھر بحالت تشہد بیٹھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھے۔

((اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ هَادِيَ الضَّلَالَةِ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالِ رُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَإِنَّهَا مِنْ فَضْلِكَ وَعَطَائِكَ))

''اے گمشدہ کو واپس لوٹانے والے، راہ سے بھٹکے ہوئے کی رہنمائی کرنے والے، تو ہی گمراہ کو ہدایت دیتا ہے، اپنی قدرت و طاقت اور حکم سے میری گمشدہ چیز مجھے لوٹا دے کہ وہ تیرا ہی فضل اور عنایت تھی۔'' (بیہقی، یہ حدیث موقوف ہے اور حسن ہے)

دُعاءُ مِنْ قُرآنِ الکَرِیمِ

قرآنی دعائیں

① ﴿رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّ هَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا۝﴾ (10:18)

"اے پروردگار! ہم کو رحمت خاص سے نواز اور ہمارا معاملہ درست کردے۔" (سورہ کہف' آیت نمبر 10)

② ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝﴾ (201:2)

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور آگ کے عذاب سے بچا۔" (سورہ بقرہ' آیت نمبر 201)

③ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝﴾ (8:3)

"اے ہمارے رب! جب تو ہمیں سیدھے راستے پر لگا چکا ہے، تو پھر کہیں ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دینا، ہمیں اپنے خزانہ فیض سے رحمت عطا کر کہ تو ہی فیاض حقیقی ہے۔" (سورہ آل عمران' آیت نمبر 8)

④ ﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۝﴾ (10:59)

”اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ اے ہمارے رب! تو بڑا ہی مہربان اور رحیم ہے۔“ (سورہ حشر، آیت نمبر 10)

⑤ ﴿رَبَّنَا عَلَيْکَ تَوَكَّلْنَا وَ اِلَيْکَ اَنَبْنَا وَاِلَيْکَ الْمَصِيْرُ○﴾ (4:60)

”اے ہمارے رب! تیرے ہی اوپر ہم نے بھروسہ کیا اور تیرے ہی طرف ہم نے رجوع کرلیا اور تیرے ہی حضور ہم نے پلٹنا ہے۔“ (سورۃ الممتحنہ، آیت نمبر 4)

⑥ ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْاَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا* اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ○﴾ (286:2)

”اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں، ان پر ہماری گرفت نہ کرنا اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے۔ اے ہمارے رب! جس بار کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے، وہ ہم پر نہ رکھ، ہمارے ساتھ نرمی کر، ہم سے درگزر فرما، ہم پر رحم فرما کہ تو ہی ہمارا مولیٰ ہے اور کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔“ (سورہ بقرہ آیت نمبر 286)

⑦ ﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ○﴾ (89:7)

”اے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔“ (سورہ اعراف آیت نمبر 89)

⑧ ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ

مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۞﴾ (85:10)

”اے ہمارے رب! ہمیں ظالم قوم کے لئے فتنہ نہ بنا اور اپنی رحمت سے ہمیں کفار سے نجات دے۔“ (سورہ یونس' آیت نمبر 85)

⑨ ﴿رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۞﴾ (12:44)

”اے پروردگار! ہم پر سے یہ عذاب ٹال دے کہ ہم ایماندار ہیں۔“ (سورہ دخان' آیت نمبر 12)

⑩ ﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۞﴾ (126:7)

”اے ہمارے رب! ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں دنیا سے اس حال میں اٹھا کہ ہم مسلمان ہوں۔“ (سورہ اعراف' آیت نمبر 126)

⑪ ﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۞﴾ (109:23)

”اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کر تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔“ (سورہ المؤمنون، آیت نمبر 109)

⑫ ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ (27:7)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم یقیناً خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“ (سورہ الاعراف، آیت نمبر 23)
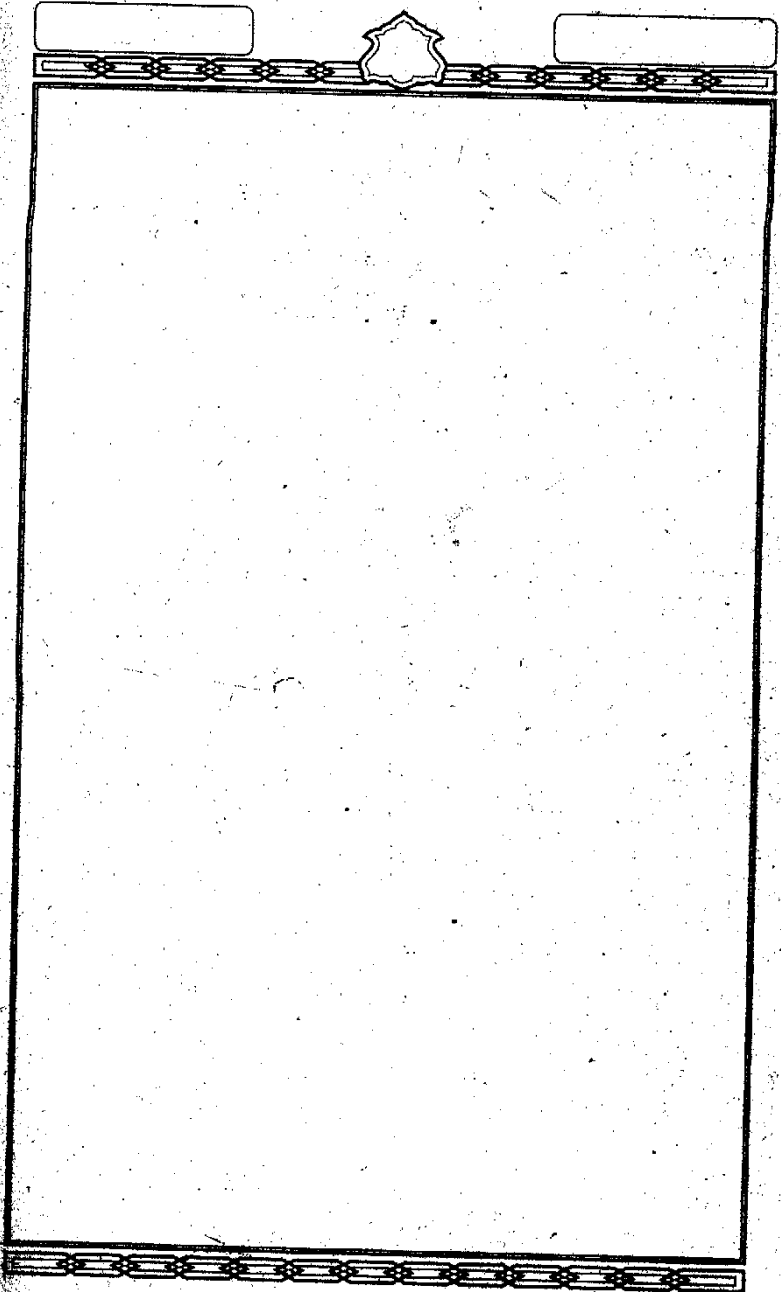
...aba Dar -ul- Hadith

...eesh Mahal Road, Lahore 7232808